5661

~~5648~~

ادارہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی ۞ لاہور پاکستان ۞
ذخیرہ

اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Marfat.com

بلغ العلیٰ بکمالہ

کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ

صلوا علیہ وآلہ

Marfat.com

فتاویٰ

مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف، لاہور

سراج اہل تقویٰ مفتی اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

کی تقریباً ساٹھ سالہ فتاویٰ نویسی سے صرف تین ماہ اور اکیس دنوں کے فتاویٰ کا مجموعہ

مرتبہ

محمد عبدالسلام

خانقاہ سلطانیہ، کالا دیو، جہلم

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

81563

نام کتاب : فتاویٰ مرکزی دار العلوم حزب الاحناف، لاہور

تصنیف : محمد عبد السلام

اشاعت اول : 2003ء (۵ ربیع الاول ۱۴۲۴ھ)

تعداد : 900

قیمت : -/200 روپے

ناشر : شعبہ نشر و اشاعت دار العلوم سلطانیہ جہلم

فون : 092 - 541 - 610889 - 623811

ای۔میل : sultania786@hotmail.com

سٹاکسٹ : فرید بک سٹال۔ اردو بازار، لاہور

مکتبہ قادریہ۔ داتا دربار، لاہور

Marfat.com

فہرست

اظہارِ خیال 19

عرض حال 23

مختصر تعارف فتاویٰ دار العلوم حزب الاحناف، لاہور و صاحب فتاویٰ 26

1- عقائد

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عالم ماکان ومایکون کا ذرہ ذرہ منکشف ہے۔ 49

تقلید، مجلس میلاد، فاتحہ خوانی، عرس اور زیارت قبور وغیرہ 49

بزرگ شخصیات کے لئے علیہ السلام کا لفظ استعمال کرنا 51

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مدد طلب کرنا 52

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعطائے الٰہی عالم جمیع ماکان ومایکون ہیں 82

آپ ﷺ تمام عیوب و نقائص سے پاک ہیں . 82

احوال امت پر آپ ﷺ مطلع ہیں 82

2- طہارت

ٹوٹے ہوئے برتن میں کھانا اور پینا 55

بچے کا پیشاب نجس ہے 56

نماز جنازہ کے لئے وضو کیا اس کے ساتھ فرض نماز ادا کی جاسکتی ہے 57

Marfat.com

نماز جنازہ یا نماز عیدین کے لئے تیمم کیا جائے تو نماز سے فارغ ہوتے ہی وہ تیمم ٹوٹ جاتا ہے 57

3- نماز

اذان مسجد کے کس طرف دینی چاہئے۔ 59

لاؤڈ سپیکر پر نماز کا حکم 60

لاؤڈ سپیکر پر نماز جمعہ کا حکم 61

فرض یا تراویح میں لاؤڈ سپیکر پر امام کی اقتداء جائز نہیں 62

نماز تراویح میں لاؤڈ سپیکر استعمال کرنا 63

تمباکو نوشی اور تمباکو خوردنی کرنے والے کے پیچھے نماز 64

سورۃ حج میں دو سجدوں کا حکم 67

داڑھی منڈوانے والے اور کتروانے والے کے پیچھے اقتدا کرنے کا حکم 68

داڑھی منڈوانے اور کتروانے والے کی امامت کا حکم 70

کراہت کے ساتھ ادا کی گئی نماز کا اعادہ واجب ہے 70

خلاف شرع امام کے مقابلہ میں پابند شرع امام کا حکم 72

سارے رمضان المبارک میں قرآن مجید ایک بار تراویح میں سننا سنت موکدہ ہے 72

نماز تراویح کی امامت پر اُجرت لینے کا حکم 73

رقم وصول کرنے کے لِئے کئی مساجد میں نماز تراویح کی امامت کرانے کا حکم 75

عدت کے گزرنے سے پہلے نکاح پڑھانے والے کے پیچھے امامت کا حکم 76

جھوٹ بولنے اور چغلی کرنے والے اور بدزبان کی امامت 78

دروغ گو، چغل خور، بدزبان اور صحیح قرآن مجید نہ پڑھنے والے کی

Marfat.com

امامت مکروہ تحریمی ہے 80
بدعقیدہ امام کی اقتداء درست نہیں 82
صحیح العقیدہ جامع شرائط امام کو معزول کرنا جائز نہیں 87
دیہات میں جمعہ فرض نہیں 87
احتیاط الظہر نماز کی ادائیگی کا طریقہ 87
مسجد بھر جائے تو آنے والے نمازی مسجد کے دائیں جانب کھڑے ہوں یا بائیں جانب 92
عورتوں اور مردوں کے درمیان باریک پردہ ہے اس حالت میں نماز کا حکم 94
امام کو عورت کے لقمہ دینے کا حکم 95
عورتوں کو امام کی غلطی پر پشت دست پر ہاتھ مارنا چاہیے 95
مسبوق اپنی نماز کس طرح ادا کرے 97
سال بھر نماز نہ پڑھنے اور داڑھی منڈوانے والے حفاظ کی رمضان المبارک میں امامت کا حکم 99
فاسق کو امام ہرگز نہ بنایا جائے 99
کراہت کے ساتھ ادا کی گئی نماز کا اعادہ واجب ہے 99
غسال کی اقتداء کا حکم 102
غسل میت پر اُجرت لینا کب جائز ہے اور کب جائز نہیں 102
دیہات میں نماز جمعہ کا حکم 104
جمعہ کی ایک شرط شہر یا فنائے شہر ہے 104
دیہات میں جمعہ کا حکم 106
نماز جمعہ کے لیے شہر یا فنائے شہر کا ہونا شرط ہے 107

Marfat.com

جہاں جمعہ جائز نہیں وہاں تبلیغ کا طریقہ 107
نماز جمعہ کے لئے شہر یا فنائے شہر ہونا شرط ہے 111
شہر کی تعریف 111
جہاں جمعہ جائز نہیں وہاں تبلیغ کا طریقہ 111
جمعہ کی دوسری اذان کے مقام کا حکم 113
احتیاط الظہر کی تعریف اور ترکیب 115
نماز جمعہ کی سنتوں کی تفصیل 115
نماز جمعہ کے بعد سنت پڑھنے کا طریقہ 116
نماز جمعہ کی سنتوں کی تعداد 117
احتیاط الظہر 117
نماز تراویح کی تعداد کتنی ہے آٹھ یا بیس رکعت 118
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آٹھ رکعت والی روایت سے مراد تہجد کی نماز ہے 118
حضرت فاروق اعظم، عثمان غنی اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بیس رکعت تراویح ادا کی 118
رمضان المبارک میں حفاظ کو مغالطہ میں ڈالنے والے کا حکم 120
بغیر عذر نماز تراویح بیٹھ کر پڑھانے کا حکم 121
نماز تراویح پڑھانے والے کو سامع کے بجائے کھول کر قرآن پاک سننے والے کے لقمہ دینے کا حکم 122
عورتوں کا نماز تسبیح باجماعت پڑھنے کا حکم 123
نماز جنازہ کی صفوں میں سجدہ کی جگہ تک فاصلہ رکھنے کا حکم 125
میت پر اسقاط کرنا 131

Marfat.com

جس امام نے دیدہ دانستہ منکوحہ کا نکاح پڑھایا اسے امامت سے معزول کیا جائے 178

بچوں کو ترک نماز کا بہانہ بنانا نہایت بُرا ہے۔ 56

4- زکوٰۃ

امام مستحق زکوٰۃ ہو تو اسے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے 126

فطرانہ کے وجوب کا وقت، اس کی مقدار اور اس کے مستحقین 128

کیا مہمان کا صدقہ فطر میزبان پر واجب ہے 130

یتیموں کے مال سے فدیہ نہ دیا جائے 131

5- روزہ

ایسی ورزش جس کے نہ کرنے سے ملک کو ناقابلِ تلافی نقصان ہو ایسی ورزش کی بدولت روزے چھوڑ سکتے ہیں 134

احتلام سے روزہ فاسد نہیں ہوتا 137

جنابت کی حالت میں صبح ہو جائے تو روزہ کو کوئی نقصان نہیں ہوتا 137

ٹیکہ لگوانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا 139

حالت روزہ میں سالن کا نمک مرچ چکھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا جبکہ حلق سے نیچے نہ اُترے 141

6- نکاح

نکاح خوان کے لِئے ہدایات 144

حالت عدت میں نکاح کرنا 144

بھانجی کی لڑکی سے نکاح حرام ہے 147

ماموں زاد بہن کی لڑکی سے نکاح جائز ہے 149

پھوپھی کی لڑکی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے 151

Marfat.com

دو بہنوں کو بیک وقت نکاح میں رکھنا قطعی حرام ہے 152

رضاعی بیٹے اور حقیقی بیٹی کا نکاح حرام ہے 154

رضاعی ماں کی تمام اولاد رضاعی بیٹے کے بہن بھائی ہیں 154

رضاعت کی وجہ سے حرمات کا قانون 154

بہو کے ساتھ زنا سے حرمت مصاہرت ہو جاتی ہے 156

بہو سے زنا کیا تو عورت خاوند اور سسر دونوں کے لِئے حرام ہو جاتی ہے 156

نکاح پر نکاح کرنا حرام ہے 158

منکوحہ کا نکاح ثانی بغیر طلاق حاصل کئے جائز نہیں 160

مرد کو چار عورتوں سے نکاح کرنے کی اجازت ہے 160

منکوحۂ غیر سے نکاح حرام ہے 162

منکوحہ غیر سے نکاح حرام ہے 164

منکوحہ غیر سے نکاح حرام ہے 166

عدت میں نکاح جائز نہیں 169

عدت میں نکاح کا پیغام دینا بھی حرام ہے 169

منکوحہ غیر سے نکاح کرنا حرام ہے 171

عدت کے اندر خاوند کے ساتھ نکاح جائز ہے، کسی دوسرے کے ساتھ
جائز نہیں ہے 181

حاملہ بالزنا سے نکاح جائز ہے 183

زانی کے لِئے اس سے جماع جائز ہے دوسرے کے لِئے جائز نہیں جب
تک حمل وضع نہ ہو جائے 183

فوت شدہ خاوند کی عدت کے بعد اس کے بھائی سے نکاح جائز ہے 184

مسلمان عاقل و بالغ عورت پر نکاح کے لِئے کوئی جبر نہیں کرسکتا 184

Marfat.com

بالغ عاقل لڑکی پر ولایت اجبار کسی کو حاصل نہیں ہے	187
عاقل بالغ مسلمان عورت پر نکاح کے لئے جبر موثر نہیں	189
بالغہ کو نکاح کا اختیار ہے	191
عاقل اور بالغ عورت اپنا نکاح خود کر سکتی ہے اس معاملہ میں کسی کو اس پر جبر کا حق نہیں	193
عاقلہ بالغہ اپنے نفس کی خود مالک ہے	195
بالغ عورت کو نکاح پر مجبور نہ کیا جائے	197
انعقاد نکاح کے وقت عورت نے انکار کر دیا تو نکاح سرے سے منعقد نہیں ہوتا	197
نابالغہ لڑکی کا ولی اقرب اس کا حقیقی باپ ہے	199
ولی اقرب کی موجودگی میں اگر نابالغ لڑکی کا نکاح کوئی اور کرائے تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوتا	199
باپ دادا کی عدم موجودگی کی صورت میں نابالغ لڑکی کا ولی تایا چچا ہیں ماں نہیں	200
ولی اقرب کی موجودگی میں کوئی اور نابالغ لڑکی کا نکاح کرے تو نکاح منعقد نہیں ہوتا	200
شادی شدہ عورت کسی اور مرد کے ساتھ چلی جائے تو نکاح نہیں ٹوٹتا	203
مغویہ کی پیدا ہونے والی اولاد اس کے خاوند کی شمار ہوگی نہ کہ اغوا کنندہ کی	203
سیدہ کا نکاح غیر سید سے ہو سکتا ہے یا نہیں	205
حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی بیٹی کا نکاح حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کیا	205

Marfat.com

بوقت نکاح ہم کفو ہونا ظاہر کیا بعد میں اس کے خلاف ثابت ہوا تو
سرپرستوں کو فسخ کا اختیار حاصل ہے 207
منکوحہ غیر سے نکاح حرام ہے 230
حالت عدت میں نکاح پڑھانا حرام قطعی ہے 174
عدت (تین حیض) گزرنے سے پہلے نکاح کرنا حرام ہے 176
حالت عدت میں نکاح کرنا حرام ہے 178
حالت عدت میں پیغام نکاح دینا بھی حرام ہے 178
والدین نابالغ کا نکاح کرسکتے ہیں 284
حاملہ کی عدت وضع حمل ہے 286
حالت حمل میں نکاح جائز نہیں 286
عدت کی مقدار 289
عدت وفات کی مقدار 292
حاملہ عورت کا نکاح ثانی کرنا 294

7- طلاق

حاملہ کی عدت 76
زبانی طلاق کے بعد تحریری طلاق لغو ہے 144
طلاق کی مختلف صورتوں کے احکام 211
طلاق کی مختلف صورتوں کے احکام 214
عورت طلاق نامہ وصول کرے یا نہ کرے طلاق ہو جاتی ہے 216
طلاق لکھوانے ہی سے واقع ہو جاتی ہے 218
عورت طلاق نامہ وصول نہ کرے تو کیا حکم ہے 218
تین طلاقوں کا حکم 218

Marfat.com

اشٹام نویس کو کہا ایک طلاق لکھ دو اس نے تین طلاقیں لکھ دیں کیا حکم ہے 220

دو طلاقوں کے بعد دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے 222

فارغ خطی اردو میں صریح طلاق ہے 223

صریح طلاق میں نیت کا اعتبار نہیں 223

رجوع فعل سے بھی ہو جاتا ہے 223

طلاق کے لِئے لفظ حرام استعمال کرنا 225

طلاق بائن کے بعد دوبارہ نکاح کرنا جائز ہے 227

لاعلمی میں طلاق نامہ پر انگوٹھا لگانے سے طلاق واقع نہیں ہوتی 228

زبانی طلاق کے بعد تحریری طلاق لغو ہے 230

زبانی طلاق بھی موثر ہے، تحریری طلاق ضروری نہیں 232

زبانی اور تحریری طلاق واقع ہو جاتی ہے 234

زبانی طلاق واقع ہو جاتی ہے 236

حاملہ کو طلاق دینا منع ہے، اگر دی تو واقع ہو جاتی ہے 238

حاملہ کی عدت وضع حمل ہے 238

حالت حمل میں طلاق نہیں دینی چاہیے 240

طلاق ثلاثہ کا حکم 242

زبانی طلاق کے بعد تحریری طلاق لغو اور بے کار ہے 242

طلاق ثلاثہ کے بعد نکاح کا حکم 244

طلاق ثلاثہ کے بعد اسی خاوند سے نکاح بغیر حلالہ جائز نہیں ہے 247

طلاق ثلاثہ کا حکم 250

زبانی تین طلاق دینے کا حکم 252

Marfat.com

تین طلاقوں کا حکم	255
طلاق ثلاثہ سے عورت مغلظہ ہو جاتی ہے	257
عدت کی مختلف صورتیں	257
غیرمدخولہ ایک طلاق کے بعد طلاق کا محل نہیں رہتی	260
عورت کے اغوا ہونے سے نکاح نہیں ٹوٹتا	262
عقدۂ نکاح شوہر کے ہاتھ میں ہے	262
خلع کی تعریف	262
طلاق نامہ کے غائب کرنے سے طلاق غیر موثر نہیں ہوتی	264
طلاق ثلاثہ کے بعد معافی کی حاجت نہیں	264
طلاق معلق وقوع شرط سے واقع ہو جاتی ہے	266
طلاق رجعی کی عدت میں رجوع کرنا جائز ہے	266
طلاق معلق بالشرط	268
طلاق معلق بالشرط	270
بیوی کو ماں بہن کہنے سے طلاق نہیں ہوتی	272
غصہ کی حالت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے	273
غصہ میں طلاق ہو جاتی ہے	275
تین طلاقوں کا حکم	275
حاملہ کی عدت وضع حمل ہے	275
غصہ میں طلاق واقع ہو جاتی ہے	277
غصہ اتنا کہ عقل ماؤف ہو جائے میں طلاق دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی	279
حرام کہنے سے طلاق بائن ہوتی ہے	279

Marfat.com

جبر و تشدد سے طلاق لکھوائی طلاق نہ ہوئی جبکہ زبان سے کچھ نہ کہا 281

حالت جنون میں طلاق واقع نہیں ہوتی 283

نابالغ کی طلاق موثر نہیں 284

حاملہ کی عدت 294

عدت تین حیض ہے 296

دو طلاق کے بعد خاوند عدت کے اندر بھی نکاح کرسکتا ہے، غیر خاوند نہیں 296

مفقود الخبر کی بیوی کے لِئے حکم 298

8- وقف

مسجد تحت الثری سے عنان سماء تک ہے 300

گوردوارہ کو مسجد بنانا حکومت کی اجازت سے جائز ہے 301

9- بیع

سود کا حکم 304

سود کی تعریف 304

سود کے بارے میں وارد چند احادیث 304

شراکت کا کاروبار جائز ہے 304

10- ہبہ

چندہ سے اکٹھی کی ہوئی رقم کس کی ملکیت ہے 308

ہبہ سے رجوع کرنے والے کی مثال 308

11- اجارہ

عبادت کو معقود علیہ نہ بنایا جائے 73

ایک حیلہ کا بیان 73

Marfat.com

عبادت اور معصیت پر اُجرت جائز نہیں 102

خدمت کے معاوضہ میں زکوٰۃ وغیرہ نہیں دی 102

12- سِیَر

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی توہین کرنے والا کافر ہے 49

مقلدین ائمہ اربعہ کو کافر ومشرک کہنے والا کافر ہے 49

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی توہین کفر ہے 82

عیسائی کے جنازہ پڑھنے پڑھانے والے کا حکم 312

سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ناپسند کرنے والا کافر ہے اس سے نکاح درست نہیں ہے 314

13- ذبائح

ذبیحہ فوق العقدہ جائز ہے یا نہیں 318

14- قربانی

قربانی کی کھالوں کا حکم گوشت کا سا ہے 126

پیدائشی کان یا دم نہ ہو تو قربانی جائز ہے 321

قربانی کا جانور بیمار ہو جائے تو کیا کیا جائے، امیر وغریب کے لِئے حکم کی تفصیل 323

خصی جانور کی قربانی افضل ہے 325

قربانی کی کھالیں مسجد میں صرف کی جاسکتی ہے 326

15- حظر واباحت

اذان، اقامت اور خطبہ سپیکر پر جائز ہے 60

وعظ، تقریر، درس وتدریس، ختم خواجگان اور ختم غوثیہ سپیکر پر جائز ہے 60

اذان، اقامت اور خطبہ میں اس کا استعمال جائز ہے 61

Marfat.com

تقریر، درس و تدریس اور نعت خوانی میں اس کا استعمال جائز ہے 61

خطبہ اذان میں اس کا استعمال جائز نہیں ہے 62

وعظ، نعت خوانی، درس قرآن سپیکر پر جائز ہے 62

اذان اقامت اور وعظ میں سپیکر کا استعمال جائز ہے 63

وعظ تلاوت اور نعت خوانی میں لاوڈ سپیکر کا استعمال جائز ہے 63

تمباکو کی مختلف اقسام کا حکم 64

لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں آنے کی ممانعت 64

حد شرعی سے کم داڑھی رکھنا حرام و ممنوع ہے 68

داڑھی منڈوانا حد شرع سے کم رکھنا حرام ہے 70

تیجہ، چہلم، عرس جائز و مستحسن ہیں 82

بد عقیدہ امام کو مسجد سے خارج کیا جائے 82

عورت کی آواز بھی پردہ کی چیز ہے 95

داڑھی منڈوانے والے فاسق ہیں 99

حد شرعی سے کم داڑھی والا فاسق ہے 107

جو خود کو امیر المومنین اور دوسروں کو شریر لکھے وہ دیوانہ معلوم ہوتا ہے 107

وعدہ پورا کرنا واجب ہے وعدہ خلافی گناہ ہے 195

وعدہ خلافی سخت گناہ ہے 211

مزامیر و آلات سرود وغنا کا نعت، قوالی یا ذکر حسنین کریمین میں استعمال بھی حرام ہے 329

نابالغ لڑکی کو بلوغ کے بعد گھر نہ بھیجنا ظلم و جور ہے اور اس سے بائیکاٹ کا حکم ہے 330

حالت حمل میں عورت سے صحبت کرنا 332

Marfat.com

داڑھی کی مقدار کا حکم 333
سہرا باندھ کر نکاح پڑھنا 334
مونچھوں کی مقدار 335
ختم قرآن پر لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے کا حکم 336
مساجد میں یااللہ، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اسمائے صحابہ لکھنا 337
بزرگان دین کی خیالی تصاویر کا کیا کیا جائے ان کو چومنا، سجدہ کرنا منع ہے 339
کسی متقی خدا رسیدہ امام کو ایذا رسانی کرنے والے سے مقاطعہ 341
16- تعزیر
تعزیر بامال منسوخ ہے 268
بھینس کے ساتھ بدفعلی کا کیا حکم ہے 344
17- میراث
تقسیم وراثت 347
ورثاء کے درمیان تقسیم وراثت 349
تقسیم وراثت 352
تقسیم وراثت 354
تقسیم وراثت 356
بنت عم اور بنت عمہ کی صورت میں تمام وراثت بنت العم کو ملے گی 358
تقسیم وراثت 358
تقسیم وراثت 360
دیگر ورثہ کی عدم موجودگی میں بھتیجا عصبہ ہونے کے باعث ساری جائیداد
کا وارث ہے 362

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اظہارِ خیال

ولایت نسب، شرافت حسب حضرت مولانا صاجزادہ قاضی محمد عبدالسلام نقشبندی مجددی سلطانی زید علمہ و فضلہ کا ترتیب دادہ زیر نظر مجموعہ فتاویٰ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ابوالبرکات سیّد احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے جاری فرمودہ فتاویٰ کا ایک چھوٹا سا حِصّہ ہے۔ یہ ان فتاویٰ کا مجموعہ ہے جو تقریباً پونے چار ماہ کی قلیل مدت میں نقل ہو کر ایک رجسٹر میں محفوظ ہوگئے۔

فتاویٰ کی اس ترتیب میں فقہی ابواب کی ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اس لیے ترتیب زمانی برقرار نہ رہ سکی۔ زیرِ نظر مجموعہ کا فتویٰ نمبر۱۱۸ ترتیب زمانی کے اعتبار سے پہلا فتویٰ ہے جس پر تاریخ درج نہیں ہے۔ اس ترتیب کے لحاظ سے دوسرا فتویٰ اس مجموعہ کا فتویٰ نمبر۶۴ ہے۔ جس پر ۱۸/ فروری ۱۹۶۰ء کی تاریخ درج ہے۔ رجسٹر نقول فتاویٰ کی ترتیب کے اعتبار سے آخری دو فتوے اس مجموعہ کے فتویٰ نمبر۸۹ اور فتویٰ نمبر۱۲۳ ہیں۔ ان دو سے ماقبل فتویٰ اس مجموعہ کا فتویٰ نمبر۱۰۲ ہے۔ جس پر تاریخ اجراء ۹/ جون ۱۹۶۰ء درج ہے۔ اس طرح اس مجموعہ فتاویٰ کا دورانیہ ۳ ماہ اکیس روز بنتا ہے۔

اس عرصہ میں نہ معلوم ان فتاویٰ کی تعداد کتنی ہے جن کی نقل

Marfat.com

حاصل نہ کی جاسکی۔ یا کسی اور رجسٹر میں ان کی نقل محفوظ کی گئی اور نہ معلوم کتنی تعداد میں لوگوں نے زبانی مسائل دریافت کئے۔ اگر آپ کے اس عرصہ کے جاری فرمودہ تحریری اور زبانی فتاویٰ کا ریکارڈ حضرت مرتب مدظلہ کو میسّر آجاتا تو اس کی ضخامت میں ممکن ہے کئی گنا اضافہ ہو جاتا۔

درج بالا تفصیل سے عیاں ہے کہ حضرت علاّمہ ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ میں مرجع فتاویٰ تھے۔ عوام و خواص اپنی شرعی مشکلات میں آپ کی طرف رجوع کرتے اور جواب بالصواب سے مستفید ہوتے۔ ''مفتی اعظم پاکستان'' جیسا وقیع لقب حقیقی معنوں میں ان کے شایاں تھا۔ اور یہ لقب ان کے عقیدت مندوں کی عقیدت کے غلو کا نتیجہ نہیں بلکہ یہ نقارہ خداوندی کی صدا تھی جو زبان خلق پر سے جاری تھی۔

تدریس حدیث نبوی و جمیع علوم اسلامیہ درسیہ کی مصروفیات کے علاوہ آپ نے پچاس سے زائد سال تک فتویٰ نویسی فرمائی اس طرح ہزاروں فتاویٰ آپ کے قلم سے صادر ہوئے۔ زندگی کا لمحہ لمحہ خدمت دین کے لِئے وقف تھا۔ راہنمائی کے متلاشی افراد کی تسلی فرما کر آپ کو مسرت ہوتی۔ سائلین کی کثرت اور کام کی بھرمار سے نہ اکتاتے، نہ تنگ دل ہوتے اور نہ ہی پریشانی کا اظہار فرماتے۔

آپ ایک علمی و روحانی خانوادۂ سادات کے چشم و چراغ تھے۔ شعور کی آنکھ کھلی تو علمی و عرفانی ماحول میسر تھا اسی بابرکت ماحول میں پرورش پائی۔ زمانہ کے منتخب اساطین علم و عرفان کے سرچشموں سے سیراب ہوئے۔ علوم اسلامیہ درسیہ کے حصول سے فراغت کے بعد فتویٰ نویسی کی خصوصی مشق

Marfat.com

کے لیے شہرہ آفاق مرکز فتاویٰ بریلی شریف امام احمد رضا خان قدس سرہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے کافی عرصہ وہاں قیام پذیر رہ کر یہ مشق بہم پہنچائی- اس دوران امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا اس حد تک اعتماد حاصل کر لیا کہ فتاویٰ رضویہ کی جلد اول کی اشاعت میں آپ کو اشاعت کا نگران مقرر فرمایا- پھر بہار شریعت کی جلد اول کی اولین اشاعت بھی آپ کی زیر نگرانی سرانجام پائی-

آغاز جوانی سے عمر کے آخری حصہ تک ساٹھ برس سے زائد مدت تک مخلوق خدا کی علمی، عملی اور روحانی رہنمائی کا بارگراں اپنے کندھوں پر اٹھائے رکھا- اسّی سے زائد برس کی پاکیزہ و بے داغ زندگی گزار کر ۲۰ شوال ۱۳۹۸ھ/ ۲۴ ستمبر ۱۹۷۸ء بروز اتوار، ۴ بجے سہ پہر کے اتیہا النفس المطئنہ کی صدائے دل نواز پر لبیک کہتے ہوئے راضیہ اور مرضیہ نفس قدسی صفات کے ساتھ جاودانی انعامات کے حصول کے لیے اپنے مالک و مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے اور مخدوم امم، سید ہجویر حضرت داتا گنج بخش کے قرب میں گنج بخش روڈ پر دارالعلوم حزب الاحناف میں آسودۂ خاک ہوئے- جہاں آپ کا مزار مرجع خواص و عوام ہے-

اس مختصر مجموعہ فتاویٰ کے مرتب صاحبزادہ والا شان حضرت مولانا محمد عبدالسلام بارک تعالیٰ مجدہ فی علمہ و عملہ وعمرہ نے دورہ حدیث پاک کے سلسلہ میں اپنے قیام فیصل آباد کے دوران اپنی درسی مصروفیات سے وقت نکال کر بڑے شوق سے اس کی تبییض کا کٹھن کام سرانجام دیتے رہے- رفقائے درس کو آپ کے اس علمی انہماک سے بڑی حیرانی ہوتی اور اس قسم

Marfat.com

کی خبروں سے راقم الحروف کو بڑی مسرت ہوتی- اللہ تعالیٰ ان کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور مخلوق کے لیے اس کو فیض رسان بنائے- مزید علمی فتوحات کی توفیق سے سرفراز فرماتا رہے-

امام المتکلمین، رئیس الفقہا، راس المحدثین نبراس المفسرین حضرت علّامہ سیّد ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے خاندان کے دیگر افراد نے ایک گراں قدر عظیم الشان علمی ذخیرہ چھوڑا جو اہلِ سنت کا ایک قیمتی اثاثہ ہے- اس کو ضائع ہونے سے بچانا ان پر فرض ہے- ایسا نہ ہو کہ وہ قلمی ذخیرہ الماریوں میں پڑا دیمک کی خوراک بن جائے-

حضرت مولانا سیّد دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سیّد ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ ہر دو حضرات کے ضخیم قلمی فتاویٰ کی ترتیب، تدوین، تحقیق اور اشاعت وقت کی اہم پکار ہے- ان بزرگواروں کی دیگر تصانیف، نیز علّامہ سیّد ابوالحسنات رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف اور سیّد محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف اور مقالات کی اشاعت اس خاندان کے معتقدین، متوسلین، تلامذہ اور دیگر اہلِ سنت پر فرض ہے- اگر ان کی اشاعت کا شایان شان انتظام ہو جائے تو اہلِ سنت کے نمائندہ لٹریچر میں بلاشبہ گراں بہا اضافہ ہوگا-

محمد علیم الدین عفی عنہ

دارالعلوم سُلطانہ - متصل کالا دیو

جہلم

۲۰/ جنوری ۲۰۰۳ء

81563

Marfat.com

عرضِ حال

میرے استاد و مربی حضرت علّامہ مفتی محمدؒ علیم الدین صاحب نقشبندی مجددیؒ نے عاجز کو فتاویٰ دارالعلوم حزب الاحناف، لاہور ترتیب دینے کے لیے ترغیب دلائی۔ راقم اس وقت دورہ حدیث شریف کرنے کے لیے جامعہ رضویہ فیصل آباد میں تھا، استاد محترم نے فتاویٰ کا قلمی نسخ حضرت علّامہ عبدالحکیم صاحب شرف قادری سے لے کر عاجز کے سپرد کیا، انہی دِنوں یہ مبارک کام شروع کر دیا گیا، فتاویٰ دارالعلوم حزب الاحناف، لاہور پڑھنے میں کافی دِقت پیش آتی رہی، کہ فتاویٰ کی تحریر قدیم طرز کی اور اوراق بوسیدہ تھے، وقتاً فوقتاً کام جاری رہا، لیکن چند سال سے عاجز کی سہل پسندی اور لاپرواہی نے اس کام کو سردخانہ میں لے رکھا، اپنی حالت بھی یہ ہے کہ کسی کام کو شروع کرتے وقت خُوب جذبے اور لگن کا اظہار ہوتا ہے کچھ عرصہ تک محنت بھی ہوتی ہے مگر پایۂ تکمیل تک جلد پہنچنے میں مذکورہ اوصاف حائل ہو جاتے ہیں۔ محقق اہلسنّت مولانا شرف قادری صاحب کی طرف سے برابر تقاضہ رہا کہ اس کام کو تکمیل کیا جائے۔

الحمد للہ اب یہ کاوش نذر قارئین ہے۔

Marfat.com

استاذی و مربی حضرت علامہ مفتی محمدؐ علیم الدین نقشبندی مجددی نے فتاویٰ کی ترتیب و تدوین میں مکمل تعاون فرمایا بلکہ تصحیح و اضافات بھی فرمائے، اور حق بات یہ ہے کہ عاجز کو اس طرف لگائے رکھنے میں تمام تر دخل حضرت استاذی المکرم کا ہی ہے، چنانچہ جب کبھی ملاقات ہوتی ہے تو جزو عفیت کے بعد فرماتے ہیں کہ آج کل کونسا تحریری کام ہو رہا ہے جس سے بندہ کو نہ صرف ترغیب ملتی ہے بلکہ حوصلہ افزائی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو بلندی درجات سے نوازے۔

فتاویٰ دارالعلوم حزب الاحناف، لاہور سے متعلق چند تشریحی گزارشات:

۱- حضرت مُفتیٔ اعظم سیّد ابوالبرکات قدس سرہ کے فتاویٰ کا یہ مجموعہ ۳ ماہ ۲۱ دن کے تحریر شدہ فتاویٰ پر مشتمل ہے- جو کہ کتاب ہذا تقریباً تین سو صفحات پر پھیلا ہوا ہے- آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کم و بیش ساٹھ سال تک فتویٰ نویسی کی خدمات سرانجام دیں- اس حساب سے اگر آپ کے تمام فتاویٰ دستیاب ہو جاتے تو وہ اس جیسی تقریباً دو سو جلدوں پر محیط ہوتا۔

۲- فتاویٰ کی نقل میں بہت احتیاط سے کام لیا گیا ہے، تاہم انسان خطا کا پتلا ہے- لہٰذا اگر اس فتاویٰ میں کوئی غلطی رہ گئی ہو تو وہ ناقل اور مرتب کی بے احتیاطی کا نتیجہ ہوگی- حضرت مُفتیٔ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا دامن اس سے پاک ہے- اہل علم حضرات اگر ان کی نشاندہی فرمائیں تو آئندہ ایڈیشن میں اس کی تلافی کی جاسکتی ہے۔

Marfat.com

۳- فتاویٰ کے آغاز میں اس کی مجمل فہرست شامل ہے- اگر فتاویٰ میں تمام مذکور جزئیات کی فہرست مرتب کی جاتی تو اس کا حجم زیادہ ہو جاتا-

۴- ہر فتویٰ کے آغاز میں فقہی اور زمانی ترتیب کے اعتبار سے فتویٰ کا نمبر درج کر دیا گیا ہے- زمانی ترتیب سے مراد اس مخطوطہ کی ترتیب ہے-

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ کریم و رحیم ذات میری لغزشوں سے درگزر فرمائے اور مزید ایسے علمی کاموں کی توفیق نصیب فرمائے جو اس کی بارگاہ میں مقبول ہوں اور اس کی مخلوق کے لیے فائدہ مند ہوں-

محمد عبدالسلام عفی عنہ

Marfat.com

مختصر تعارف فتاویٰ دارالعلوم حزب الاحناف، لاہور وصاحب فتاویٰ

مشہور عالم، بلند پایہ فاضل، عظیم محدث، سراجِ اہلِ تقویٰ، امام اہلِ سنت، مُفتیٔ اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالبرکات سیّد احمد قادری ابن محدث جلیل سیّد ابو محمّد محمّد دیدار علی الوری رحمہما اللہ تعالیٰ (م ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء) شہر الور، ہندوستان کے محلّہ نواب پورہ میں ۱۳۱۳ھ/۱۸۹۶ء میں پیدا ہوئے، آپ کا سلسلۂ نسب اہلِ بیت کرام میں سے حضرت امام سیّد علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے، آپ کے آباء کرام مشہد سے نقل مکانی کرکے ہندوستان تشریف لائے اور الور میں قیام پذیر ہوئے۔ [1]

آپ نے قرآن پاک الور میں حافظ عبدالحکیم، حافظ عبدالعزیز اور حافظ قادر علی رحمہم اللہ تعالیٰ سے پڑھا، صرف ونحو کی ابتدائی کتابیں مولانا سیّد ظہور اللہ ملتانی سے پڑھیں، درسِ نظامی کی اکثر و بیشتر کتابیں اپنے والد ماجد سے پڑھیں، پھر مُراد آباد جا کر تحریک پاکستان کے نامور قائد، صدر الافاضل حضرت مولانا سیّد محمّد نعیم الدین مراد آبادی کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا،

---

[1] محمود احمد رضوی، علامہ سیّد: سیدی ابوالبرکات ص ۱۴

Marfat.com

اور ان سے قاضی مبارک، حمد اللہ، الافق المبین، صدرا، شرح عقائد اور کتب طب کے علاوہ صحاح ستہ کا درس لیا اور ۱۳۳۷ھ/۱۹۱۹ء میں سند فراغت حاصل کی۔ [1] اس کے علاوہ اپنے والد ماجد سے بھی دورۂ حدیث کیا۔

اسی سال اپنے والد ماجد کے ہمراہ بریلی شریف حاضر ہوئے، امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انہیں اور ان کے والد ماجد کو سلسلۂ عالیہ قادریہ میں اجازت و خلافت کے ساتھ قرآن و حدیث، فقہ، تمام علوم دینیہ اور اوراد و اشغال کی اجازت اپنے ہاتھ سے لکھ کر دی، اس سند کے دو حصے راقم کی تالیف "تذکرہ اکابر اہل سنت" صفحہ ۴۵-۴۴ پر دیکھے جاسکتے ہیں، درمیان والا حصہ محفوظ نہ رہ سکا کچھ عرصہ بریلی شریف رہ کر امام احمد رضا سے فتویٰ نویسی کی تربیت حاصل کی، یہی وجہ ہے کہ انداز تحریر میں امام احمد رضا کے ساتھ بہت مشابہت پائی جاتی ہے۔ سیّد صاحب کو سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز سے والہانہ محبت و عقیدت تھی، اس لئے ہمیشہ طرح دستخط کیا کرتے تھے، "فقیر قادری ابوالبرکات سیّد احمد غفرلہ" آپ شبیہ غوث اعظم حضرت شاہ سیّد علی حسین اشرفی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے [2]

آپ کے والد ماجد آگرہ کی جامع مسجد میں خطیب تھے اور جب وہ

---

[1] محمود احمد قادری، مولانا شاہ: تذکرہ علمائے اہلِ سنت ص ۳۹

[2] اقبال احمد فاروقی، پیرزادہ: تذکرہ علمائے اہلِ سنت و جماعت، لاہور ص ۳۲۲

Marfat.com

۱۳۳۸ھ/ ۱۹۲۰ء میں لاہور آگئے تو سیّد صاحب ان کی جگہ آگرہ میں خطیب مقرر ہوگئے، اسی دور میں ہندوستان میں تحریک خلافت اور تحریک ترک موالات ایسی سیاسی تحریکیں چلائی گئیں، مسلمان کہلانے والے بہت سے علماء اور زعماء نے ہندوؤں کے ساتھ گٹھ جوڑ کرلیا، گاندھی ایسے مشرک کو اپنا قائد تسلیم کرلیا اور ہندوؤں کو خوش کرنے کے لیے گائے کی قربانی کی ممانعت کے فتوے جاری کیے، اُس وقت دیگر علماء اہل سنت کی طرح حضرت علّامہ ابوالبرکات نے ایسے لیڈروں کی مخالفت کی اور اعلان کیا کہ مسلمانوں کے لیے کسی بھی مشرک سے اتحاد اور محبت جائز نہیں ہے خواہ وہ عیسائی ہوں یا ہندو [۲] —— اور یہ بھی اعلان کیا کہ مسلمان ایک قوم ہیں اور غیر مسلم الگ قوم ہیں، یہی وہ بنیادی "دوقومی" نظریہ ہے جس کی بنا پر پاکستان دُنیا کے نقشے پر نمودار ہوا۔

حضرت سیّد صاحب ۱۳۴۲ھ/ ۱۹۲۳ء میں لاہور تشریف لائے اور جامع مسجد وزیر خاں میں مدرس مقرر ہوئے، جلد ہی آپ کے علم و فضل کا شہرہ دور دراز تک پہنچ گیا اور طلبہ کھنچے ہوئے آپ کے پاس آنے لگے، آپ تمام علوم میں ید طولیٰ رکھتے تھے، اور طلبہ کے سوالات سے تنگ دل نہیں ہوتے تھے، بلکہ دلائل و براہین پر مبنی عالمانہ جوابات سے سوال کرنے والوں کو مطمئن کرتے تھے، آپ فقیہ جلیل اور مُفتیٔ اعظم پاکستان تھے، آپ نے تمام زندگی مذہب حنفی کے مطابق فتویٰ دیا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو عوام و خواص میں بے مثال مقبولیت عطا فرمائی تھی، بڑے بڑے علماء و فضلاء کی گردنیں آپ کے

---

[۱] محمود احمد رضوی، علّامہ سیّد: سیّدی ابوالبرکات ص ۱۹-۱۸

Marfat.com

فتوے کے سامنے خم ہو جاتی تھیں، معاصر علماء و مشائخ جس قدر آپ کا احترام کرتے تھے میں نے کسی دوسرے عالم کا احترام کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

حضرت سیّد صاحب کو تمام مروجہ علوم اور خاص طور پر حدیث، تفسیر اور فقہ میں مہارت تامہ حاصل تھی، آپ نے نصف صدی سے زیادہ عرصہ تک حدیث شریف کا درس دیا، آپ کے والد ماجد شیخ المحدثین مولانا علّامہ سیّد محمّد دیدار علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے دہلی دروازہ، لاہور میں ۱۳۴۵ھ/۱۹۲۶ء میں دارالعلوم انجمن حزب الاحناف قائم کیا، جہاں سے ہزاروں تشنگانِ علم سیراب ہوئے، ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء میں ان کی رحلت کے بعد سیّد صاحب دارالعلوم کے مہتمم اور شیخ الحدیث بنے اور آخر عمر تک درس حدیث اور فتویٰ دیتے رہے۔ [1]

ان کے دریائے علم سے کثیر التعداد مشہور محدثین، فقہاء اور خطباء سیراب ہوئے، چند مشاہیر کے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ علّامہ سیّد محمود احمد رضوی، شارح بخاری (فرزند ارجمند)

۲۔ مولانا علّامہ محمّد مہرالدین جماعتی، شارح مختصرالمعانی

۳۔ سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمّد بشیر سیالکوٹی

۴۔ مشہور نعت گو شاعر اور ادیب مولانا حافظ مظہرالدین

۵۔ خطیب پاکستان مولانا غلام الدین (انجن شیڈ، لاہور)

۶۔ شیخ القرآن مولانا علّامہ غلام علی اوکاڑوی

۷۔ فقیہ اعظم مولانا محمّد نور اللہ نعیمی بصیرپوری

---

[1] محمد رضاء المصطفیٰ چشتی: مخزن برکات ص ۱۷-۱۴

Marfat.com

۸- مولانا علّامہ تازہ گل کابلی

۹- شیخ الحدیث مولانا علّامہ مفتی مُحمّد عبداللہ قصوری

۱۰- شیخ الحدیث مولانا حافظ مُحمّد عالم سیالکوٹی ؎۱

۱۱- شیخ الحدیث مولانا مفتی مُحمّد عبدالقیوم قادری ہزاروی مدظلہ ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور/ شیخوپورہ

۱۲- حضرت مولانا غلام حمید الدین مدظلہ سجادہ نشین معظم آباد شریف ضلع سرگودھا

سیّد صاحب کے اکثر اوقات اسلام کی تبلیغ اور علوم دینیہ کی تدریس میں صرف ہوتے تھے، آپ نے متعدد تصانیف یادگار چھوڑی ہیں، چند ایک کے نام یہ ہیں:

(۱) دبّوس المقلدین (۲) مناظرۂ تلون (۳) الفتح المبین

(۴) ضیاء القنادیل (۵) مناظرۂ ترن تارن (۶) وھابیوں کی کہانی

(۷) کثیر التعداد فتاویٰ جن کی ابھی تک تدوین و ترتیب نہیں ہوئی۔ ؎۲ ان کے علاوہ تمہید ابو شکور سالمی کا اردو ترجمہ کیا جو ابھی تک چھپ نہیں سکا۔

تقریباً پونے چار ماہ کے فتاویٰ کا مجموعہ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

علّامہ ابوالبرکات سیّد احمد قادری اسلام اور احکام اسلامیہ کے بارے میں بڑے ہی غیور واقع ہوئے تھے، ۱۳۴۴ھ/۱۹۲۶ء میں آل سعود اور آل شیخ کا حرمین شریفین پر غاصبانہ قبضہ ہوا، اُنھوں نے صحابہ کرام اور تابعین کے مزارات منہدم کر دئے اور اُن کے گنبد گرا دئے اور سلف صالحین کے یادگار

؎۱ اقبال احمد فاروقی، پیرزاد : تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت، لاہور ص ۳۲۲

؎۲ محمد صدیق ہزاروی، مولانا : تعارف علمائے اہل سنت، ص ۲۴

Marfat.com

آثار کو مٹا دیا تو دیگر علماء اہلِ سنت کی طرح سیّد صاحب نے بھی ان کا ردّ بلیغ کیا اور ان کے خلاف آواز اُٹھائی اور ضیاء القنادیل، وھابیوں کی کہانی اور قبہ جات کی شرعی حیثیت ایسے مقالات لکھے اور شائع کئے۔

۱۳۴۸ھ/ ۱۹۳۰ء میں حکومت برطانیہ نے کم عمر بچوں کے نکاح کی ممانعت کے بارے میں "ساردا ایکٹ" کے نام سے قانون نافذ کرنا چاہا تو علّامہ ابوالبرکات نے اس کے خلاف آواز اٹھائی اور ایک کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حکومت اس سے پہلے بھی کئی قوانین اسلام کے منافی نافذ کر چکی ہے۔ اور اب کم عمر بچوں کے نکاح کی ممانعت کا قانون نافذ کرنا چاہتی ہے، اس کا مقصد یہ ہے کہ آہستہ آہستہ اسلام کے قوانین ختم کر دیے جائیں، آپ علماء کے ایک وفد کے ہمراہ دہلی گئے اور قائداعظم محمّد علی جناح اور ممبران پارلیمنٹ سے ملاقات کر کے ان کے سامنے حقیقتِ حال واضح کی اور اس وقت تک آرام سے نہ بیٹھے جب تک حکومت اس قانون کے نافذ کرنے سے باز نہیں آ گئی [1]

۱۳۵۴ھ / ۱۹۳۵ء میں اپنے برادر اکبر غازئ کشمیر علّامہ ابوالحسنات سیّد محمّد احمد قادری اور امیر ملت پیر سیّد جماعت علی شاہ علی پوری کی معیت میں مسجد شہید گنج سکھوں کے ہاتھوں سے واگزار کرانے کی تحریک میں شامل رہے [2] قیام پاکستان کے سلسلے میں انکی خدمات عظیم اور قابلِ قدر ہیں [3]

---

[1] محمود احمد رضوی، علّامہ سیّد : سیّدی ابوالبرکات ص ۳۵--۳

[2] ایضاً : ص ۳۵

[3] اردو جامع انسائیکلوپیڈیا : جلد ۱- ص ۵۴

Marfat.com

تحریک پاکستان کی فیصلہ کن حمایت کے لئے علماء و مشائخ اہلِ سنت کے اتفاق سے بنارس میں ۲۴ سے ۲۷ جمادی الاولیٰ تک مطابق ۲۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء آل انڈیا سنی کانفرنس کا تاریخی اجلاس منعقد ہوا، جو قیام پاکستان کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے، اس میں اہلِ سنت وجماعت کے دو ہزار سے زیادہ جلیل القدر علماء و مشائخ شامل ہوئے، اس کانفرنس نے بالاتفاق نہ صرف تحریک پاکستان کی حمایت کی، بلکہ اسے کامیاب بنانے کا عہد بھی کیا، آل انڈیا سنی کانفرنس، تنظیم کے روح رواں صدر الافاضل مولانا سیّد محمّد نعیم الدین مراد آبادی سیّد صاحب کے استاذ تھے، سیّد صاحب علماء پنجاب کے ایک وفد کے ہمراہ اس تاریخی کانفرنس میں شریک ہوئے، پاکستان میں قائم ہونے والی اسلامی حکومت کے راہ عمل کی وضاحت کرنے کے لئے علماء کا ایک بورڈ مقرر کیا گیا، سیّد صاحب اس بورڈ کے بھی ممبر تھے [1]

مختصر یہ کہ سیّد صاحب نے تدریس، افتاء اور تبلیغ کی شبانہ روز مصروفیات کے باوجود ہر قومی اور اسلامی تحریک میں حصہ لیا، ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں شریک ہوئے، آپ کے بڑے بھائی علّامہ ابوالحسنات سیّد محمّد احمد قادری تو تحریک کے قائد اور صدر تھے، حکومت کی طرف سے لاؤڈ سپیکر پر پابندی کے باوجود سیّد صاحب روزانہ نماز فجر کے بعد دہلی دروازے کے اندر قدیم حزب الاحناف کی مسجد میں لاؤڈ سپیکر پر درس دیا کرتے تھے اور ختم نبوت کے موضوع پر خطاب فرمایا کرتے تھے، قادیانیوں پر عالمانہ انداز

---

[1] محمود احمد رضوی، علّامہ سیّد : سیدی ابوالبرکات ص ۴۴-۴۳

Marfat.com

میں ردّ کرتے اور ان کے اعتراضات کے جوابات دیتے تھے [1]

امام اہل سنت علّامہ ابوالبرکات سیّد احمد قادری اشرفی عابد وزاہد، دینی معاملات میں چٹان کی طرح مضبوط اور علماء و عوام کے مرجع تھے [2]
۲۰/ شوال بروز اتوار سن ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء دارفانی سے داربقاء کی طرف رُخصت ہوئے، وقت رحلت فقیر دیگر علماء اور عقیدت مندوں کے ہمراہ آپ کے سرہانے حاضر تھا اور راقم کو ایک دفعہ سورۂ یٰسین سُنانے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ حضرت داتا گنج بخش سیّد علی ہجویری قدس سرہ کے زیر سایہ واقع دارالعلوم حزب الاحناف میں آپ کا مزار شریف ہے [3] جس پر عظیم الشان گنبد تعمیر ہوچکا ہے، آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت علّامہ سیّد محمود احمد رضوی، شارح بخاری بھی آپ کے ساتھ ہی محو استراحت ہیں۔

سیّد صاحب کے پوتے جناب سیّد فؤاد اشرف صاحب ہر جمعرات کو عصر سے مغرب تک آپ کے مزار شریف کے پاس ختم غوثیہ کا اہتمام کرتے ہیں اور لنگر بھی تقسیم کرتے ہیں، جس میں سیّد صاحب کے چھوٹے صاحبزادے حضرت مولانا سیّد مسعود احمد اشرفی مدظلہ بھی شرکت فرماتے ہیں۔
سیّد صاحب کے دوسرے پوتے جناب سیّد مصطفیٰ اشرف صاحب فاضل تنظیم المدارس دارالعلوم حزب الاحناف کے ناظم بھی ہیں اور مکتبہ رضوان کے

---

[1] نوائے انجمن : شمارہ مئی، جون ۱۹۰ء ص ۱۰
[2] غلام مہر علی، علّامہ : الیواقیت المہریہ۔ ص ۱۶
[3] یہاں تک اس عربی مقالے کا ترجمہ ہے جو راقم نے عمان سے شائع ہونے والے دائرۃ المعارف (انسائیکلوپیڈیا) کے لئے چند سال پہلے لکھا تھا اور یہ مقالہ اس میں شائع بھی ہوگیا ہے اس میں کہیں کہیں چند کلمات کا اضافہ کیا گیا ہے۔ شرف قادری

Marfat.com

نگران بھی۔ سیّد صاحب کے پوتے اور سیّد مسعود احمد رضوی کے صاحبزادے سیّد نثار اشرف رضوی نے دہلی دروازے کے اندر واقع قدیم حزب الاحناف کا احیاء کیا ہے اور وہاں درس نظامی کی کلاسیں بھی جاری کی ہیں، اس کے علاوہ مسجد وزیر خان میں جمعہ پڑھاتے ہیں۔

راقم کی بیعت :

فقیر شرف قادری دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ، ہری پور ہزارہ میں صدر مدرس تھا، مجھے شوق پیدا ہوا کہ کسی مرشد کامل کے ہاتھ پر بیعت کی جائے، سوچ بچار کے بعد نگاہِ انتخاب سیّد صاحب پر ٹھہر گئی جو علم و عمل کا پیکر جمیل اور اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس کے خلیفہ بھی تھے، چنانچہ لاہور حاضر ہو کر بیعت کی درخواست کی تو فرمایا: پرسوں آنا (مشائخ کا یہ طریقہ رہا ہے کہ فوراً بیعت نہیں کرتے تھے تاکہ معلوم ہو جائے کہ طلب صادق ہے یا نہیں؟) راقم آپ کی نوازشات کی بنا پر آپ کی بارگاہ میں بے تکلف تھا، اس لئے عرض کیا: جناب مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی کافر کلمہ پڑھنا چاہے تو اسے فوراً کلمہ پڑھا دینا چاہئے، تاخیر نہیں کرنی چاہئے، اور آپ فرماتے ہیں پرسوں آنا—— فرمانے لگے: لاحول ولا قوۃ! اس کا کیا مطلب؟ میں نے عرض کیا کہ میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کرنا چاہتا ہوں اور آپ فرماتے ہیں پرسوں آنا، فرمانے لگے: اچھا پھر آؤ اور اسی وقت سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں بیعت کر لیا اور شجرہ بھی عطا فرما دیا۔ یہ ۱۶ محرم مطابق ۲۵/مارچ ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۰ء کی بات ہے۔

ایک دفعہ عرض کیا کہ مجھے تفسیر میزان الادیان عنایت فرمائیں، فرمایا:

Marfat.com

سامنے الماری میں ہے وہاں سے لے لو، دو جلدوں پر مشتمل یہ کتاب لے کر حاضر ہوا اور پوچھا کہ اس کا ہدیہ کیا ہے؟ فرمایا: یہ آپ کی نذر ہے، میں آج بھی یہ سوچ کر شرمندہ ہو جاتا ہوں کہ اتنے بڑے آدمی نے اتنے حقیر آدمی کو یہ کیا کہہ دیا؟ ممکن ہے یہ یادداشت کی کمزوری ہو اور آپ نے کچھ دوسرے الفاظ کہے ہوں۔

اسی طرح ایک دفعہ عرض کیا کہ مجھے حدیث شریف کی سند عطا فرمائیں، اس کے ساتھ ہی میں نے ترمذی شریف کی چند حدیثیں پڑھ کر آپ کو سُنائیں، آپ نے بہت ہی کرم فرمایا کہ مجھے سند عطا فرما دی اور اس پر اپنے قلم سے راقم کا نام اس طرح لکھا:

أخی فی اللہ محمّد عبدالحکیم ابن مولنا اللہ دتہ صاحب، لاہور

حالانکہ سیّد صاحب کا سند دینے کے سلسلے میں معیار بہت سخت تھا، حضرت مولانا قاضی محمّد مظفر اقبال رضوی مدظلہ کا بیان ہے کہ سیّد صاحب جب دہلی دروازے میں ہوتے تھے تو دورۂ حدیث پڑھنے والوں کو سند تو دے دیتے تھے لیکن اس پر فوری طور پر دستخط نہیں کرتے تھے۔ دو تین سال کے بعد دستخط کرتے تھے۔ کجا یہ کہ مجھ ایسے کم علم اور کم فہم کو اسی وقت دستخط کرکے اور مہر لگا کر سند عطا کر دی، اسی طرح آپ نے فقیر کی درخواست پر دلائل الخیرات شریف کی اجازت بھی عنایت فرمائی تھی۔

عجیب تواضع اور انکساری :

طریقت کے شجروں میں مشائخ کے نام اس طرح نظم کئے جاتے ہیں کہ ان کے وسیلے سے دعا مانگی جاتی ہے، اور جو پیر طریقت اپنے مریدین کو

Marfat.com

دینے کے لیے شجرہ شائع کرتے ہیں وہ اپنا نام اس انداز میں نظم کرتے ہیں کہ مریدین ان کے وسیلے سے دعا مانگیں، لیکن سیّد صاحب نے باوجودیکہ وہ پاکستان کے مُفتیٔ اعظم تھے، بڑے بڑے علماء ان کے حضور دو زانو ہو کر بیٹھتے تھے اور دنیائے روحانیت کے بھی شاہباز تھے۔ اپنا نام بالکل مختلف انداز میں شامل شجرہ کیا، ملاحظہ ہو شجرہ قادریہ برکاتیہ کا ایک شعر یہ ہے:

یا الٰہی سیّد احمدؔ کو کر اپنا غلام
کر کرم اُس پر نبی الانبیاء کے واسطے

یعنی اپنے مریدوں کو یہ سبق نہیں سکھایا کہ میرے وسیلے سے دعا مانگو، بلکہ یہ راہ دکھلائی کہ میرے لِیے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فرمانبردار بندوں میں شامل فرما لے اور مجھ پر کرم کرے، پھر "کر کرم اُن پر" نہیں کہا، بلکہ "اُس پر" فرمایا، اس سے اُن کی انکساری کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ راقم نے جو شجرہ تیار کیا ہے اس میں اس کی جگہ ایک دوسرا شعر تجویز کیا ہے اور چار اشعار مزید شامل کئے ہیں۔

یا الٰہی ختم فرما کفر کی طغیانیاں　　سیّد احمد سراج الاتقیا کے واسطے
یا الٰہی رحم فرما عالم اسلام پر　　بہر "رحمانی میاں[1]" پیر ھدیٰ کے واسطے
یا الٰہی سنیت پر پختگی کر دے عطا　　حضرت سیّد امین[2] مہ لقا کے واسطے

---

[1] حضرت مولانا ریحان رضا خاں قادری رحمہ اللہ تعالیٰ سابق سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ رضویہ، بریلی شریف

[2] حضرت پیر طریقت مولانا سیّد محمد امین میاں قادری دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ مارہرہ مُقدّسہ و پروفیسر علی گڑھ یونیورسٹی۔

Marfat.com

مولوی عبدالحکیم قادری کو دے اماں سیّد عالم محمّد مصطفیٰ کے واسطے
میرے مولا دے شرفؔ کو نعمتیں دارین کی سیّد کونین ختم الانبیاء کے واسطے

سلسلۂ عالیہ قادریہ جلالیہ اشرفیہ میں تمام بزرگوں کے نام سے پہلے ہے "الٰہی بحرمت" لکھا ہے لیکن سیّد صاحب نے اپنا نام اس طرح لکھا، "الٰہی بہ عجز و نیاز فقیر سیّد ابوالبرکات سیّد احمد غفرلہ"۔ شجرۂ قادریہ اشرفیہ اور چشتیہ اشرفیہ کے آخر میں اپنا نام اس طرح شامل کیا ہے۔

"برخستگئ سیّد احمد اے خالق چرخ بریں مدد دے" "شجرہ طیبہ قادریہ" نثر کے آخر میں ہے۔ "الٰہی بحرمت ایشاں فقیر ابوالبرکات سیّد احمد را از مقبولانِ خویش گرداں" اے اللہ! ان بزرگوں کے طفیل فقیر ابوالبرکات سیّد احمد کو اپنے مقبول بندوں میں سے بنا دے، اللہ اکبر! کیا عجز و انکسار ہے؟ یہ ان کی عظمت ہے کہ ایک دنیا ان کی بڑائی کو مانتی ہے اس کے باوجود وہ نہ تو احساسِ برتری کا شکار ہوئے اور نہ ہی انہیں اپنے بڑا ہونے کا ڈھنڈورا پیٹنا پڑا، سچ ہے کہ "مشک آن است کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید" کستوری کی عطر بیزی خود اس کے وجود کی نشاندہی کرتی ہے، عطار کو بتانے کی ضرورت نہیں ہوتی اور یہ بھی حقیقت ہے کہ "نہد شاخ پُرمیوہ سر برزمین" میوے سے بھری ہوئی ٹہنی اپنا سر زمین پر رکھ دیتی ہے۔ یہی اسلام کی تعلیم ہے، اور یہی رنگ تصوف ہے۔

کرامت :

مولانا سیّد حمد اللہ جان افغانی مدظلہ جو صرف اور نحو کے متبحر فاضل ہیں اور اٹھارہ سال حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہ العزیز کے مزار

Marfat.com

شریف پر مقیم رہ کر علوم دینیہ کے طلباء کو فیض یاب فرماتے رہے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ڈیرہ اسمٰعیل خان کے مولانا علّامہ محمّد جان صابر رحمہ اللہ تعالیٰ قبلہ سیّد صاحب سے دہلی دروازے کے اندر واقع حزب الاحناف میں دورۂ حدیث پڑھتے تھے، سیّد صاحب نے ایک دفعہ فرمایا کہ جس طالب علم کو دورۂ حدیث پڑھتے ہوئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا دورۂ حدیث مقبول نہیں ہے، حدیث شریف پڑھتے ہوئے سات آٹھ ماہ گزر گئے، لیکن مولانا صابر کو یہ سعادت میّسر نہ ہوئی۔

ایک دن دوپہر کے وقت اسباق سے فارغ ہو کر مولانا صابر اپنے کمرے میں گئے جو سیّد صاحب قبلہ کے کمرے سے بلند تھا، وہاں بیٹھ کر اپنی شومئی قسمت پر روتے رہے، روتے روتے سو گئے اور اچانک قسمت بیدار ہوگئی، جانِ جہاں، شاہ رسولاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے محب کو شرفِ دیدار سے مشرف فرما دیا، ادھر سیّد صاحب قبلہ نے نیچے سے آواز دی مولانا صابرا زیارت ہوگئی؟ مبارک ہو۔ عرض کیا جی ہاں! سرکار نے کرم فرما دیا ہے۔

Marfat.com

امیر اہلسنت غزالی زماں رازی دوراں حضرت علاّمہ سیّد احمد سعید صاحب کاظمی مدظلہ العالی کے مکتوب کا عکس۔ جو آپ نے امروہہ سے حضرت سیّد صاحب علیہ الرحمہ کے نام تحریر فرمایا۔

سیدی و مرشدی و مولائی روحی و قلبی فداک و ادام اللہ فیوضکم برکاتہ
و متعنی بطول حیاتکم   و علیکم السلام و رحمۃ اللہ تعالیٰ و برکاتہ۔ صحیفۂ گرامی
تشریف لایا۔ کرم گستری کا تہ دل سے شکریہ

من کہ باشم کہ بر آن خاطر عاطر گذرم
لطفہا میکنی اے خاک درت تاج سرم

حضور کی یاد فرمائی پر جسقدر بھی ناز کروں بجا ہے

کرم کردی الٰہی زندہ باشی!

سرکار طلب فرمائیں یا نہ فرمائیں ہمارے جلسۂ مبارکہ میں حاضر ہونا
ہم عصاۃ کی انتہائی خوش نصیبی اور سعادت مندی ہے ان شاء اللہ الکریم
جمعہ کے روز ضرور حاضری ہوجائیگی! موضوعات میں حضور جناب
نبیاں فرمائیں متعین فرمادیں۔ اگر بیان سیدہ علیہا السلام اور
عصمت انبیاء علیہم السلام اور تردید غیر مقلدین خذلہم اللہ العظیم
پر کچھ ہوگا تو ان شاء اللہ کچھ عرض کروں گا۔ آپکا احقر خادم عظمی

Marfat.com

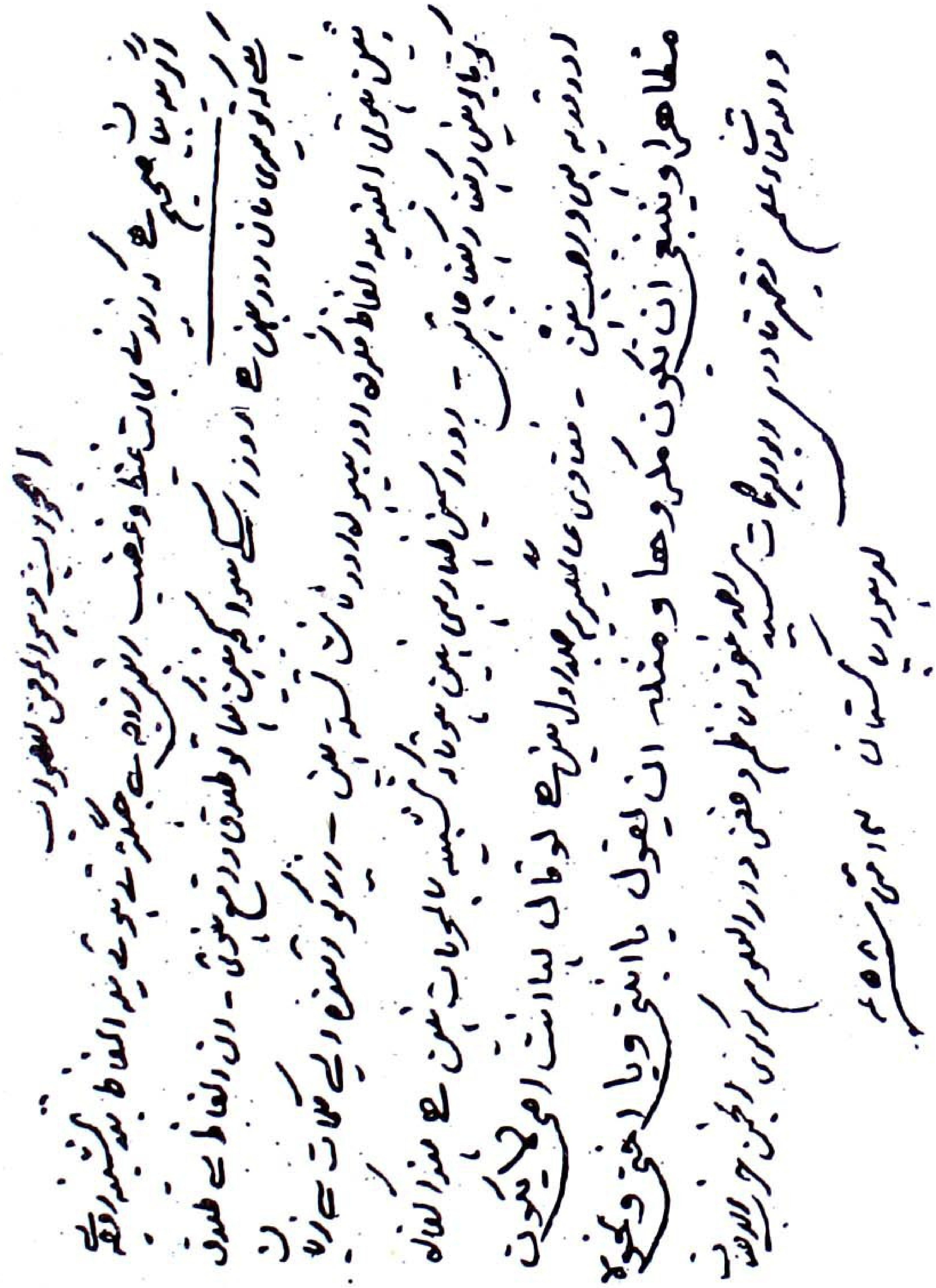

حضرت مفتیٔ اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب قدس سرہ العزیز
کا تحریر کردہ ایک فتویٰ کا عکس جو آپ نے ۱۴ مئی ۱۹۵۸ء کو تحریر فرمایا؛

Marfat.com

فتاویٰ مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف، لاہور

گذشتہ صفحات میں عرض کیا جاچکا ہے کہ حضرت مُفتیٔ اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات سیّد احمد قادری نے افتاء کی تربیت دُنیائے اسلام کے عظیم مفتی امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ سے حاصل کی تھی، اِسی لِئے سیّد صاحب فتاویٰ رضویہ پر بہت اعتماد کرتے تھے اور ان کے فتاویٰ میں امام احمد رضا بریلوی کی تحقیق، احتیاط اور تصلّب کا رنگ واضح طور پر جھلکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ملت اِسلامیہ کو آپ پر بھرپور اعتماد تھا۔ زینت القراء حضرت مولانا قاری غلام رسول مدظلہ العالی نے ایک دفعہ بیان فرمایا کہ میں نے مختلف ممالک کے دورے کئے ہیں، میرا مشاہدہ ہے کہ دُنیا کے کسی بھی خطے کے علماء میں کسی مسئلے میں اختلاف پیدا ہو جاتا تو گفتگو یہیں آکر ختم ہوتی کہ قبلہ سیّد صاحب کی خدمت میں سوال پیش کرو جو وہ فتویٰ دیں گے وہ ہم سب کے لِئے قابلِ قبول ہوگا، یہ مقبولیت اور یہ اعتماد شاذونادر ہی کسی شخصیت کو حاصل ہوتا ہے۔

کچھ عرصہ قبل فاضل نوجوان مولانا قاری غلام حسن مدرس دارالعلوم حزب الاحناف، لاہور وامام وخطیب جامع مسجد مولانا روحی، اندرون بھاٹی دروازہ، لاہور کے پاس مجھے ایک پُرانا رجسٹر ملا جس میں مُفتیٔ اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات سیّد احمد قادری اور حضرت امام المحدثین مولانا سیّد محمد دیدار علی شاہ الوری قدس سرھما کے فتوے نقل کئے ہوئے تھے، راقم نے فاضل جلیل مولانا محمد جلال الدین قادری مدظلہ (کھاریاں) کو عرض کیا کہ آپ ان فتاویٰ کو مرتب کر

Marfat.com

دیں، اُنھوں نے وعدہ فرمالیا اور مذکورہ مجموعہ فتاویٰ اپنے ساتھ لیتے گئے، کچھ دنوں کے بعد حضرت مولانا صاحبزادہ قاضی محمد عبدالسلام نقشبندی مجددی سُلطانی نے انہیں کہا کہ آپ یہ رجسٹر مجھے دے دیں، میں انہیں مرتب کر دیتا ہوں۔ انہوں نے راقم کا حوالہ دیا کہ میں اُس سے عاریتاً لایا ہوں آپ اُس سے اجازت لے لیں تو میں آپ کو پیش کر دوں گا۔

صاحبزادہ صاحب کو ان کے استاذ گرامی استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی نے "فتاویٰ حزب الاحناف، لاہور" کے مرتب کرنے کا مشورہ دیا تھا، انہوں نے راقم الحروف سے رابطہ کیا، راقم نے علّامہ محمد جلال الدین قادری صاحب کے نام عریضہ لکھ دیا کہ آپ یہ رجسٹر صاحبزادہ صاحب کو دے دیں، صاحبزادہ صاحب اس وقت جامعہ رضویہ، فیصل آباد میں حضرت استاذ الاساتذہ مولانا غلام نبی صاحب سے دورہ حدیث شریف پڑھ رہے تھے (یہ ۱۹۹۷ء کی بات ہے) یہ سال طلبہ کی بھرپور مصروفیت کا ہوتا ہے اور دِن رات حدیث شریف کے پڑھنے اور مطالعہ میں صرف ہوتے ہیں، مسلم شریف کی قراءت انہوں نے اپنے ذِمّہ لے رکھی تھی۔ جس کے لِئے جس قدر محنت اور مطالعہ کی ضرورت ہوتی ہے وہ واقفانِ حال سے مخفی نہیں۔ اس کے باوجود اُنھوں نے دِن رات محنت کر کے اس منزل کو سر کر ہی لیا۔

ان کے کام کی خصوصیات یہ ہیں۔

(۱) قلمی مسودے کو صاف اور خوشخط نقل کیا، قدیم قلمی مسودے کو پڑھنا اور نقل کرنا خاصا مشکل مرحلہ ہوتا ہے خصوصاً جبکہ خط بھی شکستہ ہو۔

(۲) فتاویٰ میں کوئی ترتیب نہ تھی، جیسے جیسے لوگوں نے سوالات دریافت کئے

Marfat.com

مُفتیٔ اعظم اس کے مطابق جواب دیتے گئے، لیکن صاحبزادہ صاحب نے بہارِ شریعت کے انداز میں انہیں مرتب کر دیا، سب سے پہلے عقائد، پھر طہارت، نماز، زکوٰۃ، روزہ وغیرہ کے مسائل ہیں اور آخر میں وراثت سے متعلق مسائل ہیں۔ چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ ہر فتوے کے اُوپر فقہی ترتیب اور زمانی ترتیب کے لحاظ سے الگ الگ نمبر لگائے گئے ہیں۔

(۳) اور اب ان فتاویٰ کو کمپوز بھی کروالیا ہے، اُمید ہے کہ طباعت کا مرحلہ بھی جلد طے ہو جائے گا۔

کچھ حضرت مرتب کے بارے میں:

صاحبزادہ قاضی محمد عبدالسلام نقشبندی مجددی سُلطانی دامت برکاتہم العالیہ بہت بڑے علمی اور روحانی خانوادے کے چشم وچراغ ہیں، ان کے پردادا حضرت مولانا قاضی محمدؒ سُلطانِ عالم نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دور کے اکابر اولیاء نقشبندیہ میں سے تھے، ان کا مزار مبارک خانقاہِ سُلطانیہ، کالادیو، جہلم میں ہے، ان کے صاحبزادے بقیۃ السلف، زبدۃ الاولیاء حضرت خواجہ محمد صادق دامت برکاتہم العالیہ آستانہ عالیہ جامع مسجد الفردوس، گلہار شریف، کوٹلی، آزاد کشمیر میں تشریف فرما ہیں، اگر انہیں موجودہ دور کے اولیاء میں "گل سرسبد" کہا جائے تو مبالغہ نہیں ہوگا، اللہ تعالیٰ ان کا سایہ تادیر سلامت رکھے۔

حضرت خواجہ محمد صادق نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ کی سب سے بڑی کرامت تو دین متین اور سنت مصطفیٰ کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر استقامت، سالہا سال سے ایام ممنوعہ کے علاوہ ہمیشہ روزے سے

Marfat.com

رہنا، اکثر اوقات ذکر الٰہی میں مصروف رہنا، پنج وقتہ نماز باجماعت ادا کرنا، تہجد، اشراق اور اوّابین باقاعدہ ادا کرنا، ختم خواجگان میں ہر روز نمازِ فجر اور نمازِ عصر کے بعد شریک ہونا ان کے معمولات میں سے ہے۔ مختصر یہ کہ مشائخ متقدمین کی جیتی جاگتی تصویر ہیں۔

کئی سال سے آپ آنے والے احباب اور مریدین سے ملاقات نہیں فرماتے، ان کا کنٹرول اتنا مضبوط ہے کہ آپ نماز کے لِئے مسجد میں آتے ہیں اور جس خاموشی سے آتے ہیں اسی خاموشی سے واپس اپنے حجرے میں چلے جاتے ہیں، کسی کی مجال نہیں کہ آگے بڑھ کر مصافحہ کی کوشش کرے، اس تجرد اور خلوت نشینی کے باوجود آنے والے ایک ایک مرید اور زائر کی خیریت بذریعہ خادم معلوم کرتے ہیں، اسے ہدایات دیتے ہیں اور اس کے سوالات کے جوابات دیتے ہیں، حد یہ کہ مہمانوں کے کھانے کی ایک ایک پلیٹ آپ کے ملاحظہ سے گزر کر مہمانوں تک پہنچتی ہے۔ آپ کے مریدین میں سے جو حافظ ہوتے ہیں ان کے لِئے تراویح پڑھانے کی جگہ آپ خود معین فرماتے ہیں۔ جن کی تعداد اب ہزاروں سے متجاوز ہے۔

ایک محیر العقول کرامت یہ ہے کہ آزاد کشمیر، پاکستان اور دُنیا کے مختلف ممالک میں اب تک آپ نے تین سو سے زائد مساجد تعمیر کروائی ہیں، ان تمام مساجد میں تعلیم قرآن کا بندوبست موجود ہے بہت سے مقامات پر حفظ قرآن مجید اور درسِ نظامی کی تدریس کا انتظام فرما رکھا ہے جس میں ہزاروں طلبا بیک وقت زیرِ تعلیم ہیں جن میں ائمہ، مدرسین اور خطباء کا تقرر آپ خود کرتے ہیں بلکہ آزاد کشمیر، پاکستان اور دوسرے ممالک میں بھی آپ نے

Marfat.com

مسجدیں تعمیر کروائی ہیں، مزارات شریف بنوائے اور دینی ادارے قائم کئے ہیں اور لطف کی بات یہ ہے کہ ان مساجد اور مدارس کی تعمیر کے لئے نہ تو چندہ جمع کرنے کا انتظام ہے اور نہ ہی اپیل ہے۔

علاوہ ازیں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونے والے اور دور دراز کے رہنے والے علماء آپ کی دعاؤں کے ساتھ ساتھ آپ کے تحائف خسروانہ سے بھی مستفید ہوتے رہتے ہیں راقم بھی ان نیازمندوں اور فیض یافتگان میں شامل ہے۔ فالحمدللہ تعالیٰ علی ذلک

حضرت خواجہ محمد صادق نقشبندی مجددی سُلطانی دامت برکاتہم العالیہ کے فرزند ارجمند حضرت مولانا محمّد عبدالواحد مدظلہ العالی معروف بہ "حاجی پیر صاحب" فاضل تبحر، سراپا جدوجہد اور اپنے اسلاف کی چلتی پھرتی تصویر ہیں۔ کئی ادارے ان کی نگرانی اور سرپرستی میں چل رہے ہیں۔

ہمارے ممدوح، فاضل نوجوان صاحبزادہ قاضی محمد عبدالسلام نقشبندی حفظہ اللہ تعالیٰ ان ہی کے صاحبزادے ہیں، جامعہ رضویہ، فیصل آباد سے سند فراغت حاصل کئے ہوئے ہیں، علمی و روحانی فضائل کے جامع ہیں۔ "فتاویٰ دارالعلوم حزب الاحناف، لاہور" کی ترتیب، اشاعت ان کا اہم کارنامہ ہے جو لائق صد تحسین و ستائش ہے، ان کی درج ذیل کتب اب تک اشاعت ہو چکی ہیں۔

(۱) شرح کریما

(۲) فضیلت مسواک

(۳) قراءت مسنونہ

Marfat.com

(۴) ترتیب فتاویٰ خیریہ

(۵) نور المشکوٰۃ

(۶) متفرقات مقالات بر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

اہلِ سنت و جماعت کب بیدار ہوں گے؟

ہمارے سرمائے کا نوّے فیصد سے زیادہ حِصّہ غیر علمی کاموں پر صرف ہو رہا ہے، محافل نعت، محافل میلاد شریف، محافل گیارھویں شریف، مزارات پر گنبدوں کی تعمیر، یہاں تک کہ مجذوبوں کے مزارات پر عالی شان گنبد بنائے جا رہے ہیں، مزارات پر بے تحاشا سینکڑوں کے حساب سے چادریں چڑھانا، منوں کے حساب سے پھول چڑھانا، قوالی پر لاکھوں روپے صرف کرنا، جب آپ اپنا تمام سرمایہ ان کاموں پر صرف کر دیں گے تو تحقیقی کام کے لِئے کوئی انسٹیٹیوٹ یا اکیڈمی کہاں سے بنے گی؟ اردو، عربی اور انگلش میں ہمارا لٹریچر کہاں سے آئے گا؟ کسی علمی، فکری یا بین الاقوامی مسئلے پر کوئی سیمینار کہاں سے منعقد ہوگا؟ محقق، مدرس، مصنف، بین الاقوامی مبلغ کِس مدرسے سے تیار ہوں گے؟ کیا ہمارے جاگنے کا وقت ابھی نہیں آیا؟ کیا ہمارے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں کی سوتے خشک ہوگئے ہیں؟ وقت کی ضرورت ہے کہ ہمارے علماء و مشائخ اور ارباب ثروت سر جوڑ کر بیٹھیں اور اس صورت حال کے تدارک کے لِئے کوئی منصوبہ تیار کریں۔

حضرت مُفتیٔ اعظم پاکستان علّامہ ابوالبرکات سیّد احمد قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تین ماہ اور اکیس دن کے یہ فتاویٰ ہیں جو تین سو صفحات میں آپ کے سامنے پیش کیۓ جا رہے ہیں، آپ نے پچاس ساٹھ سال افتاء کا

Marfat.com

فریضہ انجام دیا، اس حساب سے اگر آپ کے تمام فتاویٰ جمع کئے جاتے تو پیشِ نظر مجموعے جیسے تقریباً اڑھائی سو مجموعے تیار ہوجاتے، فی الحال ہمیں معلوم نہیں کہ آپ کے مزید کتنے فتاویٰ محفوظ ہیں؟ دارالعلوم حزب الاحناف، لاہور کے کتب خانہ میں قلمی فتاویٰ کے متعدد رجسٹر محفوظ ہیں۔ بہت سے فتاویٰ ماہنامہ "رضوان" کی فائلوں میں محفوظ ہیں، حضرت کے متعلقین، متوسلین، بلکہ تمام اہل سنت و جماعت کی ذِمّہ داری ہے کہ ان کی تدوین و ترتیب اور اشاعت کا اہتمام کریں، ورنہ وقت کے تیز رفتار دھارے میں سب کچھ غائب ہو جائے گا، جیسے کہ ہمارے بہت سے بزرگوں کی کاوشوں کا یہ حشر ہوچکا ہے۔

اپیل : جن حضرات کے پاس حضرت مُفتیٔ اعظم پاکستان کے فتاویٰ ہوں وہ ان کی فوٹو کاپی راقم کو فراہم کریں تاکہ انہیں دوسری جلد میں شامل کیا جائے۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری
برکاتی منزل نزد ریئلم سکول
لالہ زر فیز ٹو، رائیونڈ روڈ، لاہور

۲۷/ذوالحجہ ۱۴۲۳ھ
یکم مارچ ۲۰۰۳ء

Marfat.com

عقائد

Marfat.com

عقائد / سیر

فقہی ترتیب (۱)

زمانی ترتیب (۵۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقلدوں کو بدعتی کہنا، تقلید سے چڑنا، نفس انعقاد مجلس میلاد خیر العباد اور فاتحہ خوانی و عرس اولیاء اللہ کو شرک و بدعت کہنا اور حضور علیہ السلام کو یہ کہنا کہ دیوار کے پیچھے کا علم نہیں، طعن سے بشر کہنا، زیارت قبور اور قبر پر اذان کہنا اس کو بدعت شرک کہنا اور خود اپنے آپ کو موحد اور محمدی ظاہر کرنا وغیرہا ان کے ساتھ مجالست کرنا، ان کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

حضور پرُنور سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ بفضلہ تعالیٰ عالم ماکان و مایکون ہیں عالم کا ذرّہ ذرّہ بتعلیم الٰہی حضور پر منکشف ہے۔ ثبوت علم غیب پر متعدد رسائل علماء اہل سنت و جماعت کثرھم اللہ تعالیٰ مطبوعہ موجود ہیں ان کو ملاحظہ کیجئے۔

الدولۃ المکیۃ - العلیا الکلمۃ - علم غیب - ادخال السنان - وقعات السنان - فقہ شہنشاہ وغیرہ

تیجہ، چہلم، عرس، فاتحہ و محفل میلاد، زیارت قبور، قیام تعظیمی وغیرہ

Marfat.com

امور کے جواز و استحسان کے بارہ میں انوار ساطعہ، جاء الحق، ایذان الاجر، صلوۃ الصفا، ہدی الحیران، وغیرہ رسائل ملاحظہ کیجئے۔

مطلق تقلید فرض اور تقلید شخصی یعنی ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید کرنا واجب اس کے ثبوت میں فتح المبین اور ہدایۃ الطریق وغیرہ رسائل دیکھیں دلائل و براہین کے ساتھ تمام مسائل علماء اہلسنّت نے بیان فرما دیئے ہیں۔

جو شخص حضور پرُنور سیّد عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی ادنیٰ توہین و تنقیص کرے وہ قطعاً کافر مرتد دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ حسام الحرمین اور الصوارم الھندیہ وغیرہ دیکھیں۔

جو شخص توہین و تنقیص کرتا ہے اور مقلدین ائمہ اربعہ کو بلاوجہ کافر، مشرک کہتا ہے وہ خود کافر و مرتد ہے۔ اس کی امامت ہرگز جائز نہیں امامت تو بڑی چیز ہے ایسے کے ساتھ میل جول، سلام و کلام، نشست و برخاست ناجائز و حرام ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

عقائد

فقہی ترتیب (۲)

زمانی ترتیب (۴۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ نبی اور فرشتہ کے سوا کسی دوسری شخصیت کے لئے علیہ السلام کا استعمال کیسا ہے؟ اور اس مسئلہ میں سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا کیا فیصلہ و کیا تحقیق ہے۔ بینوا توجروا

سائل محمد صادق - گوجرانوالہ

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

صلوٰة غیر انبیاء وملائکہ پر بالا ستقلال ممنوع ہے۔ اور بالاتباع جائز بلکہ معمول بہا ہے۔ اور علیہ السلام کے اطلاق میں مختلف اقوال ہیں۔ بعض اکابر جائز کہتے ہیں بلکہ تقریر و تحریر میں استعمال فرماتے ہیں۔ اور بعض شعائر روافض کی وجہ سے احتیاط کرتے ہیں اور استعمال کرنے سے احتراز کرتے ہیں۔ اس بارہ میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی تحریر نظر سے نہیں گزری۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۱۹۶۰ء

Marfat.com

عقائد

فقہی ترتیب (۳) — زمانی ترتیب (۴۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اہلسنّت و جماعت اس مسئلہ میں کہ

شیئا للہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی المدد

پڑھنا جائز ہے یا ناجائز' اگر یہ مسئلہ مثلاً زید سے پوچھا گیا اور زید نے فتویٰ دیا ہو کہ اگر پڑھا جائے تو جائز ہے لیکن اگر یہ عقیدہ رکھا جائے کہ حضرت غوثِ اعظم سنتے ہیں اور مدد کرتے ہیں تو شرک ہے- اور زید اپنے کو بریلوی سنی ظاہر کرتا ہے- کیا زید کا یہ کہنا درست ہے یا غلط- اور کیا علمائے احناف کا یہی عقیدہ ہے جو زید نے بیان کیا ہے- اور یہ بھی فرمایا جائے کہ اگر یہ زید کا عقیدہ درست نہیں تو بریلوی عقیدہ مسلمان کو نماز زید کے پیچھے جائز ہے یا ناجائز-

سائلین اہل سنت و جماعت میرپور آزاد کشمیر

الجواب وھو الموفق للصواب :

وظیفہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر اوراد و وظائف و معمولات مشائخ کرام جائز اور مستحسن ہیں- تصرفات اولیاء کرام قرآن حدیث و اقوال مشائخ سے ثابت تھے اور بعد وصال بھی اپنے معتقدین و

Marfat.com

متوسلین کی مدد فرماتے ہیں اور دشمن دین کی سرکوبی فرماتے ہیں۔

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ جن کو شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ بیہقی وقت لکھتے ہیں اپنی تفسیر مظہری زیر آیت کریمہ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات تحریر فرماتے ہیں۔

ینصرون اولیاء ھم ویدمرون اعداء ھم

(ترجمہ : اولیائے کرام اپنے دوستوں کی مدد کرتے ہیں اور ان کے دشمنوں کو عہد سر کرتے ہیں۔)

اولیاء کرام کو مظہر عون الٰہی سمجھ کر ان سے استعانت جائز ہے۔ مدد ونصرت کی طاقت و قوت اولیاء کرام کو خداوند قدوس کی عطا ہوتی ہے۔ زید چھپا ہوا وہابی دیوبندی معلوم ہوتا ہے، علمائے بریلی نے ہرگز اس وظیفہ کو شرک وکفر نہیں کہا۔ تفصیل کے لئے مندرجہ ذیل رسائل ملاحظہ ہوں۔

جاء الحق۔ برکات الامداد۔ الاستعانہ من اولیاء عین الاستعانۃ من اللہ۔ الاستمداد وغیرہ دفتر حزب احناف کے دستیاب ہوسکتے ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ

ناظم ومفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف۔ لاہور، (پاکستان)

۲۵/ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ

Marfat.com

طہارت

Marfat.com

طہارت

فقہی ترتیب (۴) زمانی ترتیب (۱۰۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ چینی کا برتن یا مٹی کا برتن کریک ہو جائے یا برتن کا کنارہ ٹوٹ جائے تو اس برتن میں پانی پینا اور کھانا جائز ہے اس کی وضاحت مکمل فرمائیں۔

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

چینی وغیرہ کے ایسے برتن جس میں دراڑ ہو جائے اور میل بھر جائے اس میں کھانا پینا مکروہ ہے اور اگر کوئی نجس چیز اس میں رکھی تھی اور وہ اس کی دراڑ میں دھنس گئی تو جو چیز اس میں ڈالی جائے گی وہ بھی ناپاک ہو جائے گی اور اگر وہ ٹوٹا برتن بالکل پاک صاف ہے تو پھر بلا کراہت کھانا پینا جائز ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

طہارت / نماز

فقہی ترتیب | زمانی ترتیب

(۵) | (۱۰۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ چھوٹے بچے کی ماں نماز نہ پڑھنے کا یہ بہانہ کرتی ہے کہ میرا بچہ میرے اوپر پیشاب وغیرہ کر دیتا ہے اسی لئے میں اپنا لباس پاک نہیں رکھ سکتی لہٰذا فریضہ نماز کی ادائیگی مشکل ہے ایک۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ نماز پڑھ لی جائے۔ بچہ کا پیشاب ناپاک نہیں ہوتا۔

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

بچوں کو ترک صلوۃ کے لئے بہانہ بنانا اور ان کی آڑ لینا نہایت بُرا عذر ہے۔ نماز بہرحال فرض ہے۔ اوقات صلوۃ کا لحاظ ضروری ہے اور جو بچہ شیرخوار کے پیشاب کو پاک بتاتا ہے وہ صحیح نہیں۔ پیشاب مطلقاً نجس ہے۔ عورت کو چاہیے جس طرح بھی ممکن ہو نماز پڑھے اور پابندی کرے اور نماز کے لئے جدا کپڑا رکھنا چاہیے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

طہارت

فقہی ترتیب (۶) | زمانی ترتیب (۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں جس وضو سے نماز جنازہ پڑھی جائے اس سے فرض نماز ادا ہوسکتی ہے یا نہیں؟ ہمارے پیش امام صاحب جو اپنے عالم ہونے کے مدعی ہیں کہتے ہیں کہ جنازہ کے وضو سے فرض نماز نہیں ہوسکتی۔ کیا یہ درست ہے جواب باحوالہ معتبر کتاب سے دیا جائے بینوا توجروا۔

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

وضو طہارت مطلقہ ہے جنازہ کے لِئے کیا ہو یا قرآن پاک چھونے کے لِئے اس وضو سے ہر قسم کی نماز پڑھنا جائز ہے جو شخص منع کرتا ہے وہ جاہل معلوم ہوتا ہے یا وہ مسئلہ نہیں سمجھتا۔

اگر نماز جنازہ یا عیدین کی نماز فوت ہونے کا خوف ہو کہ اگر وضو کروں گا تو نماز نہ ملے گی تو ادراک صلوۃ کے لِئے وضو کے عوض تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔ پھر نماز سے فارغ ہوتے ہی تیمم ٹوٹ جائے گا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

نماز

Marfat.com

نماز

زمانی ترتیب (۳٦) | فقہی ترتیب (۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اذان مسجد کی جنوبی طرف دینی جو مشہور ہے، کس حد تک صحیح ہے۔

مورخہ ۲۲/ رمضان المبارک ۹۷ ۱۳ھ

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

اور اذان کی آواز کی جس طرف زیادہ ضرورت ہو مثلاً جس طرف زیادہ آبادی ہے، دینا بہتر ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)
۲۲/ رمضان المبارک ۹۷ ۱۳ھ

Marfat.com

نماز / حظر واباحت

فقہی ترتیب (۸) — زمانی ترتیب (۵۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین
کہ لاؤڈ سپیکر میں جماعت کیسی ہے بحوالہ کتب فقہ و عبارات متن
تحریر فرمائیں۔

السائل محمد عارف

الجواب وھوالموفق للصواب :

یعنی لاؤڈ سپیکر کا استعمال اذان، وعظ، تقریر، درس وتدریس، خطبہ وختم خواجگان و ختم غوثیہ وغیرہ میں جائز ہے لیکن امام کی اقتداء میں مکبر کی جگہ اس کو برتنا اور اس کی آواز سن کر نماز پڑھنا محل کلام ہے فقیر کے نزدیک نہ چاہئے۔

واللہ تعالٰی اعلم بالصواب
فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

نماز / حظر واباحت

فقہی ترتیب (۹)

زمانی ترتیب (۴۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اہلسنّت و جماعت اس مسئلہ میں کہ کیا لاؤڈ سپیکر پر نماز جمعہ پڑھنا درست ہے یا نہیں۔ فقط والسلام

بینوا توجروا

سائلین اہل سنت و جماعت میرپور آزاد کشمیر

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

لاؤڈ سپیکر میں اذان واقامت و تقریر، درس وتدریس، خطبہ، نعت خوانی جائز ہیں لیکن جہاں مکبر کی جگہ لاؤڈ سپیکر کی آواز سن کر نماز پڑھتے ہیں ان کی نماز خطرہ میں ہے۔ لہٰذا نماز کے وقت بند رکھنا چاہئے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم ومفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۲۵/ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ

Marfat.com

نماز / حظر واباحت

فقہی ترتیب (۱۰)

زمانی ترتیب (۳۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نماز تراویح یا فرض کا لاؤڈ سپیکر سے ادا کرنا کیسا ہے؟

مورخہ ۲۲/ رمضان المبارک ۷۹ ۱۳ھ

الجواب وھوالموفق للصواب) :

لاؤڈ سپیکر ایک آلہ ہے۔ خطبہ، اذان، وعظ، نعت خوانی، درس قرآن بلاشبہ جائز۔ تراویح یا فرض یا وتر یعنی نماز میں مطلق اس پر اقتداء جائز نہیں۔ امام اور ہر مقتدی جو امام اور مکبر کی آواز سنتا ہے اس کی نماز جائز ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)
۲۲/ رمضان المبارک ۷۹ ۱۳ھ

Marfat.com

نماز / حظر و اباحت

فقہی ترتیب (II) — زمانی ترتیب (III)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نماز تراویح میں قرآن پاک سننے کے لئے جبکہ نمازی کافی ہوں اور ضرورت بھی ہو لاؤڈ سپیکر کا استعمال جائز ہے کہ نہیں اور عید وغیرہ میں کیا حکم ہے۔

(سید عبدالرحمٰن ملک وال)

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

اذان واقامت و خطبہ وعظ وتلاوت قرآن و نعت خوانی میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال بلا اختلاف جائز ہے۔ البتہ جو لوگ امام ومکبر (کی آواز) کے بغیر محض لاؤڈ سپیکر سے سنی ہوئی آواز پر اقتدا کرتے ہیں ان کی نماز خطرہ میں ہے۔ لہٰذا اس کی آواز پر اقتدا نہ کی جائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

نماز / حظر و اباحت

فقہی ترتیب (۱۲)

زمانی ترتیب (۱۴۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ تمباکو نوشی کرنے والے یا تمباکو خوردنی استعمال کرنے والے امام کے پیچھے نماز درست ہوسکتی ہے یا نہیں؟ تمباکو پینا یا کھانا حرام ہے یا مکروہ؟

زید ایک مسجد کا آٹھ سال تک امام رہا جو کہ عقیدہ اہل سنت جماعت رکھتا تھا درود شریف اور کلمہ طیبہ نمازیوں کے حلقے میں باآواز بلند پڑھتا ہے جو کہ مستند فاضل تھا جس کمیٹی کی سرکردگی میں یہ کام کیا کرتا تھا وہ ٹوٹ گئی اور جدید کمیٹی بنی جس کے صدر صاحب موحد خیال (اہلحدیث) مقرر ہوئے اس وجہ سے زید کو امامت سے علیحدہ کر دیا۔ زید کی جگہ دوسرا امام مقرر ہوا اہل محلّہ جس سے بدظن ہیں اور ناپسند کرتے ہیں مثلاً دشنام تراشی اور قرآن حکیم کو غلط پڑھنا غیبت اور خیال فاسدہ رکھنا لہو ولعب کو ترجیح دینا، کج خلقی کرنا۔ اس بنا پر اہل محلّہ سابقہ زید امام کو واپس امامت پر بلاتے ہیں کیا موجودہ صورت میں زید کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

تمباکو خوردنی اور نوشیدنی کے چند اقسام ہیں۔ اگر اس قسم کا تمباکو

Marfat.com

کھاتا پیتا ہے کہ منہ اور پسینہ سے بدبو آئے اور جو کپڑا استعمال کرے اس میں تمباکو کی ناگوار بو آئے تو ایسا کھانا پینا تمباکو کا مکروہ ہے۔

(نماز) اور قرآن مجید کی تلاوت کے وقت بھی اگر ایسی بدبو ہو تو نماز مکروہ ہے۔

اور اگر تمباکو خوشبودار ہو یا قوام خمیرہ ہو تو اس کی خوشبو خوشگوار ہوتی ہے۔ اس میں حرج نہیں۔ اور بوقتِ حاجت و ضرورت، کہ حواس میں خلل نہ آئے، جائز ہے۔ اس کی کامل تحقیق رسالہ حقة المرجان (تصنیف امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ) میں ملاحظہ کیجئے۔

علت کراہت بدبو اور مخل حواس ہونا ہے جیسے لہسن، پیاز، گندنا کھانا حلال و جائز ہے لیکن کچا لہسن پیاز وغیرہ کھا کر منہ سے بدبو آئے اور مولی کھا کر ڈکار مارے تو برابر کے نمازی کی ناک جل جائے ایسی حالت میں مسجد میں آنا بھی ممنوع ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

من اکل من هذه الشجرة فلا یقربن مسجدنا [1]

(ترجمہ : جو شخص اس پودے سے کچھ کھائے ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔)

---

[1] (۱) صحیح البخاری، جلد اول، صفحہ ۲۱۶
(۲) صحیح مسلم، کتاب المساجد، حدیث رقم ۷۱
(۳) سنن ابی داؤد، کتاب الاطعمہ، باب رقم ۴۱
(۴) کنز العمال، حدیث رقم ۴۰۹۲۷، وغیرہا کتب الاحادیث

Marfat.com

اور لہسن و پیاز کی طرف اشارہ فرمایا۔ فقہائے کرام اور محدثین عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کی علت بدبو (بیان) فرمائی ہے۔ گندنا اور مولی بھی اسی لئے منع ہے۔

اصل یہ ہے کہ مسجد کو ہر گھن کی چیز سے محفوظ رکھنا چاہئے۔ مٹی کا تیل، گندھک، پٹرول وغیرہ مسجد میں جلانا اسی علت کی وجہ سے ممنوع ہے۔

لہٰذا محض اس جرم میں کہ وہ تمباکو نوشیدنی یا خوردنی کا استعمال کرتا ہے امامت سے معزول کرنا ناجائز و نامناسب ہے۔ حالانکہ وہ سنی صحیح العقیدہ بھی ہے۔ اور ستم ظریفی یہ کہ سنی چھوڑ کر وہابی کا تقرر کرتے ہیں جو گالی دینے والا، گالی گلوچ والا، اور قرآن غلط پڑھنے والا ہے۔ یہ بالکل ناجائز ہے۔ لہٰذا صحیح العقیدہ سنی ہی کو مقرر کرنا چاہئے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

نماز

فقہی ترتیب (۱۳) زمانی ترتیب (۱۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی- السلام علیکم- علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں- نماز تراویح ستر واں پارہ میں دو سجدے آتے ہیں- مگر حافظ صاحب ایک سجدہ کرتے ہیں- اور ایک نہیں کرتے- کیا یہ درست ہے- ہم لوگوں کی نماز ہوئی یا نہ ہوئی- اگر ایک سجدہ کرنا واجب ہے تو کون سے امام سے ہے- ہم اہلسنّت والجماعت کے عقیدہ کے مطابق ایک سجدہ ٹھیک ہے- براہ کرم صحیح مسئلہ تحریر کریں نوازش ہوگی- یہاں مسجد میں کئی خیال کے لوگ ہیں اور الگ الگ خیال ہے- مگر تعداد حنفی کی زیادہ ہے- نمازی نئی آبادی تیزاب احاطہ لاہور

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

سورۃ حج میں دو جگہ سجدہ کا بیان ہے دوسری آیت جس میں سجدہ کا ذکر ہے اس کے پڑھنے سے یا سننے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا- کہ یہ سجدہ صلوۃ ہے سجدہ تلاوت نہیں ہے- البتہ اگر شافعی الذھب نے سجدہ کیا اس کی اقتداء میں سجدہ واجب ہو جائے گا- ردالمحتار-

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

نماز / حظر و اباحت

فقہی ترتیب (۱۴)

زمانی ترتیب (۲۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ داڑھی منڈوانے اور کتروانے والے کے پیچھے نماز فرض و تراویح ادا کرنا کیسا ہے؟

مورخہ ۲۲/ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ

الجواب وھوالموفق للصواب :

داڑھی منڈوانا یا کتروانا حد شرعی سے کم رکھنا حرام اور ممنوع ہے۔ اور ایسے شخص کو امام بنانا ہی ناجائز ہے۔ جو نماز ایسے کے پیچھے پڑھی جائے گی۔ مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی ہوگی۔ اس لِئے کہ فاسق ہے اور فاسق واجب الاھانت ہے۔

کبیری میں ہے۔

فی تقدیمه للامامة تعظیمه وقد وجب علیهم اهانة شرعا [1]

(ترجمہ : اسے امامت کے لِئے آگے کرنے میں اس کی تعظیم ہے حالانکہ ان پر شرعاً اس کی توہین واجب ہے۔)

---

[1] ردالمحتار جلد اول - صفحہ ۵۶۰ مطبوعہ مصر

Marfat.com

درمختار میں ہے۔

کل صلوة ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها [1]

(ترجمہ : ہر نماز جسے کراہت تحریم کے ساتھ ادا کیا گیا ہو اس کا اعادہ واجب ہے۔)

ہدایہ میں ہے۔

تعاد علی وجه غیر مکروہ [2]

(ترجمہ : کراہت کے ساتھ ادا کی گئی نماز کا اعادہ غیر مکروہ انداز پر کیا جائے گا۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۲۲/ رمضان المبارک ۷۹ ۱۳ھ

---

[1] الدر المختار مع ردالمحتار جلد اول - صفحہ ۳۳۷

[2] الهدایہ جلد اول - صفحہ

Marfat.com

نماز / حظر واباحت

زمانی ترتیب	فقہی ترتیب
(۵)	(۱۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نماز سنت تراویح میں جو حافظ قرآن سُنتا سُناتا ہے وہ داڑھی صاف کرتا ہے کیا اس کے پیچھے نماز فرض اور وتر پڑھ سکتے ہیں؟ مہربانی کرکے جواب باحوالہ مرحمت فرمائیں- بینواتوجروا

الجواب وھوالموفق للصواب :

داڑھی منڈوانا اور کتروانا، حد شرع سے کم کرنا حرام ہے- ایسا شخص فاسق معلن ہے اور فاسق معلن کی امامت مطلقاً مکروہ تحریمی ہے- اس کو امام بننا اور لوگوں کا ایسے کو امام بنانا گناہ اور جو نماز اس کے پیچھے پڑھی جائے گی واجب الاعادہ ہوگی- خواہ فرض ہو یا واجب یا سنت یا نفل لہٰذا تراویح وغیرہ میں بھی امام بنانا گناہ ہے-

هكذا فى غنية المستملى [له]

[له] موقد موافاسقا يا ثمون بناء على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم لعدم اعتنائه بامور دينه وتساهله فى الاتيان بلوازمه فلا يعبدمنه الاخلال بعض شروط الصلوة وفعل مانيا فيها بل هو الغالب بالنظر الى فسقه غنية المستملى (كبيرى) شرح منية المصلى صفحه ۴۷۹ مطبوعه ديوبند

Marfat.com

در مختار میں ہے۔

کل صلوۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا [1]

ہر نماز جس کو کراہت تحریمہ کے ساتھ ادا کیا جائے اس کا اعادہ واجب ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۲۱/ فروری ۱۹۶۰ء

---

[1] الدر المختار مع رد المحتار، جلد ا صفحہ ۴۳۷ - مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ

Marfat.com

نماز

فقہی ترتیب (۱۶) — زمانی ترتیب (۶۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ کیا داڑھی منڈوانے والے، نماز کے تارک، سینما بین حفاظ کے پیچھے تراویح پڑھنا جائز ہے کہ نہیں اگر ایک شخص حافظ نہیں لیکن شرع کا پابند ہے کیا اسکے پیچھے تراویح پڑھنا افضل ہے یا مذکورہ بالا حفاظ کے پیچھے

سائل غلام سرور حاجی خان دین مُحمّد کلاتھ مرچنٹ مچھلی بازار، بہاولپور

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

سارے رمضان میں ایک قرآن کریم سُننا سنت مؤکدہ ہے یوں سورتوں سے تراویح ہو جائیں گی تراویح کا ثواب مل جائے گا اور ایسے متدین متشرع کو امام بنانا بھی اولیٰ ہے بنسبت مذکورہ بالا حفاظ کے مگر کوشش کی جائے تو پابند شریعت حفاظ بھی مل سکتے ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف ۔ لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

نماز / اجارہ

فقہی ترتیب (۱۷) — زمانی ترتیب (۷۰)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ کیا تراویح کی نماز پڑھانے پر حفاظ کو اُجرت لینا جائز ہے یا نہیں۔

سائل غلام سرور حاجی خان دین محمّد کلاتھ مرچنٹ مچھلی بازار، بہاولپور

الجواب وھوالموفق للصواب :

آج کل اکثر رواج ہو گیا ہے کہ حافظ کو اُجرت دے کر تراویح پڑھواتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ دینے والا اور لینے والا دونوں گنہگار ہیں۔ اُجرت صرف یہی نہیں کہ پیشتر مقرر کرلیں کہ یہ لیں گے یہ دیں گے بلکہ اگر معلوم ہو کہ یہاں کچھ ملتا ہے اگرچہ اس سے طے نہ ہوا یہ بھی ناجائز ہے کہ

المعروف کالمشروط

(ترجمہ : جس کا رواج ہو وہ مشروط کی مانند ہوتا ہے۔)

ہاں اگر کہہ دے کہ کچھ نہیں دوں گا یا لوں گا پھر پڑھے اور حافظ کی خدمت کریں تو اس میں حرج نہیں کہ

Marfat.com

الصریح یفوق الدلالة

(ترجمہ : صراحت والا، دلالت سے برتر ہوتا ہے۔)

خلاصہ یہ کہ عبادت کو معقود علیہ نہ بنایا جائے اور اگر یہ حیلہ کر لیا جائے کہ حافظ کو ایک مہینہ کے لئے ملازم رکھ لیا جائے اور پھر بلا معاوضہ قرآن سُنا جائے تو حیلہ جائز ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف ۔ لاہور، (پاکستان)

۱۹۶۰ء

Marfat.com

نماز

فقہی ترتیب ۔ (۱۸)

زمانی ترتیب (۶۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ جو حافظ چار یا آٹھ تراویح ایک مسجد میں اور باقی دوسری مسجد میں پڑھاتے ہیں اور یہ محض رقم وصول کرنے کے لِئے رمضان المبارک میں متعدد ختم قرآن کرتے ہیں۔

سائل غلام سرور حاجی خان دین محمّد کلاتھ مرچنٹ مچھلی بازار، بہاولپور

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

اگر رقم وصول کرنے کی غرض سے متعدد مسجدوں میں تراویح پڑھانا ممنوع، ایسوں کی تراویح کا ثواب نہیں ملتا، اُن کا ثواب وہ رقم ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۱۹۶۰ء

Marfat.com

نماز / طلاق

فقہی ترتیب (۱۹)

زمانی ترتیب (۱۰۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا جنازہ پڑھانے والے مولوی صاحب نے چالیسواں کرنے کے بعد عورت کا نکاح کسی دوسرے آدمی سے کر دیا- ابھی خاوند کے فوت ہوئے پچاس دن ہوئے تھے لیکن عدت کے پورے ہونے سے کافی پہلے نکاح کر دیا اب دوسرے مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں-

الجواب وھوالموفق للصواب :

اگر عورت مذکورہ حاملہ تھی تو اس کی عدت بچہ پیدا ہوتے ہی ختم ہو جاتی ہے اور اگر حاملہ نہ تھی اور اس کی عدت چار ماہ دس یوم ہے-

والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسھن اربعۃ شھر وعشرا [1]

(ترجمہ : اور تم میں سے جو مرد مرجائیں اور بیویاں چھوڑیں تو وہ بیویاں چار ماہ دس روز تک نکاح سے اپنے آپ کو روکے رکھیں-)

---

[1] البقرۃ - ۲۳۴

Marfat.com

لہٰذا جس امام نے بلا تحقیق، عدت کے اندر، چالیس روز ہی گزرے تھے، نکاح پڑھا دیا، پس اگر دیدہ و دانستہ اس نے عدت کے اندر نکاح پڑھا دیا، تو اگر اس کو حلال جانا تو نکاح خوان اور ہم نوا سب پر توبہ کر کے تجدید اسلام و تجدید نکاح لازم ہے۔ اور اگر حلال تو نہیں جانا بلکہ صرف لالچ اور طمع میں مبتلا ہو کر حرام کا مرتکب ہوا تو اس کو توبہ استغفار کرنا چاہیے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

نماز

فقہی ترتیب (۲۰)

زمانی ترتیب (۱۳۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے گاؤں کا امام مسجد کم سُنتا ہے اور ٹانگوں میں بھی نقص ہے اور قرآن کریم بھی غلط پڑھتا ہے اور اس کے علاوہ دروغ گو ہے اور چغل خور اور بدزبان ہے آیا ایسے امام مسجد کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

سائل علی محمد و چند دیگر اشخاص

الجواب وھو الموفق للصواب :

اگر امام مذکور دروغ گو اور چغل خور اور بدزبان ہے نیز قرآن کریم غلط پڑھتا ہے اور زبان کی یہی کیفیت ہے تو ایسے امام کی امامت مکروہ تحریمی بلکہ فساد صلوۃ کا احتمال بلکہ قوی امکان ہے لہٰذا ایسے امام کو خود امام ہونے سے علیحدہ ہو جانا چاہئے ورنہ نمازی مقتدی اسے علیحدہ کر دیں اور دوسرا امام جو صحیح خواں اور واقف احکام شرعیہ ہو مقرر کریں۔

قطعی فیصلہ تو جب ہو سکتا ہے کہ ہمارے پاس مولوی مذکورہ پڑھ کر سُنائے اور مسائل نماز کا جواب دے حدیث شریف میں ہے۔

Marfat.com

لا یقبل اللہ صلوۃ رجل ام قوما وھم لہ کارھون [1]

یعنی اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی نماز قبول نہیں فرمائے گا۔ جو قوم کی امامت کرے اور قوم اسے مکروہ سمجھے اور نفرت کریں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۱۳/ ۵/ ۱۹۶۰ء

---

[1] مشکوۃ المصابیح صفحہ ۱۰۰ محمد سعید کراچی میں ان الفاظ سے ہے۔

Marfat.com

نماز

فقہی ترتیب (۲۱)

زمانی ترتیب (۱۳۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے گاؤں کے مولوی صاحب کو ثقل سماعت کا عارضہ ہے ٹانگوں میں نقص کے باعث نہ صحیح چل سکتا ہے نہ سیدھا کھڑا ہو سکتا ہے اور زبان رکتی ہے قرآن پاک نہ صاف پڑھ سکتا ہے نہ سُنا سکتا ہے۔ اس قسم کے مولوی صاحب کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

اس کے علاوہ جھوٹ بولتا ہے اور چغل خور ہے۔

المستفتیون دستخط کنندگان اہل قریہ

الجواب وھوالموفق للصواب :

اگر امام مذکور دروغ گو اور چغل خور اور بدزبان ہے نیز قرآن کریم غلط پڑھتا ہے اور زبان میں بھی لکنت ہے تو ایسے امام کی امامت مکروہ تحریمی ہے بلکہ فساد صلوۃ کا احتمال اور قوی امکان ہے لہٰذا ایسے امام کو خود امامت سے علیحدہ ہو جانا چاہئے ورنہ نمازی مقتدی اس کو علیحدہ کر دیں اور دوسرا امام صحیح خوان اور واقف احکامات شریعت کو امام مقرر کریں۔

Marfat.com

قطعی فیصلہ توجب ہو سکتا ہے کہ امام ہمارے پاس آکر قرآن پڑھ کر سُنائے اور نماز کے مسائل کا جواب دیں۔

حدیث شریف میں فرمایا۔

لا یقبل اللہ صلوۃ رجل ام قوماوھم لہ کارھون [1]

یعنی اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جو قوم کی امامت کرے اور قوم بوجہ عذر شرعی اس سے کراہت و نفرت کریں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۱۰/ مئی / ۱۹۶۰ء

---

[1] مشکوۃ المصابیح صفحہ ۱۰۰ محمد سعید کراچی میں ان الفاظ سے ہے۔

ثلاثۃ تجاوز صلاتھم اذانہم - العبد الابق حی یرجع وامراۃ باتت وزوجہا علیھا ساخط وامام قوم ھم لہ کارھون- بحوالہ الترمذی

ان کے علاوہ دیگر الفاظ سے بھی یہ حدیث مشکوہ المصابیح میں مروی ہے۔

Marfat.com

نماز / عقائد / سیر / حظر واباحت

فقہی ترتیب (۲۲)

زمانی ترتیب (۱۵۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص عالم امام مسجد جو کہ ظاہری لباس میں حضرت مولانا و مرشدنا قبلہ و کعبہ جناب پیر جماعت علی شاہ صاحب مدظلہ محدث علی پوری کا مرید بنے۔ اور سالانہ عرس بھی اپنے بزرگوں کے نام کروائے اور حنفی المذہب لوگوں کی اقتداء کرے۔ لیکن باطنی عقیدہ میں اس کی تحریر بمع نشان انگوٹھا مندرجہ ذیل الفاظ میں موجود ہے کہ

"حضور رسالت مآب جناب خاتم النبیین محمدؐ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ واصحابہ و بارک وسلم کو عالم الغیب سمجھنا، نفع و نقصان کا مالک سمجھنا، نور سمجھنا، حاضر و ناظر سمجھنا، بزرگ اور اولیاء اللہ کے نام پر نذر و نیاز دینا، چڑھاوا چڑھانا، ان سے وسیلہ پکڑنا، ان کو اپنی حاجات میں پکارنا، امداد طلب کرنا شرک و کفر ہے"۔۔۔۔

غرض وہ پورا پورا نجدیوں دیوبندیوں کا عقیدہ ظاہر کرے کیا ایسے عالم امام مسجد مندرجہ بالا عقیدہ رکھنے والے کے پیچھے حنفی المذہب لوگوں کی اقتداء شریعت کی رو سے درست ہے یا نہیں اور کیا ایسے شخص کا عرس قابل قبول

Marfat.com

ہو گا یا نہیں- بینوا توجروا- والسلام

محمد عمر حیات حنفی المذہب شاہ عالم مارکیٹ، لاہور

۲۶/ ۵/ ۱۹۶۰ء

جواب نمبر۱ :

از مولانا سید محمد حسین شاہ صاحب سجادہ نشین علی پور شریف

بشرط صحت صورت اس قسم کا امام جس کے یہ خیالات ہوں اور دیوبندیوں کی غلط تحریروں اور غلط عقائد جن کو عرب و عجم کے علمائے کرام نے مردود و خلاف اہل سنت والجماعت قرار دیا ہے اور یہ ان کی تحریرات کو صحیح سمجھتا ہے اور ان کے ساتھ حسن عقیدت رکھتا ہے- اس کے پیچھے اہلِ سنت والجماعت کو نماز ہرگز نہ پڑھنی چاہئے اور اگر غلطی (سے) اس کے پیچھے نماز پڑھی جائے تو اس نماز کا اعادہ ضروری ہے- بہرحال اسے شخص کو قوم کا امام بنانا قوم کی نمازوں کو تباہ کرنا ہے-

ابوداؤد میں حدیث شریف ہے- کہ حضرت رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلہٖ وَسَلَّمْ کے زمانہ میں ایک آدمی قوم کا امام تھا اس نے قبلہ کی طرف منہ کرکے تھوکا سرکار مدینہ نے فرمایا کہ اس کے پیچھے نماز نہ پڑھا کرو کیونکہ یہ بے ادب اور گستاخ ہے اور قبلہ کی طرف منہ کرکے تھوکتا ہے-

جب اس آدمی کے پیچھے سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلہٖ وَسَلَّمْ نے نماز نہ پڑھنے کا فتویٰ دیا ہو تو جو شخص رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلہٖ وَسَلَّمْ کی اپنی تقریروں اور تحریروں میں بے ادبی اور گستاخی کرے تو اس کے پیچھے اہلِ سنت کی نماز کیسے ہوسکتی ہے- اس سے اجتناب اور پرہیز نہایت ضروری ہے-

Marfat.com

عاقل کے لِئے یہ چند سطور کافی ہیں اور جاہل کے لِئے دفتر بھی کافی نہیں۔

بقلم سید محمد حسین عفی اللہ عنہ مہتمم مدرسہ نقشبندیہ
علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ، ۲۹/ ۵/ ۱۹۶۰ء

(ھذاالجواب صحیح) :

محمد عالم خطیب جامع مسجد چھاؤنی کھاریاں حال دربار عالیہ علی پور سیدان (۲۹/۵/۶۰)

جواب نمبر۲ :

از مفتی اعظم مولینا علامہ ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب

شیخ الحدیث و مفتی اعظم حزب الاحناف لاہور، پاکستان

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

شخص مذکور جو اپنے آپ کو حضرت امیر ملت پیر سید حافظ جماعت علی شاہ صاحب رَحمۃ اللہ علیہ کی طرف نسبت کرتا ہے جھوٹا کذاب معلوم ہوتا ہے۔ پیر صاحب علیہ الرحمہ کے عقائد و اعمال سے پاکستان اور ہند کا کون سا ایسا فرد ہے جو واقف نہ ہو۔ پیر صاحب علیہ الرحمہ کے عقائد بفضلہ تعالیٰ وہی ہیں جو عقائد واعمال (امام) اہلِ سنت بریلوی رَحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔ یعنی حضور پرُنور سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمۡ .عطاء الٰہی عالم جمیع ماکان ومایکون ہیں۔ حضور پرُنور ارجاس و نقائص و عیوب خلائق سے منزہ ہیں۔

Marfat.com

امام بوصیری فرماتے ہیں۔

منزہ عن شریک فی محاسنہ
وجوھر الحسن فیہ غیر منقسم

حضور پرُنور بے مثل بشر اور جملہ کمالات سے متصف ہیں۔

جامی فرماتے ہیں۔

اے مثل تو در حسن بشر بشر نیست
خوبی کہ تو داری کجا درد گرست

حضور پرُنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ جمیع ارواح و ملائکہ سے الطف واطہر و ازھر واقدس واز کی وافضل واعلی ہیں۔

جامی فرماتے ہیں۔

تو جان پاکی سر بسر نہ آب و خاک اے نازنین
واللہ زجان پاک تر روحی فدا اے نازنین

حضور پرُانوار بفضلہ تعالیٰ اعمال امت و احوال کائنات و موجودات پر مطلع ہیں جو مردک حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ کی ادنیٰ توہین و تنقیص کرے وہ زمرہ اسلام سے خارج مطرود و مردود ہے اس کو امام بنانا حرام بلکہ جتنی نمازیں پڑھیں برباد گئیں۔

تیجہ، چہلم عرس، فاتحہ، جملہ عنوانات ایصالِ ثواب جائز و مستحسن ہیں

Marfat.com

جو شخص ان امور کو شرک و کفر و بدعت بتائے وہ خود مشرک کافر بدعتی
گنہگار ہے۔

ایسے شخص کو فی الفور مسجد سے خارج کر دینا چاہئے تاکہ لوگوں ک
نمازیں برباد نہ ہوں اور دوسرا امام صحیح العقیدہ بزرگانِ دین کا معتقد خوش اخلا
مقرر کرنا چاہئے۔

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

نماز

فقہی ترتیب (۲۳)

زمانی ترتیب (۱۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مُفتیانِ شرع متین مسائل مندرجہ ذیل میں- جوابات بمطابق مسلک حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ مطلوب ہیں-

(۱) ایک گاؤں میں ایک مولوی صاحب متفقہ طور پر امام مسجد مقرر ہوئے- یہ ساتواں سال جا رہا ہے- مگر اس ساتویں سال میں کچھ عرصہ سے تقریباً تیسرا حصہ گاؤں کا جن کی اکثریت جہلا اور ہٹ دھرم اشخاص پر مشتمل ہے محض ذاتیات کی وجہ سے مولوی صاحب مذکور پر ناخوش ہو کر اور کئی ایک غلط ملط تراشیدہ اعتراضات عائد کر کے ان کو نکالنا چاہتا ہے ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے- اور فریق نمبر ۲ (۲/۳) حصہ گاؤں کا جن میں اکثریت تعلیم یافتہ اور فہمیدہ اشخاص کی ہے- وہ مولوی صاحب مذکور سے خوش اور ان کے پیچھے نمازیں پڑھ رہے ہیں- یہ ان کو معزول نہیں کر رہے- بلکہ فریق نمبر ۲ نے فریق مخالف کو کہا کہ کسی مفتی صاحب سے فتویٰ لے لو اگر مولوی صاحب قصور وار اور قابل معزولی ثابت ہو گئے تو ہم آپ کے ساتھ ہو جائیں گے- چنانچہ فریق نمبر ۱ مفتی مولانا مولوی محمد سعید شبلی صاحب خطیب جامع رینالہ

Marfat.com

خورد کو لائے بھی اور ممدوح نے بھرے مجمع میں بالمواجہہ فریقین کے حلفیہ بیانات لے کر صحیح صحیح شرعی منصفانہ فیصلہ فریق نمبر۱ مخالفین کی توقع کے خلاف مولوی صاحب مذکور کی بریت اور عدم معزولی کا دے دیا یہ اس وقت تو خاموش ہو گئے۔ مگر دلوں سے کدورت نہ نکالی اب چھ سات یوم سے انہوں نے اپنے حصہ میں ایک نیم ملا کی (جس کی قابلیت علمی سوال نمبر۶ مندرجہ ھذا سے واضح ہے)۔ لا کھڑا کیا اور اب یکے بعد دیگرے اسی ایک مسجد میں دو جماعتیں ہوا کرتی ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ اپنے رنج کی وجہ سے سابقہ امام صاحب کے پیچھے نہیں پڑھتے اور دوسرا فریق یعنی (۲/۳) حصہ اس جدید امام مسجد کے پیچھے بوجہ ان کی کم علمی وغیرہ دیگر کئی ایک اعتراضات کے نہیں پڑھنا چاہتے اور دو جماعتیں ہو رہی ہیں۔

اب فیصلہ طلب امر یہ ہے کہ کیا اندریں حالات اس طرح ایک مسجد میں دو جماعتیں کرانا جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر کسی ایک کی جائز ہے تو کس کی ہوگی سابقہ امام جن کو اکثریت نے بدستور رکھا ہوا ہے۔ اور سات سال سے چلا آ رہا ہے۔ یا اس جدید امام مسجد کی جن کو صرف تیسرے حصہ نے اب ہی رکھا ہے؟ جماعت کراتے وقت تکبیر کہنا فرض ہے یا واجب یا سنت یا مستحب اور اگر بھول کر تکبیر نہ کہی جاسکے تو نماز ہوسکتی ہے یا نہیں؟ جب کسی وجہ سے دوبارہ جماعت کرانا پڑے تو اب بھی تکبیر کہی جائے یا بغیر تکبیر کہے جماعت کرائیں؟ اور اگر کوئی تکبیر کہہ بھی دے تو کیا حکم ہے۔ نماز ہو جائے گی یا نہیں۔ اور اگر مندرجہ بالا حالات میں شرارت سے بچنے کی خاطر کوئی فریق اپنے احاطہ میں جماعت کرا لیا کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ علی ھذا القیاس

Marfat.com

جمعہ کے متعلق کیا حکم ہوگا- اور کیا دوسری جگہ اذان کی ضرورت ہے یا نہیں- جدید مولوی صاحب حسب ذیل درود شریف پڑھتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟

اللھم صلی علی محمد جیبک ونبیک وطبیب قلوبک وشفیعک وکریمک وغیرہ اذقال ربک سے اور ان صلاتی ونسکی سے دعا کا مقصد پورا ہو جاتا ہے یا نہیں-

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

منصب امامت کسی کی میراث اور جائیداد نہیں- امام اول اگر سنی صحیح العقیدہ حنفی المذہب جامع شرائط امامت ہے اور صحیح خوان احکام طہارت و صلوٰۃ سے کما حقہ واقف ہے- اور متقی پرہیزگار ہے تو وہی امام احق اور انسب ہے بغیر وجہ شرعی اس کو معزول کرنا ناجائز ہے جبکہ مقتدیوں کی اکثریت اس کے موافق ہے-

فیصلہ دینے سے قبل ہر دو فریق کے اعتراضات و جوابات معلوم کرنا ضروری ہے- جب تک وجوہ اعتراضات معلوم نہ ہوں فیصلہ نہیں دیا جاسکتا- بغیر وجہ معقول مسلمانوں میں تفریق کرنا گناہ ہے-

امام ثانی کے کلمات دعائیہ جو سوال میں منقول ہیں شرعاً ناجائز ہیں- مثلاً:

طبیبک شفیعک وطیب قلوبک وغفورک

کہ اس میں (ک) خطاب کا ہے- معنی یہ ہوتے ہیں- اپنے طبیب

Marfat.com

اور اپنے دلوں کے طبیب اور اپنے سفارشی اور اپنے غفور یعنی گناہ مٹا
والے پر رحمت نازل فرما یہ بالکل ناجائز ہے- اگر یوں پڑھا جائے

اللھم صلی علی نبیک وحبیبک ورسولک وشفیعن
وطبیب قلوبنا ورحیمنا وکریمنا ورئوفنا

تو معنی صحیح ہو جائیں گے-

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ثانی جاہل ہے اور علم سے بہرہ
اور پچھلی دونوں آیات بے محل پر پڑھتا ہے- ان آیات میں دعا کا مقصد پور
نہیں ہوتا-

حضرت مولانا محمد سعید صاحب شبلی مدظلہ العالی نے فریقین کے بیان سُن
کر جو فیصلہ کیا ہے وہ درست ہوگا بلاوجہ بیک وقت دو جماعت کرا
ناجائز ہے-

اور چک اور دیہات میں جمعہ فرض نہیں اور جمعہ کے لئے ہمارے امام
اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں شہر شرط ہے اور شہر کی صحیح تعریف یہ ہے-

ھی بلدۃ عظیمۃ فیھا دکانین و اسواق وفیھا
وال یقدر علی تنفیذ الاحکام بعلمہ او بعلم
غیرہ لحشمتہ او لحشمۃ غیرہ

(ترجمہ : شہر بہت بڑی آبادی کا نام ہے جس میں دکانیں اور بازار ہوں
اس میں ایک ایسا والی ہو جو اپنے علم یا اپنے کسی معاون کے علم کے
ساتھ، اپنے رعب و دبدبہ یا اپنے سے بڑے حاکم کے رعب و دبدبہ کے
باعث احکام کے نفاذ پر قادر ہو-)

Marfat.com

اور مفصل بیان اور مکمل شرائط جمعہ کہ کہاں جمعہ فرض ہے اور کہاں جمعہ فرض نہیں ہے۔ بہار شریعت حصہ چہارم میں مذکور ہے اس کا مطالعہ کیجئے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۱۹۶۰ء

Marfat.com

نماز

فقہی ترتیب (۲۴)

زمانی ترتیب (۳۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک مسجد چھوٹی ہے۔ اس کے محراب میں امام کھڑا ہے۔ نمازیوں سے تمام مسجد بھر گئی۔ اب مسجد کے پاس بائیں جانب یا دائیں جانب جگہ خالی ہے۔ باقی نمازی وہاں کھڑے ہوگئے جو کہ امام کے ایک طرف ہی تھے۔ اس میں کوئی قباحت تو نہیں ہے؟

مورخہ ۲۲/ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

اگر مسجد بھر گئی تو امام کے دائیں طرف افضل ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

فان تساوت المواضع ففی یمین الامام

Marfat.com

وھوالاحسن ھکذا فی المحیط۔ ؎

(ترجمہ : اگر مقامات برابر ہوں تو امام کی دائیں طرف کھڑا ہو اور یہی بہتر ہے محیط میں اسی طرح ہے۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف ۔ لاہور، (پاکستان)

۲۲/ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ

؎ فتاویٰ عالمگیری ۔ جلد صفحہ

Marfat.com

نماز

فقہی ترتیب (۲۵)

زمانی ترتیب (۴۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ عورتوں اور مردوں کے درمیان معمولی سا پردہ ہے جو لمبائی چوڑائی میں کافی ہے لیکن ہے باریک اور اس کی ایک طرف مرد اور ایک طرف عورتیں نماز پڑھتی ہیں کیا اس طرح نماز جائز ہے؟

سائل محمد صادق - گوجرانوالہ

الجواب وھوالموفق للصواب :

جبکہ مرد و عورت کے شانہ سے شانہ مس نہ کرے تو نماز ہو جائے گی۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۱۹۶۰ء

Marfat.com

نماز / حظر واباحت

فقہی ترتیب (۲۶) — زمانی ترتیب (۴۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت حافظ قرآن ہے جو نماز تراویح پڑھتے ہوئے حافظ صاحب کو لقمہ دیتی ہے اور حافظ صاحب قبول کر لیتے ہیں کیا اس صورت میں نماز ہو جاتی ہے۔

سائل محمد صادق ۔ گوجرانوالہ

الجواب وھوالموفق للصواب :

عورت اجنبیہ کی آواز ہی عورت ہے۔

صوت المراة عورة

عورت کو لقمہ نہ دینا چاہئے، بایں ہمہ اگر وہ نماز میں شریک ہے اور لقمہ دیتی ہے اور امام نے لے لیا تو نماز ہو جائے گی۔ حالانکہ بحوالہ حدیث شریف

التسبیح للرجال والتصفیق للنساء

Marfat.com

(ترجمہ : امام کی غلطی پر مردوں پر ہے کہ وہ سبحان اللہ کہیں اور عورتوں پر ہے کہ ہاتھ کی پشت پر ہاتھ رکھ کر آواز پیدا کریں۔)

پشت دست پر ہاتھ مارنا چاہئے تھا۔ شاید امام کو یاد آ جاتا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۱۹۶۰ء

Marfat.com

نماز

فقہی ترتیب (۲۶) زمانی ترتیب (۸۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت اقدس جناب شاہ صاحب دام ظلکم وفیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مفتیان شرع متین بیچ اس مسئلہ کے کہ امام کے پیچھے کوئی نمازی تیسری یا دوسری رکعت میں شامل ہوا ہے تو بقایا رکعتیں امام سے جدا ہو کر کس طریقہ سے ادا کرے گا اور سبحانک اللھم وبحمدک کس رکعت میں ادا کرے آپ اس کی ترتیب اس کاغذ کی پشت پر تحریر فرمائیں عین نوازش ہوگی۔

فقیر محمد عالم بقلم خود

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

جس کی ایک یا دو تین رکعت امام سے رہ گئیں اس کو مسبوق کہتے ہیں مسبوق اپنی فوت شدہ نماز کی ادائیگی میں مثل منفرد ہے یعنی ایسے ہی ہے جیسے وہ اپنی نماز پڑھتا ہے۔

لٰہذا جب امام سلام سے فارغ ہو یہ کھڑا ہو کر پہلے ثنا نہ پڑھی تھی اس وجہ سے کہ امام بلند آواز سے قرأت کر رہا تھا جیسے فجر مغرب یا عشاء میں

Marfat.com

یا امام رکوع میں تھا اور یہ ثنا پڑھتا تو اسے رکوع نہ ملتا یا امام قعدہ میں تھا غرض کس وجہ سے پہلے ثنا نہ پڑھی تھی تو اب پڑھے اور قرأت سے پہلے اعوذباللہ بھی پڑھے (عالمگیری درمختار)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)
(۱۷-۴-۱۹۶۰ء)

Marfat.com

نماز / حظر و اباحت

فقہی ترتیب (۲۷) زمانی ترتیب (۶۵)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ جو حفاظ تمام سال نماز نہیں پڑھے، اور داڑھی بالکل منڈواتے ہیں اور رمضان المبارک میں داڑھی کے چند بال بڑھا لیتے ہیں بعد میں صاف کر دیتے ہیں اور نماز بھی یہی ایک مہینہ پڑھتے ہیں اور وہ بھی چند نمازیں اور سینما بھی دیکھتے ہیں۔

اور بعض حفاظ رمضان شریف میں روزہ بھی نہیں رکھتے جو کہ فرض ہے اور کوئی عذر شرعی بھی مانع نہیں ہوتا محض تراویح پڑھانے کو تیار ہو جاتے ہیں۔

سائل غلام سرور حاجی خان دین محمد کلاتھ مرچنٹ مچھلی بازار، بہاولپور

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

تارک صوم و صلوۃ اور داڑھی منڈوانے والے یقیناً فاسق معلن ہیں ان کی امامت مکروہ تحریمی ہے ایسوں کو قصداً عمداً امام بنانا گناہ اور خود ان کو پیش امام بننا بھی گناہ جو نماز ایسوں کے پیچھے پڑھی جائے گی مکروہ تحریمی واجب

Marfat.com

الاعادہ ہوگی بس ایسوں کو ہرگز امام نہ بنایا جائے امامت کا مستحق متقی پرہیزگار پابند صوم و صلوۃ اور متدین و متشرع انسان ہے۔

غنیہ شرح منیہ میں ہے۔

فی تقدیمہ للاماۃ تعظیمہ وقد وجب علیہم اہانۃ شرعا [1]

(ترجمہ : امامت کے لئے اسے نمازوں سے آگے کھڑا کرنے میں اس کی تعظیم ہے جب کہ ان پر شرعی حکم کے تحت اس کی اہانت واجب ہے۔)

درمختار میں ہے

کل صلوۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا [2]

(ترجمہ : ہر نماز جس کو کراہت تحریمہ کے ساتھ ادا کیا گیا ہو اس کو دوبارہ ادا کرنا واجب ہے۔)

---

[1] الدرالمختار مع ردالمحتار، جلد اول - صفحہ ۳۳۷ - مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ
[2] الدرالمختار

Marfat.com

ہدایہ میں ہے۔

وتعاد علی وجه غیر مکروہ [1]

(ترجمہ : کراہت کے ساتھ ادا کی گئی نماز غیر مکروہ انداز پر دوبارہ پڑھی جائے۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۱۹۶۰ء

---

[1] الہدایہ، جلد اول - صفحہ

Marfat.com

نماز / اجارہ

فقہی ترتیب (۲۸) | زمانی ترتیب (۳۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ غسال کے پیچھے نماز کا ادا کرنا کیسا ہے۔ جبکہ غسال مردہ کے غسل وغیرہ کے دام لیتا ہو؟

مورخہ ۲۲/ رمضان المبارک ۷۹ ۱۳ھ

الجواب وھوالموفق للصواب :

میت کو غسل دینا مفت یعنی اُجرت کے بغیر افضل ہے اگر کوئی دوسرا غاسل اس جگہ ہو تو اجرت لینا جائز ہے ورنہ نہیں۔ کیونکہ اب اس پر فرض عین ہو گیا اور اطاعت (عبادت کے کام) پر اُجرت لینا جائز نہیں جیسے کہ معصیت (گناہ کے کام) میں اُجرت لینا (جائز نہیں ہے)۔

درمختار شامی ہے۔

والافضل ان يغسل الميت مجانا فان ابتغى الغاسل الاجر جاز ان كان ثمه غيره والا لا لتعينه عليه لانه صار واجبا عليه عينا ولا يجوز اخذ الاجرة على الطاعة كالعصية [1]

---

[1] الدرالمختار مع ردالمختار (شامی) جلد ثانی - صفحہ ۱۹۹

Marfat.com

(ترجمہ : بہتر یہ ہے کہ میت کو غسل دینے کی اُجرت نہ لے اور اگر غسل دینے والا اُجرت چاہے تو جائز ہے بشرطیکہ وہ اس کے علاوہ کوئی اور بھی غسل دینے والا موجود ہو اور اگر کوئی اور موجود نہ ہو تو پھر اُجرت لینا جائز نہیں کیونکہ اس صورت میں وہ اس پر واجب عین ہے۔ عبادت پر اُجرت لینا جائز نہیں جس طرح کہ گناہ کے کام پر مزدوری لینا جائز نہیں ہے۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۲۲/ رمضان المبارک ۹۷ ۱۳ھ

Marfat.com

نماز

فقہی ترتیب (۲۹) — زمانی ترتیب (۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ، گزارش ہے کہ ہمارے گاؤں میں فرقہ اہل سنت والجماعت ایک مسئلہ پر جھگڑتا رہتا ہے۔ ایک آدمی کہتا ہے کہ جمعہ فرض ہے اور بعدہ ظہر کی نماز کا بھی قائل ہے۔ دوسرا کہتا ہے کہ جمعہ واجب ہے اور بعدہ ظہر عین فرض ہے۔ حالانکہ ظہر کی نماز کی جماعت نہیں ہوتی۔ اس لِئے استدعا ہے کہ اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں کہ نماز جمعہ کی کس طرح نیت باندھے واجب یا فرض۔ یا صرف نماز جمعہ کہے؟ دوسرے جمعہ کا وقت ساڑھے تین بجے تک رہتا ہے کہ نہیں؟ تیسرے ظہر کی نماز جمعہ کے دن کس طرح پڑھنی چاہیئے؟ والسلام

الجواب وھوالموفق للصواب :

جمعہ فرض قطعی ہے بلکہ اس کی فرضیت ظہر سے آکدوازید ہے۔ لیکن یہ فرض مشروط بشرائط ہے کہ اگر ایک شرط بھی مفقود ہو جائے تو فرض ادا نہ ہوا۔

Marfat.com

اذافات الشرط فات المشروط

(ترجمہ : جب شرط فوت ہو جائے مشروط فوت ہو جاتا ہے۔)

جمعہ کی متعدد شرطیں ہیں۔ ان میں سے ایک شرط یہ ہے کہ جمعہ جہاں ادا کیا جائے وہ جگہ شہر یا فنائے شہر ہو۔ چھوٹے چھوٹے قصبوں اور دیہاتوں میں جمعہ فرض نہیں اور اگر وہاں پڑھتے چلے آتے ہیں اور جمعہ بند کرنے میں فتنہ و انتشار ہو تو جمعہ کے بعد ظہر ضرور پڑھی جائے ورنہ فرض وقتی سے سبکدوشی حاصل نہ ہوگی اگرچہ اس میں بھی ترک جماعت کا گناہ ہوگا۔ جمعہ اور ظہر کا ایک ہی وقت ہے۔ جہاں جمعہ فرض ہے وہاں ظہر کے وقت میں جمعہ ادا کیا جاتا ہے اور فی زمانہ اختلاف فقہا سے بچنے کے لئے شہروں میں اس طرح جمعہ پڑھا جائے کہ اول چار سنتیں موکدہ اور بعدہ دو رکعت فرض جمعہ پھر چار سنتیں بعد از جمعہ پھر چار رکعت آخر ظہر کی نیت سے اور یہ چاروں بھری پڑھی جائیں یعنی ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورت پڑھی جائے۔

پھر دو سنت جمعہ اور پھر دو نفل اور جمعہ کی مفصل شرطیں بہار شریعت حصہ چہارم میں ملاحظہ کیجئے۔

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۱۹۶۰ء

Marfat.com

نماز

فقہی ترتیب (۳۰)

زمانی ترتیب (۶۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک ایسے دیہاتی مقام پر جس کی آبادی پچاس ساٹھ گھروں پر مشتمل ہے۔ اس میں جمعہ کی نماز ہو سکتی ہے یا نہیں؟ مزید برآں جمعہ کے روز اردگرد کے نمازی ایک سو یا اس سے زائد بھی ہو جائیں تو کیا حکم ہے؟

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

صحت جمعہ کے لیے ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب میں شہر کا ہونا شرط ہے دیہات میں جمعہ فرض نہیں وہاں ظہر فرض ہے۔

لاجمعہ ولا تشریق الافی مصر جامع [1]

(ترجمہ : جمعہ اور تشریق کی تکبیرات صرف جامع شہر میں ہے۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان) - ۱۹۶۰ء

---

[1] (۱) فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۴۵۷ (۲) الکامل ابن عدی، جلد ۱ - صفحہ ۲۸۷

Marfat.com

نماز / حظر و اباحت

فقہی ترتیب (۳۱) زمانی ترتیب (۱۱۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک گاؤں جس کا نام برج اٹاری ہے- اس میں ایک جامع مسجد ہے جہاں پر عرصہ سو سال سے فریضہ جمعتہ المبارک ادا ہو رہا ہے اسی گاؤں میں ایک اور گاؤں شامل ہے اس میں بھی ایک جامع مسجد ہے وہاں پر بھی جمعتہ المبارک کا فریضہ ادا ہو رہا ہے- اس گاؤں کا نام سنگیاں خورد ہے مگر اس کا ڈاک خانہ برج اٹاری ہے- یہ گاؤں برج اٹاری کی ذیل میں شامل ہے- ایک اینگلو ورنیکلر مڈل سکول اسی برج اٹاری کے نام ہے ایک ہسپتال جس میں ایم- بی- بی- ایس ڈاکٹر تعینات ہے برج اٹاری کے نام ہے ڈاک خانہ بھی برج اٹاری ہے- ذیل بھی برج اٹاری ہے- مگر سنگیاں خورد کی مسجد میں ایک نئے مولوی صاحب (جن کا نام مولانا حفیظ احمد صاحب ہے) آئے ہیں یہ صرف مولوی فاضل کی ڈگری پاس ہیں- انہوں نے فتویٰ دیا ہے کہ برج اٹاری کی مسجد میں جمعتہ المبارک پڑھنا ناجائز ہے اور سنگیاں خورد کی مسجد میں جمعہ پڑھنا جائز ہے- جو بُرج اٹاری کی مسجد میں جمعہ پڑھاتا ہے وہ جمعہ پڑھانے کی وجہ سے شریر ہے- سنگیاں خورد کے مولوی صاحب برج اٹاری کی مسجد میں جمعہ

Marfat.com

بند کرانا چاہتے ہیں- جہاں پر سو سال سے جمعہ ہو رہا ہے علاوہ ازیں وہ گردونواح کے گاؤں کی دیگر مساجد میں جہاں کافی عرصہ سے متواتر جمعہ ہو رہا ہے اُن میں بھی جمع بند کروانا چاہتے ہیں اور جمعہ پڑھانے والوں کو شریر اور ناقابلِ بخشش ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں- ایسے الفاظ استعمال کرنے والے کی امامت کیسی ہے اور یہ امام داڑھی بھی خشخاشی کرواتے ہیں- حد شرح سے کم ہے اور اشتہار میں یہ حدیث نقل کی ہے کہ

جس نے میری اطاعت کی اُس نے اللہ کی کی، اور جس نے میری نافرمانی کی اُس نے اللہ کی کی-

ومن یطع الامیر فقد اطاعنی ومن یعص الامیر فقد عصانی [1]

جس نے امیر کی اطاعت کی اُس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اُس نے میری نافرمانی کی——

اس سے اپنے آپ کو امیر ثابت کرتا ہے کیا جواب ہے——

بینوا توجروا-

(الجواب وھو الموفق للصواب) :

ہمارے مذہب حنفی یعنی امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب میں صحت جمعہ کے لئے شہر کا ہونا شرط ہے-

حدیث میں ہے-

---

[1] صحیح مسلم کتاب الامارہ رقم الحدیث ۳۲، مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۳۱۳

Marfat.com

لا جمعة ولا تشريق الا فی مصر جامع ؎

(ترجمہ : جمعہ اور تشریق کی تکبیرات صرف جامع شہر میں ہے-)

اور مصر جامع کی تعریف میں فقہا کے متعدد اقوال ہیں- ان سب میں مفتی بہ قول امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ہے-

ھی بلدۃ عظیمۃ فیھا دکاکین اسواق وفیھا وال یقدر علی تنفیذ الاحکام الخ

(ترجمہ : یعنی مصروہ بڑا شہر ہے جس میں قدیمی بازار اور دکانیں اور گلی کوچے ہوں اور وہاں کوئی حاکم ذی اختیار ایسا ہو کہ ظالم سے مظلوم کا بدلہ لینے پر قادر ہو-)

جہاں یہ تعریف صادق نہیں آتی وہاں جمعہ فرض نہیں- وہاں جماعت سے ظہر ادا کرنی چاہئے یا جو شہر ہو سب وہاں جا کر جمعہ پڑھیں اور برج اٹاری گاؤں ہے- وہاں جمعہ فرض نہیں- لیکن جب سو سال سے پڑھتے چلے آئے ہیں تو ہم منع نہیں کرتے کہ منع کرنے میں فتنہ رونما ہونے کا خطرہ ہے مگر چار رکعت ظہر وہاں ضرور پڑھیں ورنہ فرض وقتی سے سبکدوش نہ ہوں گے-

مناسب یہ ہے کہ جمعہ کے دن لوگ جامع مسجد میں حاضر ہوں اور امام وعظ و خطبہ دے کر چار رکعت ظہر کی پڑھائے اور خوب تبلیغ کرے-

اور مولوی فاضل کا یہ کہنا کہ جمعہ میری مسجد میں ہو سکتا دوسری مسجد میں نہیں ہو سکتا- دعویٰ بلا دلیل ہے- اشتہار میں بے سروپا محل سے بیگانہ عبارتیں لکھ کر عوام کو مرعوب کرنا چاہتا ہے کہ ہم نے بھی اشتہار شائع کر دیا

؎ (۱) فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۴۵۷ (۲) الکامل ابن عدی، جلد ۱- صفحہ ۲۸۷

Marfat.com

ہے حالانکہ اس اشتہار میں ایک عبارت بھی مفید مطلوب اور مثبت دعو
نہیں لہٰذا یا تو ظہر باجماعت پڑھا کریں اور جمعہ کو ترک کر دیں اور اگر اسی
اصرار ہے کہ جمعہ پڑھا جائے تو ظہر ضرور پڑھیں پھر ایک جگہ جائز اور دوسر
جگہ ناجائز دعوئ بلادلیل ہے۔

اور جب امام مذکور کی داڑھی جو شرع سے کم ہے یعنی ایک مشت
سے کم ہے تو وہ خود فاسق ہے اور فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔

اور جو خود کو امیرالمومنین لکھے اور دوسروں کو شریر لکھے وہ خود دیوانہ
معلوم ہوتا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

نماز

فقہی ترتیب (۳۲) | زمانی ترتیب (۱۱۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک آبادی ہے جس کی تعداد تقریباً ۲۰۰۰، ۲۵۰۰ (دو اڑھائی ہزار) ہے اس جگہ میں ایک عرصہ تک جمعہ ہوتا رہا ہے۔ اور بعد میں بند کیا گیا کچھ عرصہ بند رہنے کے بعد اب لوگ کہتے ہیں کہ اس جگہ جمعہ ہونا چاہئے کیونکہ ایسے بذریعہ جمعہ قرآن و حدیث کے مسائل سے واقفیت ہوگی اور تبلیغ اسلام ہوگی۔ لوگ اگرچہ جاہل ہیں احکام شرعیہ کی ضرورت ہے گاؤں ہے اور گاؤں میں جمعہ جائز نہیں آپ فرمائیں کہ دو اڑھائی ہزار کی آبادی میں جمعہ کیسا ہے؟ اور پندرہ بیس دکانیں ہیں۔ چھوٹی چھوٹی ضروریات پوری ہوسکتی ہیں۔

الجواب وھوالموفق للصواب :

ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب میں صحت جمعہ کے لیۓ شہر یا فنائے شہر ہونا شرط ہے۔

حدیث میں ہے۔

Marfat.com

لا جمعة ولا تشریق الا فی مصر جامع [1]

(ترجمہ : جمعہ اور تشریق کی تکبیرات صرف جامع شہر میں ہے-)

اور مصر جامع وہ ہی ہے جس کے ساتھ دیہات لگتے جائیں اور اس میں قدیمی بازار اور گلی کوچہ ہوں اور ایک حاکم ذی اختیار ہو- جو کہ مظلوم کا بدلہ ظالم سے لے سکے اور چھوٹے دیہات میں جمعہ فرض نہیں- وہاں ظہر باجماعت ادا کریں اور وہاں اشاعت دین یوں ہو سکتی ہے کہ جمعہ کے روز تمام دیہاتی نہا دھو کر مسجد میں آئیں امام ان کو وعظ کرے اور پھر بجائے جمعہ کے چار فرض ظہر کے پڑھائے یہ کیا ضروری ہے کہ دو رکعت پڑھیں- اس طرح سے فرض وقتی سے بھی سبکدوش ہو جائیں گے اور اچھا خاصا تبلیغی جلسہ بھی ہو جائے گا-

واللہ تعالٰی اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

---

[1] (۱) فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۴۵۷

(۲) الکامل ابن عدی، جلد ا- صفحہ ۲۸۷

Marfat.com

نماز

فقہی ترتیب (۳۳) — زمانی ترتیب (۳۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جمعہ کی دوسری اذان خطیب کے آگے کہنی چاہئے یا مسجد سے باہر، خطیب کے بالمقابل۔

مورخہ ۲۲/ رمضان المبارک ۷۹ ۱۳ھ

الجواب وھوالموفق للصواب :

اذان ماذنہ پر یا خارج مسجد چاہئے۔ مسجد میں اذان جمعہ کی دوسری اذان خطیب کے سامنے ہو اس سے بھی مراد خارج مسجد ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

ینبغی ان یوذن علی الماذنة اوخارج المسجد ولا یوذن فی المسجد کذافی فتاوی قاضی خان [1]

---

[1] فتاویٰ عالمگیری مع ترجمہ اردو، جلد ۲ - صفحہ ۳۱۸

Marfat.com

(ترجمہ : اذان ماذنہ یعنی اذان کے لئے مقرر جگہ (مینار وغیرہ) پر دی جائے یا مسجد سے باہر دی جائے مسجد کے اندر اذان نہ کہی جائے فتاویٰ قاضی خان میں اسی طرح ہے۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف ۔ لاہور، (پاکستان)
۲۲/ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ

Marfat.com

نماز

زمانی ترتیب	فقہی ترتیب
(٦٤)	(٣٤)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ احتیاطی نماز ظہر کی تعریف و ترکیب کیا ہے۔

نجیب الدین سیالکوٹ

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

جہاں جمعہ کی صحت میں تردد و تامل ہو وہاں قبل از جمعہ چار سنت پھر دو فرض پھر چار سنت بعد از جمعہ پھر چار رکعت ظہر آخر، ظہر کی نیت سے پھر دو سنت پڑھی جائیں اور چار رکعت احتیاطی میں بعد فاتحہ چاروں رکعت میں سورۃ یا چند آیتیں ملا کر پڑھی جائیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

نماز

فقہی ترتیب (۳۵)

زمانی ترتیب (۶۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر جمعہ کا اثبات میں جواب ہو تو نماز جمعہ کی دو رکعت فرض ادا کرنے کے بعد بقایا نماز کی ترکیب کیا ہوگی- اور کِس قدر رکعت مزید ادا کرنی ہوں گی-

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

جہاں جمعہ کی صحت میں کسی کو تامل نہیں وہاں چار رکعت احتیاط الظہر کی حاجت نہیں وہاں قبل از جمعہ چار رکعت سنت موکدہ پھر دو فرض پھر چار سنت موکدہ بعد از جمعہ پھر دو سنت (اور دو نفل ادا کریں)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

نماز

فقہی ترتیب (۳۶) زمانی ترتیب (۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جمعۃ المبارک کی کتنی سنتیں ہیں۔ کیونکہ ہمارے ہاں کے امام صاحب دس سنتیں پڑھنے سے منع کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ چھ سنتیں ہیں خواہ پڑھیں یا نہ پڑھیں کوئی حرج نہیں جواب باحوالہ سے ممنون فرمائیں۔ بینواتوجروا

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

جس مقام پر جمعہ کے شرائط تمام و کمال موجود ہوں وہاں قبل از جمعہ چار سنتیں موکدہ پڑھی جائیں پھر دو فرض جمعہ بعدہ چار سنتیں موکدہ پھر چار فرض آخر ظہر کی نیت سے پڑھے اسی میں احتیاط ہے پھر دو سنتیں جمعہ یا سنت وقت یہی طریقہ عمدہ ہے۔

بہار شریعت حصہ چہارم میں مفصل بیان ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان) - ۱۹۶۰ء

Marfat.com

نماز

فقہی ترتیب (۳۷)

زمانی ترتیب (۵۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تراویح کتنی ہے اور کب سے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آٹھ رکعت والی روایت کا کیا مطلب ہے؟ اور بیس رکعت پڑھنے والے کو بدعتی کہنا کیسا ہے؟

عنایت اللہ پنوانہ ضلع سیالکوٹ

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

شخص مذکور دریدہ دہن اور نہایت بیباک ہے۔ بیس رکعات تراویح پڑھنے والے صدر اول سے لے کر الی یومنا ھذا بے شمار فقہا و محدثین اور اولیاء کاملین و علماء راسخین چلے آئے ہیں۔ اور اس دریدہ دہن نے سب کو جہنمی بک دیا اس پر اس گستاخی کی توبہ فرض ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں آٹھ (رکعت) تو رمضان، غیر رمضان ہمیشہ حضور پڑھا کرتے تھے معلوم ہوا کہ آٹھ رکعت تہجد ہیں۔

اور (تراویح) حضور پرنور سید عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے تین یوم باجماعت پڑھی ظاہر ہے کہ بیس رکعت ہی پڑھی ہوں گی جبکہ بکثرت

Marfat.com

روایات سے ثابت تھے۔ اور نہ بھی ہو تو فاروق اعظم کا ہزارہا صحابہ کرام کی موجودگی میں ابی بن کعب کو امام بنانا اور تئیس رکعت کے ساتھ قیام فرمانا' اس میں تین وتر ہیں' دلیل واضح ہے کہ حضور نے بیس ہی پڑھیں اور عذر فرمایا کہ تم پر فرض ہو جائیں گی۔

شفقة على الامة حضور نے مواظبت نہ فرمائی حضرت عمر' عثمان غنی اور مولی علی رضوان اللہ علیہم اجمعین اور دیگر صحابہ کرام نے پڑھی ان کے فعل کو بدعت نہ کہے گا مگر بدباطن

حضور پرُنور تو فرمائیں

عليكم بسنتى وسنة الخلفاء الراشدين المهديين عضوا عليها بالنواجذ

ترجمہ : میری سنت کو لازم پکڑو اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو بھی۔ (اسے خوب مضبوطی سے تھام لو۔)

اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان میں ہیں بالیقین۔ تو ان کا فعل ہی سنت ہوا اس کو بدعت کہنا کتنا بڑا بہتان ہے۔ بیس رکعت کے ثبوت میں متعدد رسائل علماء اہلسنّت کے لیئے موجود ہیں اس کا مطالعہ کرو۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف ۔ لاہور' (پاکستان)

Marfat.com

نماز

فقہی ترتیب (۳۸)

زمانی ترتیب (٦٦)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض حفاظ اپنی مقررہ جگہوں میں یا مساجد میں نماز تراویح سے جلدی فارغ ہو کر دوسری مساجد کا گشت کرتے ہیں اور پڑھتے ہوئے حفاظ کے پیچھے کھانستے ہیں اور اسے مغالطے میں ڈالتے ہیں تاکہ پڑھنے والا حافظ مرعوب ہو جائے اور بھول جائے اور اسی قسم کی شرارت کرکے بھاگ جاتے ہیں۔

سائل غلام سرور حاجی خان دین محمد کلاتھ مرچنٹ مچھلی بازار، بہاولپور

الجواب وھوالموفق للصواب :

بطور مغالطہ حفاظ کو مسجدوں میں جا کر کھانسنا اور امام کو بھلانے کی کوشش کرنا شیطانی اور غیر انسانی حرکت ہے اور گناہ ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

نماز

زمانی ترتیب (۵۲) فقہی ترتیب (۳۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین کہ بلاعذر امام بیٹھ کر تراویح پڑھا سکتا ہے؟

الجواب وھو الموفق للصواب:

تراویح بلاعذر شرعی بیٹھ کر پڑھنا مکروہ ہے بلکہ بعض کے نزدیک ہوگی ہی نہیں۔ (درمختار)

لہٰذا جب امام بلاعذر بیٹھ کر تراویح پڑھائے گا تو نماز مکروہ ہوگی اور جب امام کی مکروہ تو مقتدیوں کی بھی مکروہ ہوگی۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

نماز

فقہی ترتیب (۴۰)

زمانی ترتیب (۴۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک حافظ صاحب تراویح پڑھاتے ہیں اور کسی حافظ سامع کی بجائے ایک صاحب قرآن پاک کھول کر سُنتے ہیں اور حافظ صاحب کو لقمے دیتے ہیں۔ کیا اس طرح نماز ہو جاتی ہے؟

سائل محمد صادق ۔ گوجرانوالہ

(الجواب وھو الموفق للصواب) :

اگر امام صاحب خارج سے لقمہ لیں گے نماز فاسد ہو جائے گی یعنی غیر مقتدی سے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف ۔ لاہور، (پاکستان)

۱۹۶۰ء

Marfat.com

نماز

زمانی ترتیب	فقہی ترتیب
(۷۱)	(۴۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اندریں مسئلہ میں کہ ہمارے گاؤں کڑیانوالہ میں عورتیں نماز تسبیح اکٹھی پڑھتی ہیں بروز جمعہ شریف کو تو ایک عورت اُن میں سے صف اوّل کے بیچ میں ہی کھڑی ہو کر آواز سے آہستہ آہستہ پڑھاتی ہے جس سے کہ امامت ثابت ہوتی ہے اور اس پڑھانے والی کا منع کرنے پر جواب یہ ہے کہ کئی عورتیں اَن پڑھ ہوتی ہیں اور کئی ایک بچیاں انجان ہوتی ہیں اس لئے ان کے لئے ہم آواز سے پڑھاتی ہیں ہم آگے نکل کر تھوڑا امامت کرتی ہیں ہم تو اُن اَن پڑھوں اور انجان بچیوں کے لئے آہستہ آہستہ آواز سے پڑھاتی ہیں۔ کیا یہ صحیح ہے؟

السائل امجد علی شاہ از کڑیانوالہ ضلع گجرات

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

مستورات کی امامت و جماعت مکروہ ہے۔ صلوۃ التسبیح کی جماعت میں بھی امام بننا مکروہ ہے۔ عورتوں میں امام درمیان میں ہی کھڑا ہوتا ہے لیکن مکروہ ہے۔ صلوۃ التسبیح کا طریقہ اچھی طرح ذہن نشین کر دیا جائے اور پھر

Marfat.com

علیحدہ علیحدہ نماز پڑھیں یہی طریقہ مسلوکہ ہے۔

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۱۹۶۰ء

Marfat.com

نماز

فقہی ترتیب (۴۲) — زمانی ترتیب (۷۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں جس وقت نماز جنازہ پڑھتے ہیں تو جماعت کے درمیان جگہ چھوڑنی چاہئے یا نہیں اور اگر چھوڑنی چاہئے تو کس لئے چھوڑنی چاہئے چونکہ کئی اصحاب کہتے ہیں کہ درمیان میں فرشتے جماعت میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں نیز سجدے کی جگہ بھی چھوڑنی چاہئے یا کہ نہیں۔

سائل مولوی موجدی امام مسجد موضع پنساکھ ضلع گوجرانوالہ۔

مورخہ ۶۰/۴/۲

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

نماز جنازہ میں صفوف کو سیدھے ہی اور استوار ہونا چاہئے اور اس میں چونکہ سجدہ نہیں ہے اس کی یہاں فاصلہ کی ضرورت نہیں اور فرشتوں کا درمیان میں کھڑا ہونا ثابت نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دار العلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

نماز

فقہی ترتیب (۴۳)

زمانی ترتیب (۱۴۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ امام مسجد کو زکوٰۃ و صدقہ الفطر و چرمہائے قربانی و عقیقہ دینے جائز ہیں کہ نہیں۔

الجواب وھوالموفق للصواب :

امام مسجد اگر بنی ہاشم اور غنی مالک نصاب نہ ہو بلکہ مستحق زکوٰۃ ہو تو اس کو دے سکتے ہیں یہی حکم صدقہ فطر کا ہے مگر کسی خدمت کے معاوضہ میں نہ دیں۔ ورنہ مذکورہ صدقہ و فطر ادا نہ ہوگا۔ اور چرمہائے قربانی و عقیقہ کا حکم گوشت کا سا ہی ہے یعنی امیر و غریب فقیر و غنی اور بنی ہاشم وغیرہ کو دے سکتے ہیں لیکن امامت وغیرہ کے معاوضہ میں دینا جائز نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

زکوٰۃ

Marfat.com

زکوٰۃ

فقہی ترتیب (۴۴)

زمانی ترتیب (۳۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ فطرانہ کب اور کس کو اور کتنا دینا چاہئے؟

مورخہ ۲۲/ رمضان المبارک ۷۹ ۱۳ھ

الجواب وھوالموفق للصواب :

فطرانہ کے وجوب کا وقت عیدالفطر کی صبح صادق کے طلوع کے بعد ہے جو اس سے پہلے مرگیا اس پر فطرانہ واجب نہیں۔ جو اس سے پہلے پیدا ہوا یا مسلمان ہوا اس پر واجب ہو گیا۔ جو اس کے بعد پیدا ہوا یا مسلمان ہوا اس پر واجب نہیں ہے۔

اور اس کے مصرف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں۔

اس کی مقدار سوا دو سیرفی کس ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

وقت الوجوب بعد طلوع الفجر الثانی من یوم الفطر فمن مات قبل ذلک لم تجب علیه الصدقة ومن ولد او اسلم قبله وجبت ومن ولد اواسلم بعده لم تجب [1]

---

[1] فتاویٰ عالمگیری (با اُردو ترجمہ) جلد صفحہ ۱۰۸۶

Marfat.com

(ترجمہ : صدقہ فطر کے واجب ہونے کا وقت عید الفطر کے دن کی صبح صادق کے بعد ہے۔ لہٰذا جو شخص اس سے پہلے مرگیا اس پر صدقہ فطر واجب نہیں اور جو اس سے پہلے پیدا ہوا یا ایمان لایا اس پر واجب ہے اور جو اس وقت کے بعد پیدا ہوا یا اسکے بعد ایمان لایا اس پر واجب نہیں ہے۔)

وهی نصف صاع من بر او صاع من شعیر اوتمر اودقیق الحنطة والشعیر وسویقهما مثلهما [1]

(ترجمہ : صدقہ فطر کی مقدار گندم سے آدھا صاع اور جو یا کھجور سے ایک صاع ہے۔ گندم یا جو کا آٹا اور ان کے ستو کی مقدار بھی گندم اور جو کی مقدار کی مانند واجب ہے۔)

ومصرف هذه الصدقة، هو مصرف الزكوة كذا فی الخلاصه [2]

(ترجمہ : اس صدقہ فطر کا مصرف وہی ہے جو زکوٰۃ کا مصرف ہے۔ خلاصہ میں اسی طرح ہے۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف ۔ لاہور، (پاکستان)

۲۲/ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ

---

[1] فتاوٰی عالمگیری (با اُردو ترجمہ) جلد صفحہ ۱۰۸۲

[2] فتاوٰی عالمگیری (با اُردو ترجمہ) جلد صفحہ ۱۰۹۸

Marfat.com

زکوٰۃ و صدقات

فقہی ترتیب
(۴۵)

زمانی ترتیب
(۷۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں مسئلہ عیدالفطر کے دن اگر کسی ہاں کوئی مہمان آجاوے تو اس کا صدقہ فطر کس کے ذمے ہوگا آیا جس کے ہاں مہمان آیا ہوا ہے وہ صدقہ فطر ادا کرے گا کہ جہاں سے وہ آیا ہے اس کے وارث صدقہ ادا کریں گے۔

سائل مولوی موجدین امام مسجد موضع پنساکھ ضلع گوجرانوالہ

مورخہ ۲/ ۴/ ۱۹۶۰ء

الجواب وھوالموفق للصواب :

صدقہ فطر اگر مہمان بالغ ہے تو خود اس پر واجب ہے اور اگر نابالغ ہے تو اس کے سرپرست پر۔ اور یہ غلط ہے کہ مہمان نواز مہمان کا صدقہ دے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

زکوٰۃ و صدقات / نماز

فقہی ترتیب (۴۶) — زمانی ترتیب (۵۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میت پر اسقاط کرنا کیسا ہے بعض جائز کہتے ہیں اور بعض ناجائز کہتے ہیں حرام کہنے والے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ انہوں نے احکام شریعت صفحہ ۱۴۵ پر حرام تحریر فرمایا ہے۔

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ نے کسی رسالہ میں اسقاط میت کو حرام نہیں فرمایا یہ قائل کا افتراء و بہتان ہے۔

احکام شریعت صفحہ ۱۴۵ میں یہ عبارت مرقوم ہے۔

عرض۔ اسقاط میت میں چند سیر گندم اور قرآن عظیم دیا جاتا ہے اس میں کل کفارہ ادا ہو جائے گا یا نہیں ــــ

ارشاد : جتنی قیمت قرآن پاک کی بازار میں ہے، اتنے کا کفارہ ادا ہو جائے گا۔ فقط

اس جواب میں حرام کہیں نہیں فرمایا یہ بولنے والے کا اپنا افتراء ہے۔

بہار شریعت میں ہے۔

جس کی نمازیں قضا ہو گئیں اور انتقال ہو گیا تو اگر وصیت کر گیا اور مال بھی چھوڑ گیا تو اس کی تہائی سے ہر فرض اور وتر کے بدلے نصف صاع

Marfat.com

گیہوں (۴/۱-۲ سیر) یا ایک صاع جو (۲/۱-۴ سیر) تصدق کریں اور اگر مال نہ چھوڑا اور بالغ و عاقل ورثہ دینا چاہیں تو کچھ مال اپنے پاس سے یا قرض لے کر مسکین پر تصدق کریں اس کے قبضہ میں دیں اور مسکین اپنی طرف سے اسے ھبہ کرے اور وہ قبضہ بھی کرے پھر یہ مسکین کو دیدے یونہی پھر کرتے رہیں یہاں تک کہ کل کا فدیہ ادا ہو جائے گا- اگر مال چھوڑا مگر وہ ناکافی ہے جب بھی یہ ہی کریں اور اگر وصیت نہیں اور وارث اپنی طرف سے بطور احسان فدیہ دینا چاہے تو دے دیں اور اگر مال کی تہائی مقدار کافی ہے اور وصیت یہ کی کہ اس میں سے تھوڑا مال لے کر ہیر پھیر کرکے فدیہ پورا کریں اور باقی ورثہ یا اور کوئی لے لے تو گنہگار ہوا- (درمختار- ردالمحتار) [۱]

بعض ناواقف یوں فدیہ دیتے ہیں بہارشریعت دیکھ کر اصلاح کرنی ہے- اس طرح کل فدیہ ادا نہیں ہوتا یہ محض بے اصل بات ہے- بلکہ اتنا ہی ادا ہوگا جتنے کا مصحف شریف ہے-

اس تفصیل سے بخوبی مسئلہ واضح ہو گیا اور یہ خیال رہے کہ بلاوصیت کئے یتیموں کے مال سے فدیہ نہ دیا جائے گا- ہاں بالغ ورثہ اپنے حصہ میں سے فدیہ دے سکتے ہیں-

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

---

[۱] بہار شریعت حصہ صفحہ

Marfat.com

روزہ

Marfat.com

روزہ

فقہی ترتیب (۴۷) زمانی ترتیب (۴۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین ایسی ورزش جس کے نہ کرنے سے ملک کو ناقابل تلافی نقصان ہو تو رمضان پاک کے روزے چھوڑ سکتے ہیں۔

شبیر حسین

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

(ترجمہ : زندگی عبادت کے لئے ہے، عبادت سے خالی زندگی شرمندگی کا باعث ہوگی۔)

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کڑاکے کی گرمیوں میں روزہ رکھتے اور جہاد فرماتے دشمنان دین کا سینہ سپر ہو کر مقابلہ کرتے اور بفضلہ تعالیٰ میدان کارزار میں دشمن کے مقابلہ میں شاندار فتح حاصل کرتے۔ رمضان مبارک کا وہ مقدس مہینہ ہے کہ اگر ساری عمر روزہ رکھے اور راتوں میں قیام کرے تو وہ سعادت و ثواب میسّر نہیں ہو سکتی جو ماہ رمضان میں حاصل ہوتی ہے۔

Marfat.com

روزہ رکھنا خود ایک مستقل ورزش ہے، روحانی طاقت و قوت کے ساتھ جسمانی طاقت بھی بڑھتی ہے۔ صحت و تندرستی عبادت کرنے کے لیۓ ہے۔ کھانا پینا اسی لیۓ ہے کہ عبادت کرنے میں آسانی ہو۔

خوردن برائے زیستن وذکر کردن است
تو معتقد کہ زیست از بہر خوردن است

(ترجمہ : کھانا صرف زندہ رہنے اور اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے کے لیۓ ہے اور تمہارا اعتقاد یہ ہے کہ زندگی صرف کھانے کے لیۓ ہے۔)

لہٰذا وجوہات مذکورہ کی بناء پر ہرگز روزہ ترک کرنا جائز نہیں خصوصاً اس خوشگوار موسم میں کہ نہ بھوک ہے نہ پیاس۔ اس موسم میں روزہ رکھنا غنیمت بارد ہے کہ محنت کم اور اجر زیادہ۔ بغیر کلفت و مشقت کے کامل ثواب عطا ہوتا ہے۔ لہٰذا جو شخص مقصد حیات کو سمجھتا ہے اس کو کسی حیلہ و بہانہ سے روزہ ترک کرنا گوارہ نہ ہوگا۔

قرآن حکیم میں ہے۔

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ما ارید منھم من رزق وما اریدان یطعمون ان اللہ ھوالرزاق ذوالقوۃ المتین

(ترجمہ : میں نے انسانوں اور جنات کو صرف اپنی عبادت کرنے کے لیۓ پیدا فرمایا ہے میں ان سے نہ رزق کا ارادہ رکھتا ہوں اور نہ ہی یہ ارادہ رکھتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ رزق عطا فرمانے والا، طاقت والا اور مضبوط ہے۔)

ملک کا سب سے بڑا مفاد اتباع سنت پر ہے۔ شریعت کی پیروی ترک

Marfat.com

کر کے اگر کوئی فائدہ حاصل ہو تو وہ بیکار ہے۔ لہٰذا روزہ رکھیں اور ورزش وغیرہ بجائے دن کے رات میں کریں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۲۶ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ

Marfat.com

روزہ

زمانی ترتیب (۳۱)

فقہی ترتیب (۴۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ سحری کے بعد سو گیا اور اس کو تقریباً صبح صادق کے وقت احتلام ہو گیا تو ایسے موقع پر روزہ کا کیا حکم ہے؟

مورخہ ۲۲/ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ

الجواب وھوالموفق للصواب :

احتلام سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

درمختار و شامی میں ہے

ومن اصبح جنبا اواحتلم فی النھار لم یضرہ کذا فی السرخسی [1]

یعنی جس نے جنبی ہونے کی حالت میں صبح کی یا دن میں احتلام

[1] الدرالمختار مع ردالمحتار (شامی) جلد - صفحہ

Marfat.com

ہو گیا تو روزے کو ضرر نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)
۲۲/ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ

Marfat.com

روزہ

فقہی ترتیب (۴۹) | زمانی ترتیب (۳۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ٹیکہ لگوانے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے یا نہیں۔

مورخہ ۲۲/ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

ٹیکہ مفسد روزہ نہیں ہے۔ کیونکہ دوائی جوف معدہ یا جوف دماغ تک نہیں پہنچتی فساد روزہ کے لئے منافذ کے ذریعے سے دوا یا غذا (کا) جوف معدہ یا جوف دماغ تک پہنچنا شرط ہے۔

ردالمحتار میں ہے۔

والمفطر انما ھوالداخل فی المنافذ للاتفاق [1]

(ترجمہ : روزہ کو توڑنے والی وہ چیز ہے جو منافذ میں داخل ہو کیونکہ اس پر اتفاق ہے۔)

---

[1] ردالمحتار جلد ۲۔ صفحہ ۱۰۶

Marfat.com

اسی میں ہے۔

والتحقیق ان بین جوف الراس وجوف المعدة منفذا اصلیا فما وصل الی جوف الراس یصل الی جوف البطن۔ [1]

(ترجمہ : تحقیق یہ ہے کہ جوف سر اور جوف معدہ کے درمیان ایک اصلی منفذ موجود ہے تو جو چیز جوف سر تک پہنچے گی وہ جوف معدہ تک پہنچ جائے گی۔)

(نیز اسی کتاب میں) میں ہے۔

والذی ذکرہ المحققون ان معنی الفطر وصول مافیہ صلاح البدن الی الجوف اعم من کونہ غذاء اودواء۔ [2]

(ترجمہ : محققین نے بیان فرمایا کہ روزہ ٹوٹنے کی حقیقت یہ ہے کہ ایسی چیز جس میں بدن کی بہتری ہو وہ پیٹ میں پہنچ جائے خواہ وہ چیز غذا ہو یا دوا۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دار العلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)
۲۲/ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ

---

[1] رد المحتار جلد ۲ - صفحہ ۱۱۲

[2] رد المحتار جلد ۲ - صفحہ ۱۱۷

Marfat.com

روزہ

زمانی ترتیب (۲۹) | فقہی ترتیب (۵۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مرد یا عورت کا مالک سخت ہے۔ ہنڈیا کا نمک یا مرچ کا مزہ دیکھ کر پھر اگر تھوک دیا جائے تو روزہ کا کیا حکم ہے۔

مورخہ ۲۲/ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ

(الجواب وهو الموفق للصواب) :

جس عورت کا خاوند بدمزاج ہو یا لونڈی کا سردار مرد بدمزاج ہو۔ عورت یا لونڈی ہنڈیا کی نمک مرچ چکھ سکتی ہے۔ جیسے کہ مذکور ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

کره ذوق شئ و مضغه بلا عذر كذافى الكنز ومن العذر فى الاول، لوكان زوج المراة وسيدها سى ء الخلق فذاقت المرقة ومن العذر الثانى ان لاتجد من يمضع الطعام لصبيها من حائض اونفساء او غيرهما ممن لا يصوم ولم

Marfat.com

تجد طبيخا ولا لبنا حليبا كذافی النہر الفائق ؎

یعنی کسی چیز کا چکھنا اور چبانا روزے کی حالت میں مکروہ ہے، عذر کے بغیر۔ (چکھنے میں) عذر یہ ہے کہ عورت کا زوج اور سردار بدمزاج ہو تو ہنڈ چکھ سکتی ہے اور چبانے میں (عذر) یہ ہے کہ اپنے بچے کے طعام چبانے کے لئے کسی حائضہ یا نفساء یا ان کے علاوہ غیر روزے دار کو نہ پائے اور پکا ہوا (کھانا) یا دوہا ہوا دودھ بھی نہ ہو۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)
۲۲/ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ

؎ فتاویٰ عالمگیری مع اردو ترجمہ - جلد چہارم - صفحہ ۱۱۴۸

Marfat.com

نکاح

Marfat.com

نکاح / طلاق

فقہی ترتیب
(۵۱)

زمانی ترتیب
(۸۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک مولوی صاحب نے ایک عورت کا نکاح حسب ہدایت والد جو نکاح کا وکیل تھا روبرو گواہان و حاضرین ۸ اپریل ۱۹۶۰ء کو پڑھایا لیکن کچھ روز بعد معلوم ہوا کہ عورت مذکور مطلقہ ہے اور اس کو طلاق نومبر ۱۹۵۹ء کو خاوند نے دیا تھا۔ لیکن اس کا جہیز اور حق مہر کے متعلق جھگڑا صاف نہ ہوا تھا اس واسطے ۳۱ مارچ ۱۹۶۰ء حق مہر اور جہیز وغیرہ کے متعلق تحریر مابین عورت اور سابقہ خاوند ہوئی کہ عورت مذکور نے جہیز اور حق مہر کے متعلق تحریر لکھ دی جس کے مقابلہ عورت نے تحریری طلاق نامہ بھی لکھوایا۔ بوقتِ نکاح مولوی صاحب کو سابقہ طلاق نامہ نومبر ۱۹۵۹ء اور تحریری طلاق نامہ ۳۱ مارچ ۱۹۶۰ء کا کچھ معلوم نہ تھا۔ موجودہ نکاح ۸ اپریل ۱۹۶۰ء کے کچھ روز بعد ہوا۔ مولوی صاحب نے دریافت کیا تو سابقہ خاوند اور عورت مذکور نے حلفیہ بیان دیا کہ طلاق نومبر ۱۹۵۹ء کو ہوئی ہے اور بوقتِ فیصلہ حق مہر و جہیز وغیرہ عورت نے تحریری طلاق نامے کا مطالبہ سابقہ خاوند سے کیا جبکہ موجودہ صورت میں بعض لوگ مولوی صاحب کو طعنہ و تشنیع کرتے ہیں کیا ایسے مولوی صاحب کے

Marfat.com

پیچھے نماز ہو سکتی ہے یا نہیں حکم شرع شریعت سے آگاہ فرمایا جائے۔

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

صورتِ مسئولہ میں دختر مذکورہ کے والد کی اجازت سے نکاح خوان نے بغیر دریافت حالات نکاح کر دیا تو اگر نکاح خوان کو اس کے باپ پر اعتماد تھا اور اس کے کہنے سے نکاح کر دیا تو نکاح خوان کو فی زمانہ اتنی باتیں دریافت کرنا نہایت ضروری ہیں کہ لڑکی جوان ہے یا نابالغ، نیز وہ بالغہ اس نکاح سے راضی ہے یا نہیں۔ نیز وہ کنواری یا بیوہ یا مطلقہ ہے۔ بہرحال طلاق کے بعد اس کی عدت گزر گئی ہے یا نہیں۔ یہ باتیں معلوم کر لی جاتیں تو پھر کسی مخالف کو اعتراض کا موقع نہیں مل سکتا بہرحال نکاح میں اس سے فروگذاشت سرزد ہوئی ہے۔ آئندہ احتیاط کرنی چاہئے۔

رہا معاملہ نکاح کے صحیح اور نافذ ہونے کا اگر فی الواقع طلاق زبانی ماہ نومبر ۵۹ء میں دی تھی اور نکاح ۸ اپریل ۶۰ء میں ہوا اگر اس عرصہ میں عورت کو تین حیض کامل آئے تھے تو نکاح بلاشبہ جائز و صحیح منعقد ہوا۔

اور بعد کا طلاق نامہ جس میں طلاق دوبارہ دی گئی ہے لغو ہے کہ محل ہی باقی نہ رہا۔ طلاق کس کو دی۔

اور اگر نومبر سے اپریل تک عدت ہی نہیں گزری تھی یا نومبر میں طلاق دینا ثابت نہیں بلکہ فی الواقع طلاق اپریل میں دی اور آٹھ دن بعد نکاح کر دیا تو یہ نکاح حرام و ناجائز ہوگا۔ اور عورت اور مرد خود علیحدہ ہو جائیں اور توبہ و استغفار کریں۔

اور دختر مذکورہ کا باپ اور ہر وہ شخص جس کو علم تھا کہ یہ مطلقہ ہے

Marfat.com

ہنوز عدت کے دن باقی ہیں یا یہ منکوحہ غیر ہے اور نکاح خوان سے جھوٹ بولا اور نکاح خوان نے اس پر اعتماد کر کے نکاح کر دیا تو سب کا گناہ جھوٹ بولنے والے پر ہے امام نکاح خوان اس صورت میں گنہگار نہیں۔

نیز امام صاحب کو احتیاط لازم تھی۔ امام مذکور کو آئندہ احتیاط کرنا چاہئے۔ اور جو بات ثابت ہو اس کے مطابق عمل کیا جائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۲۳/ اپریل ۱۹۶۰ء

Marfat.com

نکاح

فقہی ترتیب (۵۲) — زمانی ترتیب (۹۰)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ کیا حقیقی ماموں اپنی سگی بھانجی کی لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے کیونکہ بھانجی کی حرمت قرآن پاک میں ہے۔ بینوا توجروا۔

احمد دین خطیب عید گاہ گجرات محلہ خواجگان

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

بھانجی کی لڑکی سے نکاح کرنا حرام ہے یہ سب اس کی بیٹیاں ہیں جیسے بھتیجی، بھانجی، ویسے ہی ان کی اور بھتیجوں اور بھانجیوں کی اولاد اور اولادِ اولاد کتنے ہی دور سلسلہ جائے سب حرام ہیں۔ بنات، پوتیوں نواسیوں دور تک کے سلسلے سب کو شامل ہے۔ جس طرح فرمایا گیا۔

حرمت علیکم امھتکم وبنتکم [1]

(ترجمہ : تم پر حرام کی گئیں تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں)

---

[1] النساء - ۲۳

Marfat.com

اور ماؤں میں دادی، نانی، پر دادی، پرنانی، جتنی اوپر ہوں سب داخل ہے اور بیٹیوں میں پوتی، نواسی، پرپوتی، پرنواسی، جتنی نیچی ہوں، سب داخل ہیں۔ یوں بھی فرمایا۔

وبنات الاخ وبنات الاخت [1]

(ترجمہ : تم پر حرام کی گئیں بھائی کی بیٹیاں اور بہن کی بیٹیاں)

ان میں بھی بھائی بہن کی پوتی نواسی پرپوتی پر نواسی جتنی دور ہوں سب داخل ہیں۔

لہٰذا بھانجی کی لڑکی سے ماموں کو نکاح کرنا حرام ہے۔ سخت حرام ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۳۰ / اپریل ۱۹۶۰ء

---

[1] النساء - ۲۳

Marfat.com

نکاح

فقہی ترتیب (۵۳) | زمانی ترتیب (۱۴۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت جناب مفتی صاحب امام مسجد چنگڑاں محلہ اندرون دہلی گیٹ، لاہور

جناب عالی

گزارش ہے کہ فدوی اپنے لڑکے کا مقدر اپنے سالے کی نواسی سے کرنا چاہتا ہے آپ شرعی حکم کے مطابق فتویٰ عنایت فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب وھو الموفق للصواب :

صورتِ مسئولہ میں جب ماموں زاد بہن سے نکاح جائز ہے تو اس کی اپنی اولاد سے بھی نکاح بلاشبہ جائز ہے جبکہ کوئی مانع نہ ہو۔

لقولہ تعالیٰ

واحل لکم ماوراء ذلکم [۱]

(ترجمہ : بیان کردہ محرمات کے علاوہ باقی عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابوالبرکات سید احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف – لاہور، (پاکستان) – ۵/ جولائی/ ۱۹۶۰ء

---

[۱] النساء – ۲۴

Marfat.com

نکاح

فقہی ترتیب (۵۴)

زمانی ترتیب (٦)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بھائی کا بیٹا اور اسکی حقیقی (سگی) بہن کی نواسی (دوہتی) سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں؟ ہمیں حکم شرع شریف سے آگاہ فرمایا جائے۔ بینوا توجروا۔

سائل خلیل احمد موضع جلال پور متصل رائے ونڈ تحصیل و ضلع لاہور۔

الجواب وھوالموفق للصواب :

صورتِ مسئولہ میں پھوپھی کی لڑکی کی لڑکی سے بلاشبہ نکاح جائز ہے جب پھوپھی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے تو اسکی لڑکی سے بطریق اولیٰ نکاح جائز ہے۔ لقولہ تعالی واحل لکم ماوراء ذلکم [1]

(ترجمہ : ان کے علاوہ عورتوں سے نکاح کرنا حلال ہے۔)

---

[1] النساء - ۲۴

Marfat.com

تفسیر مظہری میں ہے۔

ماسوی المحرمات المذکورات فی الایات السابقة [1]

(ترجمہ : یعنی گذشتہ آیات میں مذکور محرمات کے علاوہ عورتوں سے نکاح کرنا حلال ہے۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف ۔ لاہور، (پاکستان)

---

[1] التفسیر المظہری جلد ۲، سورہ النساء، صفحہ ۶۶ ۔ مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی

Marfat.com

نکاح

فقہی ترتیب (۵۵) | زمانی ترتیب (۲۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک مرد کے عقد میں پہلے چھوٹی بہن تھی- اور اس سے دو لڑکیاں بھی ہیں- اب اس نے پہلی بیوی کی موجودگی میں دوسری بہن سے بھی چھ ماہ تک اپنے پاس رکھ کر شادی کر لی ہے- اور دیہہ کے لوگوں کو علم ہے کہ وہ تقریباً پانچ برس تک بڑی بہن سے زنا بھی کرتا رہا ہے- ہمیں حکم شرع سے آگاہ کیا جائے- بینوا توجروا

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

دو بہنوں سے بیک وقت نکاح کرنا حرام قطعی ہے- خواہ دونوں بہنیں حقیقی ہوں یا علاتی یا اخیافی کسی قسم کی بہنیں ایک شخص کے نکاح میں نہیں رہ سکتیں-

قرآن کریم میں ہے-

وان تجمعوا بین الاختین [1]

---

[1] النساء - ۲۳

Marfat.com

یعنی جس طرح ماں بیٹی سے نکاح حرام ہے اسی طرح دو بہنوں کو نکاحاً یا وطیاً جمع کرنا بھی حرام ہے۔

جبکہ ایک بہن پہلے سے نکاح میں موجود ہے تو بغیر طلاق دیئے دوسری بہن سے نکاح حرام و ناجائز ہے۔

شخص مذکور کو چاہیئے کہ دوسری کو فوراً علیحدہ کر دے اور جب تک اس دوسری کی عدت نہ گزر جائے پہلی سے بھی ہمبستری نہ کرے۔ جب دوسری کی عدت ختم ہو جائے تو پھر پہلی سے صحبت کرنا جائز ہو گا۔

شخص مذکور سخت گناہ گار، مستحق نار، مورد غضب جبار ہے۔ اس پر توبہ واستغفار فرض ہے اور حکومت اس کو تعزیر بھی کر سکتی ہے۔ اگر وہ باز نہ آئے تو مسلمان اس سے مقاطعہ کر دیں۔ بمفوائے

ونخلع ونترک من یفجرک [1]

(ترجمہ : جو تیری نافرمانی کرے ہم اس سے علیحدہ ہوتے اور اسے چھوڑتے ہیں۔)

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

---

[1] (۱) مصنف ابن ابی شیبہ، جلد ۲، صفحہ ۲۰۱

(۲) المراسیل، ابوداؤد، صفحہ ۱۱۸ - مطبوعہ موسسۃ الرسالہ بیروت

(۳) نصب الرایہ، جلد ۲، صفحہ ۱۳۶

Marfat.com

نکاح

فقہی ترتیب (۵۶) — زمانی ترتیب (۱۲۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں نے اپنے بھانجے کو جب کہ اس کی ماں بیمار تھی دو دن پلایا تھا ان دنوں میرے ہاں بھی لڑکا ہی پیدا ہوا تھا اور دودھ پلانے کے بعد تین بچے پیدا ہوئے اور عرصہ ۹ سال کے بعد ایک لڑکی پیدا ہوئی ہم اب اس لڑکی اور لڑکے کی شادی کرسکتے ہیں کہ نہیں جواب دیں۔

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

صورتِ مسئولہ میں جبکہ بھانجے کو دودھ پلایا تھا اگرچہ ایک بوند ہی اس کے حلق میں گئی وہ رضاعی بیٹا ہو گیا اور رضاعی ماں کی جملہ اولاد اس کے بھائی بہن ہو گئے فقہا کے نزدیک ضابطہ ہے۔

از جانب سیردہ ہمہ خویش شوند [1] (در حق رضیع)

واز جانب شیرخوار زوجان و فروع (در حق مرضعہ)

دودھ پینے والے لڑکے کا اس لڑکی سے نکاح حرام ہے۔

---

[1] شرح الوقایہ جلد ۲ صفحہ ۶۷ محمد سعید کراچی

Marfat.com

حدیث شریف میں ہے۔

یحرم من الرضاع مایحرم من النسب [1]

(ترجمہ : رضاعت سے وہ عورتیں حرام ہو جاتی ہیں جو نسب سے حرام ہوتی ہیں۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۲۰/ جولائی/ ۱۹۶۰ء

---

[1] (۱) مسند احمد جلد اول صفحہ ۳۳۹

(۲) سنن بیہقی کبری - جلد ۷ - صفحہ ۴۵۲، ۴۵۳

(۳) معجم کبیر طبرانی جلد ۲ - صفحہ ۹۴

(۴) معجم کبیر طبرانی جلد ۸ - صفحہ ۱۹۶

Marfat.com

نکاح

فقہی ترتیب
(۵۷)

زمانی ترتیب
(۷۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کی بیوی سے زید کے والد نے حرام کا ارتکاب کیا۔ جب اسے بتایا گیا تو وہ کچھ دور اسے دوسری جگہ سیالکوٹ لے گیا اور اس نے وہاں ایک دن تنازعہ کی حالت میں تین دفعہ کہہ دیا طلاق طلاق طلاق اور قتل کی دھمکی کے ساتھ یہ ظاہر کرنے کو منع کیا۔ تو ہمیں اس بارے شرع شریف کا حکم بتایا جائے؟

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

اگر یہ صحیح اور ثابت ہے کہ خسر نے اپنے بیٹے کی بیوی سے زنا کیا تو عورت مذکورہ اپنے شوہر پر ہمیشہ کے لئے بحرمت مصاہرت حرام ہو گئی۔ اور جب شوہر نے طلاق ثلثہ بھی دے دیں تو شوہر کے نکاح سے بھی خارج ہو گئی اب عدت کے دن گزار کر جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے خسر پر تو پہلے ہی سے حرام تھی۔ لقولہ تعالی

Marfat.com

وحلائل ابناء کم [1]

(ترجمہ : تم پر تمہارے بیٹوں کی بیویاں بھی حرام ہیں۔)

اور حرمت مُصاہرت کی وجہ سے شوہر پر بھی ہمیشہ کے لئے حرام ہو چکی اب ان دونوں کے علاوہ جہاں چاہے عدت گزار کر نکاح کر سکتی ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

---

[1] النساء - ۲۳

Marfat.com

نکاح

فقہی ترتیب (۵۸) — زمانی ترتیب (۸۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اندریں مسئلہ کہ ہندہ گجرات سے پشاور زید کے ساتھ اغوا ہو کر چلی جائے- وہاں پہنچ کر زید سے نکاح کرے- اس کے بعد اس کے وارث پشاور سے گجرات واپس لا کر عمر سے نکاح ثانی کر دیں تو کیا حکم ہے؟

عبدالرحمٰن طوطیانی

الجواب وھوالموفق للصواب :

ہندہ اگر عاقلہ بالغہ ہے- اس نے اپنی رضا سے پشاور میں اغوا کنندہ کے ساتھ نکاح کر لیا- اب جب تک اس سے طلاق حاصل کر کے عدت نہ گزر جائے دوسری جگہ نکاح نہیں ہو سکتا-

عالمگیری میں ہے-

لایجوز [1] لرجل ان یتزوج زوجة غیره وکذالک المعتدة هکذا فی السراج الوهاج [2]

---

[1] مخطوطہ میں لایجوز کی بجائے یحرم ہے لیکن پیشِ نظر مطبوعہ نسخہ میں لایجوز ہے مرتب عفی عنہ

[2] فتاویٰ عالمگیری مع ترجمہ اردو، جلد سادس - صفحہ ۸۴

Marfat.com

(ترجمہ : کسی مرد کے لئے یہ جائز نہیں کہ دوسرے کی بیوی سے نکاح کرے اسی مذکورہ حکم کی طرح یہی حکم دوسرے کی معتدہ کے لئے ہے یعنی دوسرے کی معتدہ سے اس کی عدت میں نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

نکاح

فقہی ترتیب (۵۹)

زمانی ترتیب (۷۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی نابالغہ لڑکی کا نکاح کیا دو یوم گزرنے کے بعد لڑکی اپنے والدین کے ہاں چلی آئی اگرچہ متعدد بار اُس کے سسرال والے اُسے لے بھی گئے لیکن وہ کسی قیمت پر بھی اپنے خاوند کے پاس رہنا نہیں چاہتی سو اس کے خاوند نے دوسری شادی کرلی اب وہ بال بچے دار ہے لیکن عرصہ بارہ سال گزر چکا ہے کہ وہ لڑکی کو طلاق بھی نہیں دیتا اور نہ ہی ضروریات زندگی خرچ وغیرہ دیتا ہے۔ شریعت مطہرہ میں اس کا کیا حل ہے؟ بینواتوجروا

الجواب وھوالموفق للصواب :

صورتِ مسئولہ میں جب تک شوہر طلاق نہ دے دوسری جگہ نکاح نہیں کرسکتی۔

عالمگیری میں ہے۔

لایجوز [1] لرجل ان یتزوج زوجة غیره وکذالک المعتدة ھکذا فی السراج الوھاج [2]

---

[1] مخطوطہ میں لایجوز کی بجائے یحرم ہے لیکن پیشِ نظر مطبوعہ نسخہ میں لایجوز ہے مرتب عفی عنہ

[2] فتاویٰ عالمگیری مع ترجمہ اردو، جلد سادس - صفحہ ۸۴

Marfat.com

(ترجمہ : کسی مرد کے لئے یہ جائز نہیں کہ دوسرے کی بیوی سے نکاح کرے اسی مذکورہ حکم کی طرح یہی حکم دوسرے کی معتدہ کے لئے ہے یعنی دوسرے کی معتدہ سے اس کی عدت میں نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔)

شوہر کا دوسرا نکاح کرنا اور اس سے اولاد کا ہونا پہلے نکاح کو فسخ نہیں کر دیتا شوہر کو شرعاً چار تک نکاح کرنے کی اجازت ہے۔ لقولہ تعالی

فانکحوا ماطاب من النساء مثنی و ثلث ورباع [1]

(ترجمہ : نکاح کرو دو، دو، تین، تین اور چار چار عورتوں کے ساتھ۔)

اسی طرح بارہ سال شوہر سے جدا رہنا نکاح کو فسخ نہیں کر دیتا شوہر سے طلاق لی جائے یا مصالحت کی جائے نان و نفقہ نہ دینے کی صورت میں نالش کی جائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

(۱۷ - اپریل ۱۹۶۰ء)

---

[1] النساء - ۴

Marfat.com

نکاح

فقہی ترتیب (۶۰) — زمانی ترتیب (۷۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتاویٰ کی فوٹو کاپی میں سوال نقل نہیں ہیں۔ جواب ملاحظہ کیجئے۔

(الجواب وھو الموفق للصواب) :

صورت مسئولہ میں بغیر حصول طلاق منکوحہ غیر سے نکاح کرنا حرام قطعی ہے۔ اور اس کا حلال جاننے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

قرآن کریم میں ہے۔

والمحصنات من النساء

(ترجمہ : اور نکاح والی عورتیں بھی تم پر حرام ہیں۔)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

لایجوز [1] لرجل ان یتزوج زوجة غیرہ وکذالک المعتدة ھکذا فی السراج الوھاج [2]

---

[1] مخطوطہ میں لایجوز کی بجائے یحرم ہے لیکن پیشِ نظر مطبوعہ نسخہ میں لایجوز ہے مرتب عفی عنہ

[2] فتاویٰ عالمگیری مع ترجمہ اردو، جلد سادس۔ صفحہ ۸۴

Marfat.com

(ترجمہ : کسی مرد کے لئے یہ جائز نہیں کہ دوسرے کی بیوی سے نکاح کرے اسی مذکورہ حکم کی طرح یہی حکم دوسرے کی معتدہ کے لئے ہے یعنی دوسرے کی معتدہ سے اس کی عدت میں نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف ۔ لاہور، (پاکستان)

۱۹۶۰ء

Marfat.com

نکاح

فقہی ترتیب (۶۱)

زمانی ترتیب (۵۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کی بیوی نے بغیر طلاق لیئے ایک انگریز سے نکاح کر لیا ہے کیا یہ جائز ہے یا نہیں؟ بینواتوجروا

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

بغیر طلاق حاصل کئے دوسرا نکاح کرنا خالص حرام و زنا ہے اور عورت مذکورہ بدستور اپنے شوہر کے حبالۂ نکاح میں ہے۔ طلاق دینے کا حق قرآن حکیم میں شوہر کو دیا ہے عورت خود طلاق نہیں لے سکتی۔

قرآن حکیم میں ہے۔

وبیدہ عقدہ النکاح [1]

(ترجمہ : نکاح کی گرہ مرد کے ہاتھ میں ہے۔)

حدیث شریف میں ہے۔

الطلاق لمن اخذا الساق [2]

(ترجمہ : طلاق اس کا حق ہے جس نے پنڈلی پکڑی۔)

عورت مذکورہ کو فوراً حرام کاری سے باز آنا چاہئے اور اپنے شوہر کے

Marfat.com

پاس آکر آباد ہو اور اپنی بدکاری سے نادم و پشیمان اور تائب و مستغفر ہو کر رجوع الی اللہ کرے۔

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

نکاح

فقہی ترتیب (۶۲) — زمانی ترتیب (۳۸)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت نے اپنے زندہ خاوند سے طلاق لئے بغیر دوسرے آدمی سے شادی کر لی ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے اور جو آدمی اس کام میں شامل تھے۔ ان کے لئے کیا حکم شرع ہے۔ بینواتوجروا

سائل رحیم داد موضع کریلا ڈاک خانہ نکیال ضلع میرپور آزاد کشمیر

مورخہ ۲۴ رمضان المبارک ۷۹ ۱۳ھ

۲۳/ مارچ ۱۹۶۰ء

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

صورتِ مسئولہ میں جبکہ شوہر نے طلاق نہیں دی اور نہ دیگر وجوہات تفریق بین الزوجین موجود تو بغیر طلاق حاصل کئے کسی دوسری جگہ نکاح کرنا حرام قطعی بلکہ زنا محض ہے۔

قرآن حکیم میں محرمات قطعیہ کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

والمحصنات من النساء [1]

---

[1] النساء - ۲۴

Marfat.com

یعنی جس طرح ماں بیٹی وغیرہ سے نکاح حرام قطعی ہے اسی طرح شوہر والیاں حرام ہیں۔

پس صورتِ مسئولہ میں اگر شخص مذکور نے منکوحہ غیر سے نکاح کو حلال جانا اور حرام نہ مانا تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اور یہی حکم ہر اس شخص کا ہے جس نے حلال درست جان کر شرکت کی یا اعانت اور رضامندی کا اظہار کیا۔

عالمگیری میں ہے۔

لایجوز [1] لرجل ان یتزوج زوجة غیرہ وکذالک المعتدة ھکذا فی السراج الوھاج [2]

(ترجمہ : کسی مرد کے لئے یہ جائز نہیں کہ دوسرے کی بیوی سے نکاح کرے اسی مذکورہ حکم کی طرح یہی حکم دوسرے کی معتدہ کے لئے ہے یعنی دوسرے کی معتدہ سے اس کی عدت میں نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔)

نیز حدیث شریف میں ہے۔

من رضی بعمل قوم کان شریکا لہ

(ترجمہ : جو شخص کسی قوم کے کام سے راضی ہے وہ ان کا شریک ہے۔)

---

[1] مخطوطہ میں لایجوز کی بجائے یحرم ہے لیکن پیشِ نظر مطبوعہ نسخہ میں لایجوز ہے مرتب عفی عنہ

[2] فتاویٰ عالمگیری مع ترجمہ اردو، جلد سادس - صفحہ ۸۴

Marfat.com

نیز عام کتابوں میں ہے۔

الاعانة علی المعصیة معصیة

(ترجمہ : گناہ کے کام میں مدد کرنا بھی گناہ ہے۔)

اور جو لوگ بے خبری میں شامل نکاح ہوئے۔ یعنی انہیں اس امر کا علم ہی نہیں ہوا کہ یہ نکاح ناجائز ہو رہا ہے کہ راہ چلتے شریک ہوگئے تو یہ لوگ معذور ہوں گے اور جو لوگ اس نکاح قبیح سے بیزار ہو کر متنفر و مجتنب رہے وہ ماجور غیرمازور ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)
۲۴/ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ
۲۳/ مارچ ۱۹۶۰ء

Marfat.com

نکاح

فقہی ترتیب (۶۳) | زمانی ترتیب (۲۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ والدین نے اپنی لڑکی کا نکاح ایک شخص سے کر دیا- کچھ عرصہ بعد اس کے خاوند نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دیں- طلاق کے بعد ابھی ایک ماہ بھی نہیں گزرا تھا کہ لڑکی کے چچا نے لڑکی کو ورغلا کر لڑکی کی والدہ کی مرضی کے بغیر لڑکی کا نکاح اپنے بیٹے سے کر دیا- کیا یہ دوسرا نکاح جائز ہے؟

الجواب وھو الموفق للصواب :

صورتِ مسئولہ میں نکاح اندرون عدت واقع ہوا- لہٰذا عورت و مرد فوراً علیحدہ ہو جائیں اور شوہر فوراً اس کو چھوڑ دے اور اگر نہ چھوڑے گا تو سخت گناہ گار ہوگا- مُستحق نار و مورد غضب جبار ہوگا- یہ نکاح فاسد وغیر صحیح ہوا عدت میں پیغام نکاح بھی دینا حرام ہے- چہ جائیکہ نکاح کر دیا جائے- لہٰذا چچا وغیرہ جنہوں نے یہ ناجائز اقدام کیا- سخت گنہگار ہیں ان کو توبہ واستغفار کرنا چاہئے قرآن حکیم میں ہے-

Marfat.com

ولا تعزموا عقده النکاح حتی یبلغ الکتاب اجله الی آخره [1]

(ترجمہ : اور نکاح کی گرہ پکی نہ کرو جب تک لکھا ہوا حکم یعنی عدت اپنی میعاد کو نہ پہنچ جائے یعنی وہ گزر نہ جائے۔)

فتاوی عالمگیری میں ہے۔

لایجوز [2] لرجل ان یتزوج زوجة غیره وکذالك المعتدة هكذا فی السراج الوهاج [3]

(ترجمہ : کسی مرد کے لیے یہ جائز نہیں کہ دوسرے کی بیوی سے نکاح کرے اسی مذکورہ حکم کی طرح یہی حکم دوسرے کی معتدہ کے لیے ہے یعنی دوسرے کی معتدہ سے اس کی عدت میں نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

---

[1] البقرۃ - ۲۳۵

[2] مخطوطہ میں لایجوز کی بجائے یحرم ہے لیکن پیشِ نظر مطبوعہ نسخہ میں لایجوز ہے مرتب عفی عنہ

[3] فتاویٰ عالمگیری مع ترجمہ اردو جلد سادس صفحہ ۸۴

Marfat.com

نکاح

فقہی ترتیب (۶۴) — زمانی ترتیب (۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت جناب آفیسر صاحب اسلامیہ انجمن لاہور جی دام اقبالہ

جناب عالی!

گزارش ہے کہ

(۱) مسمی نواب ولد صاحب دین قوم اعوان مہاجر جموں کشمیر حال آباد موضع بٹر تحصیل کھاریاں ضلع گجرات، پاکستان کی لڑکی رقیہ بیگم زوجہ عالم دین ولد نور دین قوم اعوان سکنہ بزرگوال تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کا نکاح ثانی بغیر طلاق شرعی کیا جاچکا ہے۔

(۲) رقیہ بیگم دختر نواب کی شادی مسمی عالم دین کے ساتھ ہوئی تھی جس کو عرصہ ۱۸-۱۹ سال ہوا ہے۔ اب نواب ولد صاحب دین نے رقیہ بیگم کا نکاح دوسری جگہ بغیر طلاق کر دیا ہے کیا شریعت میں بلا طلاق نکاح کرنا درست ہوچکا ہے پہلے تو نہیں تھا۔ لہٰذا اب شریعت تبدیل ہو گئی ہے۔ کیونکہ اسلامی قانون کا خطرہ کا کسی شخص کو ہی نہیں رہا۔ جس میں مرضی ہوا سے ہی کرتے ہیں، میں اس بات کو ثابت کرتا ہوں کہ آج تک رقیہ بیگم کو مسمی عالم دین جس کے ساتھ شادی کی گئی تھی کوئی طلاق نہیں دی اور رقیہ بیگم

Marfat.com

کے والدین نے بغیر طلاق دوسری جگہ نکاح کر دیا۔ تین ماہ تقریباً ہو چکے ہیں۔ اس واسطے عرض خدمت حضور محکمہ انجمن میں پیش ہے کہ. اس بات کا فیصلہ بالانصاف ہونا چاہیئے تاکہ اسلام ختم نہ ہو جائے۔

نور دین ولد بسیرو قوم اعوان سکنہ بزرگِ وال

جناب عالی ! میں تصدیق کرتا ہوں کہ سائل کی عرضداشت بالکل درست ہے لہٰذا مناسب کارروائی فرمائی جائے۔

بقلم خود محمد حسین نمبردار سکنہ بزرگوال

مورخہ ۵۹-۱۲-۱۰

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

اگر یہ صحیح ہے کہ مسماۃ رقیہ بیگم کا نکاح عالم دین کے ساتھ صحیح و جائز طور پر منعقد ہوا تھا اور بلاوجہ مسماۃ رقیہ بیگم کا، بغیر طلاق حاصل کیے دوسرا نکاح کر دیا گیا ہے، تو یہ نکاح نہ ہوا، خالص زنا ہوا۔

منکوحہ غیر کے ساتھ غیر کا نکاح حرام حرام سخت حرام ہے جو اسے حلال جانے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اس کا نکاح ٹوٹ گیا۔

قرآن کریم میں ہے۔

والمحصنات من النساء [1]

یعنی شوہر والیاں تم پر حرام ہیں۔ جیسی ماں بیٹی حرام ہیں۔

---

[1] النساء - ۲۴

Marfat.com

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

لایجوز [1] لرجل ان یتزوج زوجة غیره وكذالك المعتدة هكذا فى السراج الوهاج [2]

(ترجمہ : کسی مرد کے لئے جائز نہیں کہ وہ دوسرے کی بیوی سے نکاح کرے اسی مذکورہ حکم کی طرح یہی حکم دوسرے کی معتدہ کے لئے ہے یعنی دوسرے کی معتدہ سے عدت کے دوران نکاح کرنا جائز نہیں۔)

عورت و مرد دونوں فوراً علیحدہ ہو جائیں۔ توبہ و استغفار کرکے ازسرنو مسلمان بنیں ورنہ سخت گنہگار، مستحق نار، مورد غضب جبار ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۱۸/ فروری ۱۹۶۰ء

---

[1] مخطوطہ میں لایجوز کی بجائے یحرم ہے لیکن پیشِ نظر مطبوعہ نسخہ میں لایجوز ہے مرتب عفی عنہ
[2] فتاویٰ عالمگیری مع ترجمہ اردو جلد سادس صفحہ ۸۴

Marfat.com

نکاح

فقہی ترتیب (۶۵)

زمانی ترتیب (۱۴۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک مولوی صاحب کو ایک نکاح پڑھانے پر بلایا گیا حالانکہ اس کا نکاح اس سے پیشتر کسی اور سے ہو چکا تھا جس کا مولوی صاحب کو علم نہ تھا اسی نکاح کی مجلس میں چند معزز حضرات بھی تھے جن میں سے ایک یونین کونسل کا ممبر بھی ہے۔ یہ صاحب سات سال پنچائیت کے ممبر بھی رہے ہیں اور ایک یونین الیکشن میں ناکام رہا ہے اور بھی چند ایک باعزت آدمی موجود تھے جن پر اعتبار سے مولوی صاحب نے نکاح پڑھا دیا۔ شرع متین اس مولوی اور دیگر حضرات حاضر پر کیا تعزیر لگاتی ہے یا نہیں۔

سائل مولوی محمد حسین مہاجر گورداسپوری حال ساہووالہ ڈاک خانہ ضلع سیالکوٹ

الجواب وھو الموفق للصواب:

اگر یہ امر یقینی ہے کہ مولوی صاحب مذکور کو قطعی علم نہیں تھا اور معتبر اور معزز آدمیوں کے کہنے پر نکاح پڑھا دیا مولوی صاحب پر کوئی الزام نہیں وہ بالکل بے قصور ہیں عام طور پر یہی ہوا کرتا ہے کہ مولوی صاحب کو

Marfat.com

گھر والے کہتے ہیں لیکن حقیقت کی ان کو خبر نہیں ہوتی بلکہ اہل خانہ پر اعتماد کر لیا جاتا ہے- جہاں شک و شبہ ہو وہاں بھی اہل معاملہ سے پوچھ لیا جاتا ہے ان کا بیان صحیح ہے یا غلط ان کو کیا معلوم مولوی صاحب مذکور بے قصور ہیں البتہ نوشاہ کو بھی دھوکہ دیا گیا کہ چشم پوشی کی گئی ہے بہرحال جس جس نے جانتے ہوئے کہ منکوحہ غیر عورت سے نکاح پر نکاح کروایا تو انہوں نے حرام قطعی کو حرام نہ جانا- دیدہ دانستہ نکاح کروایا ان سب کو تجدید اسلام و تجدید نکاح ضروری ہے کہ وہ اس اعتقاد سے دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے ان کا نکاح ٹوٹ گیا ہے- جو بے خبر و بے علم تھے وہ معذور ہیں-

عالمگیری میں ہے-

لایجوزا [1] لرجل ان یتزوج زوجة غیره وکذالک المعتدة هکذا فی السراج الوهاج [2]

(ترجمہ : کسی مرد کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے کی بیوی سے نکاح کرے اور یہی حکم دوسرے شخص کی عدت گزارنے والی عورت کے بارے میں بھی ہے-)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

---

[1] مخطوطہ میں لایجوز کی بجائے یحرم ہے لیکن پیشِ نظر مطبوعہ نسخہ میں لایجوز ہے مرتب عفی عنہ

[2] فتاویٰ عالمگیری مع ترجمہ اردو، جلد سادس - صفحہ ۸۴

Marfat.com

نکاح

فقہی ترتیب

(٦٦)

زمانی ترتیب

(۱۳۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کیا حکم ہے کہ میں مسماۃ شمیم اختر دختر محمد الدین کہ میری شادی برکت علی کے ساتھ ہوئی تھی بوجہ ناچاقی کے میرے خاوند نے ۱۱-۴-۶۰ء کو بذریعہ تحریر اشٹام مبلغ دس روپے تین طلاق دے دی ہے۔ طلاق نامہ جو کہ میرے پاس موجود ہے لیکن میں آج میں محمد صدیق ولد صدر الدین کے ساتھ نکاح چاہتی ہوں مجھے شرع محمدی کے مطابق اجازت ہے کہ آج میں نکاح کیا کرسکتی ہوں اور میرا باپ رضامند ہے اور اجازت دی جائے۔

شمیم اختر دختر محمد الدین ۶۰-۴-۱۳ محمد الدین والد شمیم اختر

الجواب وھوالموفق للصواب :

صورتِ مسئولہ میں جب تک عدت جو تین حیض کامل ہے گزر نہ جائیں دوسری جگہ نکاح کرنا حرام سخت حرام ہے۔

قرآن کریم میں ہے۔

ولا تعزموا عقدہ النکاح حتی یبلغ الکتاب

Marfat.com

اجلہ الی آخرہ- [1]

(ترجمہ : اور نکاح کی گرہ مضبوط کرنے کا ارادہ نہ کرو جب تک لکھا ہوا حکم اپنی مدت تک نہ پہنچ جائے یعنی عدت ختم نہ ہو جائے-)

اور نکاح کی گرہ پکی نہ کرو جب تک لکھا ہوا حکم یعنی عدت اپنی میعاد کو نہ پہنچ جائے یعنی وہ گزر نہ جائے-

اور عدت طلاق تین حیض ہے-

وقال اللہ تعالی

المطلقات یتربصن بانفسھن ثلاثۃ قروء [2]

(ترجمہ : طلاق پانے والی عورتیں تین حیض تک عدت گزارنے کیلئے رکی رہیں-)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

---

[1] البقرۃ - ۲۳۵

[2] البقرۃ - ۲۲۸

Marfat.com

نکاح / نماز

فقہی ترتیب (٦٧) زمانی ترتیب (١٠)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں

(١) عدت میں نکاح پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

(٢) نکاح خوان کے لِئے کیا حکم ہے؟

(٣) گواہان و حاضرین مجلس کے لِئے کیا حکم ہے؟

(٤) نکاح خواں کی امامت کا کیا حکم ہے؟

بحوالہ کتب مدلل جواب دیا جائے۔

نوٹ : مسمی رحمت علی ولد جوایا باشندہ مٹو بھائیکے نے برموقع فتویٰ لینے حضرت مولوی رشید احمد خطیب نوشہرہ ورکاں سے روبرو سید محمد حسن شاہ امام مسجد، مولوی غلام محمد خطیب جامع شرقی، میاں محمد شفیع ولد علمدین صاحب مٹو بھائیکے بیان دیا کہ نکاح سے پہلے میاں محمد شفیع نے عدت کی مدت چار ماہ ١٠ دن بتا دی تھی۔

المستفتی چوہدری محمد خاں قادری مٹو بھائیکے ضلع، گوجرانوالہ۔

٢٦/ فروری ١٩٦٠ء

Marfat.com

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

عدت میں نکاح تو نکاح کا پیام دینا بھی حرام قطعی ہے کہ جو حلال جانے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے- گواہ اور حاضرین مجلس اور نکاح خواں کو اگر معلوم تھا کہ یہ منکوحہ غیر ہے اور اس کی عدت ہنوز نہیں گزری ہے اور نکاح پڑھا دیا تو ان کا بھی وہی حکم ہے-

قرآن حکیم میں ہے-

ولا تعزموا عقدة النکاح حتی یبلغ الکتاب اجله واعلموان الله یعلم ما فی انفسکم فاحذروه واعلموا ان الله غفور رحیم [1]

(ترجمہ : اور نکاح کی گرہ پکی نہ کرو جب تک لکھا ہوا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ جائے یعنی جب تک عدت نہ گزر جائے اور جان لو کہ اللہ تمہارے دل کی جانتا ہے تو اس سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا علم والا ہے-)

اگر کوئی شخص عدت میں نکاح پڑھا دیا کرتا ہے اور اسے حرام و زنا جانتا تو اتنا ہوتا کہ وہ مرتکب کبائر اور زانی زانیہ کا دلال ہوتا- مگر وہ جو اسے حلال جائز بتاتا ہو وہ ضرور منکر قرآن مجید اور اس پر یقیناً کفر لازم ہے-

اس پر فرض ہے کہ توبہ کرے اور اس قول ناپاک فعل شنیع سے توبہ کرے اور از سرنو اسلام لائے اس کے بعد اپنی عورت سے نکاح کرے-

---

[1] البقرة- ۲۳۵

Marfat.com

فتاوی عالمگیری میں ہے۔

لایجوز [1] لرجل ان یتزوج زوجة غیرہ وکذالك المعتدة هكذا فی السراج الوهاج [2]

(ترجمہ : کسی مرد کے لئے یہ جائز نہیں کہ دوسرے کی بیوی سے نکاح کرے اسی مذکورہ حکم کی طرح یہی حکم دوسرے کی معتدہ کے لئے ہے یعنی دوسرے کی معتدہ سے اس کی عدت میں نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔)

جس امام نے دیدہ دانستہ نکاح پڑھایا اس کو فوراً معزول کر دیا جاوے وہ ہرگز لائق امامت نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۴ رمضان ۱۳۷۹ھ

۳/ مارچ ۱۹۶۰ء

---

[1] مخطوطہ میں لایجوز کی بجائے یحرم ہے لیکن پیشِ نظر مطبوعہ نسخہ میں لایجوز ہے مرتب عفی عنہ

[2] فتاویٰ عالمگیری مع ترجمہ اردو جلد سادس صفحہ ۸۴

Marfat.com

نکاح

زمانی ترتیب	فقہی ترتیب
(١٦)	(٦٨)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بہاء الحق نے اپنی منکوحہ ذاکرہ کو مورخہ ۲۹/۱۱/۵۹ء کو طلاق بذریعہ ڈاک روانہ کر دی اور ذاکرہ کو ۳۱/۱۱/۵۹ء کو ملی ہے۔ اس کے بعد ذاکرہ کو دو حیض آئے ہیں اور تیسرا حیض مارچ کی انیس تاریخ کو آنے کا احتمال ہے۔ بہاء الحق نے اپنی منکوحہ کو لکھا کہ میں تجھے طلاق دیتا ہوں اور تو آزاد ہے۔ کیا عدت کے بعد ذاکرہ کا نکاح بہاء الحق سے ہو سکتا ہے۔ بینوا توجروا۔

نوٹ : ذاکرہ کو ۲۳ / اکتوبر ۱۹۵۹ء کو بچہ ہوا تھا اور دوسرے دن وہ فوت ہو گیا تھا سو اس کے ماہواری دیر سے آتی تھی اب تک تین حیض نہیں ہوئے۔

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

صورتِ مسئولہ میں ذاکرہ پر بموجب تحریر مذکورہ ایک طلاق رجعی اور ایک بائن واقع ہو گئی اور بہاء الحق ہر حالت میں نکاح کر سکتا ہے عدت کے اندر بھی اور عدت کے بعد بھی بشرطیکہ ذاکرہ رضامند ہو اور اگر بہاء الحق کے علاوہ دوسرے شخص سے نکاح کیا جائے گا تو عدت گزارنا لازمی ہے۔

Marfat.com

اندرون عدت نکاح حلال نہ ہوگا۔

ولا تعزموا عقدہ النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ الی آخرہ [1]

(ترجمہ : اور نکاح کی گرہ پکی نہ کرو جب تک لکھا ہوا حکم یعنی عدت اپنی میعاد کو نہ پہنچ جائے یعنی وہ گزر نہ جائے۔)

نیز فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

لایجوز [2] لرجل ان یتزوج زوجۃ غیرہ وکذالک المعتدہ ھکذا فی السراج الوھاج [3]

(ترجمہ : کسی مرد کے لِئے یہ جائز نہیں کہ دوسرے کی بیوی سے نکاح کرے اسی مذکورہ حکم کی طرح یہی حکم دوسرے کی معتدہ کے لِئے ہے یعنی دوسرے کی معتدہ سے اس کی عدت میں نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)
۹ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ
۸ / مارچ ۱۹۶۰ء

---

[1] البقرۃ - ۲۳۵

[2] مخطوطہ میں لایجوز کی بجائے یحرم ہے لیکن پیشِ نظر مطبوعہ نسخہ میں لایجوز ہے مرتب عفی عنہ

[3] فتاویٰ عالمگیری مع ترجمہ اردو، جلد سادس، صفحہ ۸۴

Marfat.com

نکاح

فقہی ترتیب (۶۹)

زمانی ترتیب (۹۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت باکرہ حاملہ تھی اس سے نکاح کر دیا گیا تو کیا نکاح صحیح ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

حاملہ بالزنا سے نکاح جائز ہے پھر اگر خود زانی سے نکاح کیا جائے تو صحبت بھی جائز ہے۔ اور اگر غیر زانی سے نکاح کیا جائے تو نکاح درست ہے لیکن تا وضع حمل یعنی جب تک بچہ پیدا نہ ہو اس کو ہاتھ لگانا بھی جائز نہیں ہے۔ بچہ پیدا ہو جانے کے بعد پھر سب کچھ جائز ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

نکاح

فقہی ترتیب (۷۰)

زمانی ترتیب (۱۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ رحیماں بی بی بنت ماہی کا خاوند محمد یعقوب عرصہ ۱۵ کاتک ۲۰۱۶ بکرمی کا فوت ہوچکا ہے- لڑکی رحیماں بی بی عاقلہ بالغہ ہے- اور وہ اس مرحوم محمد یعقوب کے بڑے بھائی سے عقد کرنا چاہتی ہے- لیکن اس کا باپ کسی دوسری جگہ عقد کرنا چاہتا ہے تو کیا وہ بیوہ لڑکی اپنے تئیں مرحوم محمد یعقوب کے بڑے بھائی عنایت محمد سے نکاح کرسکتی ہے حکم شرع شریعت سے آگاہ کیا جائے-

بینوا توجروا-

شیر محمد ولد علی گوہر موضع جوار چک تحصیل شاہدرہ، ضلع شیخوپورہ

۱۸/ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ

۱۹۶۰ء/ ۳/ ۷

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

صورتِ مسئولہ میں متوفی عنہا زوجہا کی عدت چار ماہ دس دن ہیں جب عدت کے دن گزر جائیں تو اس کو شرعاً اختیار ہے جس سے چاہے نکاح کرسکتی ہے اس لئے کہ عاقلہ بالغہ حرہ مسلمہ اپنے نفس کی خودمختار ہوتی ہے

Marfat.com

اپنے ہم کفو سے اپنی مرضی کے مطابق نکاح کرنے کی مجاز ہے۔

بقوله صلى الله عليه وآله وسلم

الایم احق بنفسها من ولیها [1] (رواه مسلم)

(ترجمہ : بے خاوند (کنواری یا بیوہ) عورت اپنی ذات کے بارے می اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے۔)

نیز قرآن کریم میں ارشاد فرمایا۔

فلا تعضلوهن ان ینکحن ازواجهن [2]

(ترجمہ : اے عورتوں کے والیو ! انہیں نہ روکو کہ اپنے شوہروں سے نکاح کرلیں۔)

کہ اولیائے دختر نہ منع کریں نکاح کرنے سے جب وہ راضی ہے کہ اپنی مرضی سے جہاں نکاح کرے منع نہ کرو۔ جبکہ وہ اپنے ہم کفو سے نکاح کرے۔

درمختار میں ہے۔

لا تجبر البالغة البکر علی النکاح لانقطاع الولایة بالبلوغ [3]

(ترجمہ : کنواری بالغ عورت کو نکاح پر مجبور نہ کیا جائے گا کیونکہ بلوغ کے ساتھ ولایت اجبار منقطع ہو جاتی ہے۔)

---

[1] (۱) صحیح مسلم، باب النکاح، رقم الحدیث ۶۶
(۲) سنن ابی داؤد، رقم الحدیث، ۲۰۹۸
(۳) سنن الترمذی رقم الحدیث، ۱۱۰۸۔ وغیرہا کتب الحدیث

[2] البقرۃ۔ ۲۳۲

[3] الدر المختار مع ردالمحتار، جلد ۳، صفحہ ۵۸، مطبوعہ مصطفیٰ البابی و اولادہ (مصر)

Marfat.com

تفسیر مظہری سورہ بقرۃ پارہ سیقول تحت آیہ کریمہ مرقوم ہے

اجمعوا علی انہ لایجوزاجبار المراۃ البالغۃ اذا کانت ثیبۃ [1]

(ترجمہ : تمام امت کا اجماع ہے کہ بالغ عورت کو نکاح پر مجبور کرنا جائز نہیں جب کہ وہ شوہر دیدہ ہو۔

لہٰذا رحیماں بی بی چار ماہ دس دن عدت وفات گزار کر جس سے نکاح کرنا چاہتی ہے کر سکتی ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

---

[1] التفسیر المظہری، جلد اول، صفحہ ۳۱۹، مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی

Marfat.com

نکاح

فقہی ترتیب (۷۱) زمانی ترتیب (۱۳۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت مسماۃ زبیدہ بیگم عمر سترہ سال ہے ایک آدمی مسمی مقبول حسین کے ساتھ منگنی کی گئی تھی اور ہر طرح کی دنیاوی رسومات منگنی بھی ادا ہوتی رہیں عرصہ پانچ سال کے بعد اس کا باپ نکاح کرنے سے انکاری ہوگیا ہے حالانکہ مسماۃ مذکورہ منگنی والے سے (مقبول حسین) سے نکاح کرنے کو راضی ہے بلکہ کوشاں بھی ہے اب فرمائیں کہ مذکورہ بالا عورت بغیر اجازت باپ ازروئے شرع متین نکاح کرسکتی ہے حالانکہ کفو بھی ایک ہی ہے۔ بینواتوجروا۔

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

اگر دختر مذکورہ عاقلہ بالغہ اور مقبول حسین سنی صحیح العقیدہ حسب نسب کا اچھا اور چال چلن اور پیشہ وغیرہ بھی عمدہ رکھتا ہے تو اگرچہ شرفا کے نزدیک باپ کی اجازت و مرضی کے خلاف نکاح کرنا مذموم و معیوب سمجھا جاتا ہے لیکن اگر وہ خود اپنی مرضی و اختیار سے نکاح کرے گی تو جائز ہے بالغہ پر کسی کو ولایت اجباری نہیں۔

حدیث شریف میں ہے۔

Marfat.com

الایم احق بنفسها من ولیها [1] (رواہ مسلم)

(ترجمہ : بے خاوند (کنواری یا بیوہ) بالغ عورت اپنے آپ کے بارے میں فیصلہ کرنے کی سرپرست کی بہ نسبت زیادہ حقدار ہے۔)

درمختار میں ہے۔

لا تجبر البالغة البکر علی النکاح لانقطاع الولایة بالبلوغ [2]

(ترجمہ : بالغ کنواری عورت کو نکاح پر مجبور نہ کیا جائے گا کیونکہ بالغ ہونے سے ولایت اجبار ختم ہو جاتی ہے۔)

کنواری بالغ عورت کو نکاح پر مجبور نہ کیا جائے گا کیونکہ بلوغ کے ساتھ ولایت اجبار منقطع ہو جاتی ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۳۰/ اپریل ۱۹۶۰ء

---

[1] (۱) صحیح مسلم، کتاب النکاح، رقم الحدیث، ۶۶

(۲) سنن ابی داؤد، رقم الحدیث، ۲۰۹۸

(۳) سنن الترمذی، رقم الحدیث، ۱۱۰۸

(۴) مسند احمد - جلد ۱ - صفحہ ۲۱۹، ۲۴۲ - وغیرہا کتب الاحادیث

[2] الدر المختار مع ردالمحتار جلد ۳ - صفحہ ۵۸ - مطبوعہ مصر

Marfat.com

نکاح

زمانی ترتیب (۷۹)

فقہی ترتیب (۷۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کی لڑکی کو ایک ڈاکو پارٹی زبردستی پکڑ کر لے گئی اور اس کی بلا رضامندی بلکہ اُس کے انکار کرنے پر اس کو زودکوب کرکے جبراً ایک آدمی سے نکاح کرایا تین چار ماہ کے بعد اُس ڈاکو پارٹی کو حکومت نے جب گرفتار کر لیا تو وہ لڑکی موقعہ پا کر اپنے والدین کے ہاں بھاگ کر چلی آئی کیا اُس لڑکی کا نکاح اب کسی دوسری جگہ ہوسکتا ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

دختر مذکورہ جبکہ عاقلہ بالغہ حرہ مسلمہ ہے تو اس پر ڈاکو تو ڈاکو باپ دادا بلکہ سلطان اسلام بھی جبر و تشدد کرکے نکاح نہیں کرسکتا۔

درمختار میں ہے۔

لا تجبر البالغة البکر علی النکاح لانقطاع الولایة بالبلوغ [1]

---

[1] الدار المختار مع ردالمحتار - جلد ۳ - صفحہ ۵۸ - مطبوعہ مصر

Marfat.com

(ترجمہ : کنواری بالغ عورت کو نکاح پر مجبور نہ کیا جائے گا کیونکہ بلوغ کے ساتھ ولایت اجبار منقطع ہو جاتی ہے۔)

لہٰذا جب دختر مذکورہ نے شروع سے انکار کیا اور قبل از نکاح اس نے نکاح کی اجازت نہ دی تو وہ نکاح نہ ہوا اب جبکہ وہ پنجہ ظلم سے نکل کر اپنی والدین کے ہاں بھاگ کر چلی آئی تو اس کا نکاح جہاں وہ پسند کرے کر دیا جائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

(۱۷- اپریل ۱۹۶۰ء)

Marfat.com

نکاح

زمانی ترتیب	فقہی ترتیب
(۷۲)	(۷۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کے لڑکے کی شادی اپنی ایک عزیز کی لڑکی سے قرار پائی لڑکی کے باپ نے بہت سے آدمیوں کے سامنے اپنی لڑکی زید کے لڑکے کو دینے کا وعدہ کر لیا کچھ عورتیں لڑکی کی عزیز دار ہیں کہ جن کو زید سے عناد اور رنجش ہے اور انھوں نے لڑکی کو کہہ دیا اور یہ کہا کہ تو اذن اپنے نکاح کا مت دے چنانچہ لڑکی ان عورتوں کے بہکانے سے انکار کرتی ہے تو ایسی حالت میں لڑکی کا باپ اپنی مرضی سے اپنی لڑکی کا نکاح کر سکتا ہے اور لڑکی سے جبراً اجازت دلا سکتا ہے یا نہیں لڑکی عاقل بالغ ہے۔ بینوا توجروا

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

صورتِ مسئولہ میں دختر مذکورہ جبکہ عاقلہ بالغہ حرہ مسلمہ ہے وہ اپنے نفس کی خود مختار ہے اپنی مرضی و پسند سے جہاں چاہے وہاں نکاح کر سکتی ہے، بشرطیکہ اپنے ہم کفو سے ہو اور کفو کا مطلب یہ ہے کہ حسب، نسب چال چلن عمدہ ہو ایسا نہ ہو کہ اولیائے دختر کو اس کے رشتہ سے ننگ وعار

Marfat.com

لاحق ہو بالغ ہونے کے بعد ولایت اجباری باقی نہیں رہتی۔

درمختار میں ہے۔

لا تجبر البالغة البکر علی النکاح لانقطاع الولایة بالبلوغ [1]

(ترجمہ : کنواری بالغ عورت کو نکاح پر مجبور نہ کیا جائے گا کیونکہ بلوغ کے ساتھ ولایت اجبار منقطع ہو جاتی ہے۔)

لہٰذا باپ جبراً نکاح نہیں کر سکتا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

---

[1] الدرالمختار مع ردالمحتار، جلد ۳ - صفحہ ۵۸، مطبوعہ مصر

Marfat.com

نکاح

زمانی ترتیب	فقہی ترتیب
(٦٠)	(۷۴)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ عاقلہ بالغہ لڑکی اپنے والدین یا بھائی کی رضامندی کے بغیر کسی عاقل بالغ سے جبکہ وہ اس کے خاندانی حیثیت سے اور نسب کے لحاظ سے بھی فوقیت نہیں رکھتی، نکاح کرسکتی ہے یا نہیں؟ حکم شرع شریعت سے آگاہ کیا جائے۔

فقیر محمد ولد کالا کانگڑہ لینی سکنہ اچھرہ کچی آبادی

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

صورتِ مسئولہ میں جبکہ دختر مذکورہ عاقلہ بالغہ حرہ مسلمہ ہے تو اس پر کسی کو ولایت اجباری حاصل نہیں یعنی اس کو کوئی شخص حتیٰ کہ باپ دادا بھی مجبور نہیں کرسکتے۔

درمختار میں ہے۔

لا تجبر البالغة البكر على النكاح لانقطاع الولاية بالبلوغ [1]

---

[1] الدرالمختار مع ردالمحتار، جلد ۳، صفحہ ۵۸، مطبوعہ مصطفیٰ البابی و اولادہ (مصر)

Marfat.com

(ترجمہ : کنواری بالغ عورت کو نکاح پر مجبور نہ کیا جائے گا کیونکہ بلوغ کے ساتھ ولایت اجبار منقطع ہو جاتی ہے۔)

اور وہ اپنی مرضی سے جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے بشرطیکہ جس کے ساتھ نکاح کرنا چاہتی ہے وہ حسب، نسب مذہب، چال چلن میں اتنا کم درجہ نہ ہو کہ اولیائے دختر ننگ و عار محسوس کریں

لہٰذا اگر کسی گھٹیا آدمی سے نکاح کرے گی تو سرے سے نکاح ہی منعقد نہ ہو گا یہی قول مفتی بہ ہے اور اگر اپنے ہم کفو سے کرے گی تو شرعاً کوئی ممانعت نہیں۔

حدیث شریف میں ہے۔

الایم احق بنفسها من ولیها [1]

(ترجمہ : بے خاوند کنواری یا بیوہ عورت کو اپنی ذات کے بارے میں ولی سے زیادہ حاصل ہے۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

---

[1] (۱) صحیح مسلم، باب النکاح رقم الحدیث ٦٦
(۲) سنن ابی داؤد، رقم الحدیث - ۲۰۹۸
(۳) سنن الترمذی، رقم الحدیث - ۱۱۰۸ غیرہا من کتب الحدیث

Marfat.com

نکاح / حظر واباحت

فقہی ترتیب (۷۵)

زمانی ترتیب (۹۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کی بیوہ نے زید سے رشتہ کی بات چیت کی اور اس کو رشتہ دینے کا وعدہ کیا زید نے بیوہ کا ایک سال تک کام کاج کیا لیکن کوئی رشتہ کی نشانی بیوہ کی لڑکی کو نہ پہنائی اور نہ ہی عام لوگوں میں اس بات کا اعلان (ذکر) کیا اب بکر کے بھائی نے بکر کا بازو بیوہ کے ہاتھ میں دیا اور اس نے پکڑ لیا رشتہ کی بات چیت ہوئی اور ساتھ ہی دعائے خیر بھی کی گئی۔ زید کے رشتہ داروں نے اس بات کو سن کر عام لوگوں میں یہ مشہور کر دیا کہ قبل ازیں زید کا رشتہ بیوہ کے ہاں ہو چکا تھا۔ لہٰذا بکر کا رشتہ باطل ہے بیوہ سے دریافت کرنے پر بیوہ نے انکار کر دیا آیا اب زید کا رشتہ ہوسکتا ہے یا بکر کا؟ بکر کی دعائے خیر پر مٹھائی بھی بانٹی گئی۔ بینوا توجروا۔

سید محمد رفیق شاہ

الجواب وھوالموفق للصواب :

نکاح میں ایجاب و قبول رکن ہیں اور دو گواہوں کا ایجاب و قبول کو سُننا شرط ہے صورتِ مسئولہ میں صرف یہ وعدہ کیا گیا تھا وعدہ پورا کرنا واجب ہے اور وعدہ خلافی گناہ ہے لیکن لڑکی جبکہ عاقلہ بالغہ حرہ مسلمہ ہے تو وہ اپنے

Marfat.com

نفس کی خود مالک ہے وہ جس کے ساتھ نکاح کرنا پسند کرے اس کی مرضی سے نکاح ہو گا۔

حدیث شریف میں ہے۔

الایم احق بنفسها من ولیها [1]

(ترجمہ: بے خاوند (کنواری یا بیوہ) عورت اپنے ولی کی نسبت سے اپنے آپ کو زیادہ حقدار ہے۔)

نیز بالغہ کو جبر کرنا جائز نہیں۔

لا تجبر البالغة البکر علی النکاح لانقطاع الولایة بالبلوغ [2]

کنواری بالغ عورت کو نکاح پر مجبور نہ کیا جائے گا کیونکہ بلوغ کے ساتھ ولایت اجبار منقطع ہو جاتی ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۱۷/ ۵/ ۱۹۶۰ء

---

[1] (۱) صحیح مسلم، کتاب النکاح - رقم الحدیث ۶۶

(۲) سنن ابی داؤد - رقم الحدیث ۲۰۹۸

(۳) سنن الترمذی - رقم الحدیث ۱۱۰۸

(۴) سند احمد ۱ صفحہ ۲۱۹ - ۲۴۲ —— وغیرہا کتب الاحادیث

[2] الدر المختار مع رد المحتار - جلد ۳ - صفحہ ۵۸ - مطبوعہ مصر

Marfat.com

نکاح

زمانی ترتیب (۹۶) — فقہی ترتیب (۷٦)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکی ایک شخص سے نکاح کرنے میں کسی قیمت پر خوش نہ تھی اور ہر وقت انکار کرتی رہی اور بوقتِ نکاح جبکہ وکیل اور گواہ لڑکی کی اجابت کے لئے گئے تو لڑکی نے کہا دفع ہو جاؤ اتنی بات ہوتے ہی لڑکی کے ساتھ سے لڑکی کی ایک طرفدار عورت نے لڑکی کے منہ پر ہاتھ رکھ کر گواہوں سے کہا کہ چلے جاؤ لڑکی نے اجازت دے دی ہے اور اس بات کی خبر قاضی صاحب کو نہ تھی کہ لڑکی خوش نہیں اور انکاری ہے اور وہ کام جو کہ ساتھ والی عورت طرفدار نے کیا- اور اب بھی وہ لڑکی اپنے خاوند سے خوش نہ تھی اور برابر انکار کر رہی تھی لیکن والد اور دیگر رشتہ داروں نے زبردستی خاوند کے ہاں چلا دی لڑکی یہ کہتی ہے کہ یہ میرا نکاح نہیں ہے اور یہ تمام گناہ والد پر ہے جس نے زبردستی کی لڑکی کی عمر بوقتِ نکاح پندرہ سال تھی-

(سائل محمد خان کیرج شاپ)

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

صورتِ مسئولہ میں جبکہ دختر مذکورہ عاقلہ بالغہ ہے اور شروع سے

Marfat.com

آخر تک نکاح سے انکار کرتی رہی اور خاص وقت انعقاد نکاح جب اس سے اذن لینے کے لِئے گئے تب بھی انکار کرتی رہی لیکن کسی نے نہ مانا اور بغیر اس کی اجازت اور مرضی کے قاضی نے ایجاب و قبول کروا دیا- نکاح سرے سے ہوا ہی نہیں-

درمختار میں ہے-

لا تجبر البالغة البكر على النكاح لانقطاع الولاية بالبلوغ ؎

(ترجمہ : کنواری بالغ عورت کو نکاح پر مجبور نہ کیا جائے گا کیونکہ بلوغ کے ساتھ ولایت اجبار منقطع ہو جاتی ہے-)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

؎ الدر المختار مع ردالمحتار - جلد ۳ - صفحہ ۵۸ - مطبوعہ مصر

Marfat.com

نکاح

فقہی ترتیب (۷۷) زمانی ترتیب (۱۴۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میری لڑکی کی شادی بغیر میری اجازت سے لڑکی کی نانی نے نکاح کرا دیا ہے اس لئے شرعی حکم سے آگاہ فرمائیں کہ نکاح ہو گیا کہ نہیں۔

نذیر حسین ولد عمر دین، سلطان پورہ

الجواب وھوالموفق للصواب :

صورت مسئولہ میں دختر نابالغہ کا ولی اقرب جس کو نکاح کر دینے کا شرعاً حق حاصل ہے وہ حقیقی باپ ہے باپ کی موجودگی میں بغیر اجازت حاصل کئے نانی نے جو نکاح کر دیا ہے سرے سے ہی کالعدم اور باطل ہے خصوصاً جبکہ باپ نے قبل از نکاح ناراضگی کا اظہار کر دیا تھا اور صراحتاً انکار کر دیا تھا تو یہ نکاح نہ ہوا اب بھی اگر دختر نابالغہ ہے تو باپ کو اختیار ہے جہاں چاہے نکاح کرے اور اگر دختر مذکورہ بالغہ ہوگئی ہے تو اس کی اجازت سے جہاں چاہے نکاح کر دیا جائے۔ ھکذافی عامة الکتب

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

نکاح

فقہی ترتیب (۷۸)

زمانی ترتیب (۱۳۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسماۃ شیداں بی بی دختر عبداللہ مرحوم سکنہ بنی جٹاں تحصیل و ضلع لاہور جبکہ عمر ۱۰-۱۱ سال کی تھی اس کا نکاح اس کی والدہ نے لڑکی کے تایا اور چچا کی رضامندی کے بغیر کسی سے کر دیا- کیا وہ نکاح ہوا یا کہ نہیں-

بینوا توجروا-

السائل- حاکم علی ولد امیر بخش قوم بھٹی راجپوت سکنہ بھنی جٹاں تحصیل و ضلع لاہور

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

صورت مسئولہ میں جبکہ شیداں بی بی نابالغہ تھی اور اس کا باپ دادا انتقال کر چکے تھے اور اس کا ولی فقط اس کا چچا اور تایا تھے او وہ قطعاً اس رشتہ سے ناراض تھے- وہ ان کی ناراضگی اور عدم اجازت سے ماں نے نکاح کر دیا تو یہ نکاح ہی نہیں ہوا-

Marfat.com

لا نكاح الا بولی

(ترجمہ : نابالغہ عورت کا نکاح ولی کے بغیر نہیں ہوگا۔)

اور تایا چچا کی موجودگی میں ماں کوئی چیز نہیں۔

تنویر الابصار میں ہے۔

الولی فی النکاح العصبة بنفسه بلا توسط انثی علی ترتیب الارث والحجب

(ترجمہ : نکاح میں ولی ایک عصبہ بنفسہ ہوتا ہے جس میں کسی عورت کا واسطہ نہ ہو اور ان کی ترتیب وارثت اور حجب کے مطابق ہے۔)

درمختار میں ہے۔

لوزوج الابعد حال قیام الاقرب توقف علی اجازته

(ترجمہ : قریبی ولی کی موجودگی میں کسی بعید ولی نے نکاح کر دیا تو وہ نکاح قریبی ولی اجازت پر موقوف ہوگا۔)

لہٰذا صورت مسئولہ میں جبکہ وہ لڑکی نابالغہ تھی یعنی اسے حیض شروع نہ ہوا تھا یا اس کی عمر پندرہ سال کامل کی نہ تھی تو اس وقت تک اس کا ولی نکاح تایا چچا تھے۔ ماں کو نکاح کرنے کا کوئی اختیار نہ تھا اور جب چچا صراحتاً اس نکاح کا انکار کرتا رہا اور ناراضگی کا اظہار کرتا رہا۔ اور ماں نے پیش خویش نکاح کر کرا کر اس کو رخصت کر دیا یہ سب ظلم ہوا اور نکاح سرے سے ہی باطل و کالعدم ہوا۔ لہٰذا جو کچھ ہوتا رہا وہ حرام و ناجائز بلکہ زنا اور بردہ

Marfat.com

فروشی ہوتی رہی جس کا وبال و نکال ماں اور اس کے حواریوں پر ہے۔ اب جبکہ لڑکی ان کے پنجہ ظلم سے نکل کر آگئی ہے تو اب چونکہ وہ بالغ ہے لہٰذا اُس کی مرضی سے جہاں وہ چاہے نکاح کرنا جائز ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۳۰/ جون/ ۱۹۶۰ء

Marfat.com

نکاح

فقہی ترتیب (۷۹) | زمانی ترتیب (۱۰۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسلمان عورت شادی شدہ اپنی مرضی سے کسی عیسائی کے ساتھ چلی جاتی ہے اور پانچ چھ سال عیسائی کی ساتھ گزارتی ہے۔ اور دو بچے بھی عیسائی سے ہی پیدا ہوتے ہیں اس کے بعد اس کو واپس لایا جاتا ہے جب واپس آتی ہے تو حاملہ ہوتی ہے اور پہلے خاوند کو اس کے ساتھ کسی قسم کا حق ہے یا کہ نہیں۔ اس کے متعلق شرع کیا حتی ہے مکمل وضاحت کریں۔

نوٹ: (مذکورہ عورت نے مذہب تبدیل نہیں کیا مگر عیسائی کے ساتھ رہی ہے)۔

ماسٹر محمد رفیق

الجواب وھوالموفق للصواب:

عیسائی کے ہاں جب تک رہی تھی زنا کرواتی رہی جب واپس شوہر کے پاس رہتی ہے شوہر نے طلاق نہیں دی تھی تو نکاح بدستور باقی ہے اور اس عیسائی کا کوئی حق نہیں اولاد شوہر اول کی سمجھی جائے گی۔

Marfat.com

الولد للفراش ؎

(ترجمہ : اولاد فراش یعنی بیوی کی ہے-)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

؎ مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۱۲۹ - صفحہ ۲۲۶ - صفحہ ۷ ۲۳ وغیرہا من کتب الاحادیث

Marfat.com

نکاح

فقہی ترتیب (۸۰) | زمانی ترتیب (۹۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ قریشی (سیّدہ) کا نکاح کسی اور خاندان میں ہوسکتا ہے یا کہ نہیں- اگر کوئی نکاح اس قسم کا ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے شرعی مسئلہ سے مطلع فرمائیں- بینوا توجروا-

علی محمد زرگر موتیانوالہ نمبرا- ضلع جھنگ (لائل پور)

الجواب وھوالموفق للصواب :

جب سوال مجمل سے جواب بھی بالاجمال دیا جا رہا ہے-

(۱) قریش قریش کے ہم کفو ہیں سیدہ قریشیہ عاقلہ بالغہ اگر ولی رکھتی ہے تو جس کفو سے نکاح کرے گی ہو جائے گا اگرچہ سید نہ ہو مثلاً شیخ صدیقی یا فاروقی یا عثمانی یا علوی یا عباسی-

حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہ الکریم نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کہ بطن پاک حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہیں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں دیں اور ان سے

Marfat.com

حضرت زید بن عمر پیدا ہوئے اور امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نسباً ساد
سے نہیں۔

(۲) اگر غیر کفو سے بے اجازت صریحہ ولی نکاح کرے گی تو نہ ہو گا جیسے کسی انصاری یا مغل یا پٹھان وغیرہ سے مگر جبکہ معزز عالم دین ہو۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دار العلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف ۔ لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

نکاح

فقہی ترتیب (۸۱) | زمانی ترتیب (۹۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده الله العلی العظیم ونصلی علی رسوله الکریم

فضیلت مآب، مکرمی و معظمی، فاضل اجل، محدث بے بدل، مفتی کامل، جناب، مولانا و مقتدانا مولوی صاحب مدظلہ

از کمترین، مسکین، احقرالعباد، عاصی، پُرمعاصی، امیدوارِ مغفرت و رحمت الہ بندہ مہتاب الدین

بصد ادب و نیاز عرض ہے۔

یہ کہ بندہ نے اپنی دختر مسماۃ ممتاز بیگم کی شادی مورخہ ۱۷-۵-۱۹۵۹ء کو مسمی نثار احمد ولد عبدالمجید کے ساتھ اس کے حلفاً قوم اپنی راجپوت بیان کرنے پر بپابندی مندرجہ ذیل شرائط کے شریعت کے ماتحت کر دی تھی کہ دختر مذکورہ نے ان شرائط مندرجہ ذیل پر ایجاب قبول کرنا قبول کیا تھا۔

اول شرط۔ کہ مہر عندالطلب کی رقم قبل از ہمبستری اور کر دینی لازمی ہو گی۔ اختیاری نہیں ہے زیور ہمہ قسم ملکیت دخترام ہو گا۔

دوئم شرط۔ نثار احمد اپنی زوجہ مسماۃ ممتاز بیگم کے ساتھ ظالمانہ سلوک و مارپیٹ اور فحش کلامی سے کبھی بھی پیش نہ آئے گا۔

سوئم شرط۔ نثار احمد خاوند دخترام کے جو رشتہ دار، بدچلن شرع محمدی کے

Marfat.com

خلاف عمل کر کے گندے طریقہ سے طرزِ معاش پیدا کر رہے ہوں- ان کے یہاں آنے جانے کا سلسلہ بند رکھیں اور دخترام کو ان کی صحبت سے بچائیں-

چہارم شرط- نثار احمد مذکورہ خاوند دخترام- تا عمر اپنی زوجہ مذکورہ کو اس کے ماں باپ اور اس کے نزدیکی رشتہ داروں کے آنے جانے سے نہ روکے گا-

ان شرائط کے برخلاف

میرے داماد نثار احمد مذکورہ نے نکاح کرنے کے بعد کچھ عرصہ خاموشی اختیار کر کے علانیہ عمل کرنا شروع کر دیا- دخترام نے اپنے خاوند نثار احمد مذکورہ کی بدعنوانیوں پر عمل کرنے سے جب انکار کیا تب اس کو زدوکوب کر کے زیور طلائی ونقرئی اُتار کر اپنے مکان سے باہر نکال دیا جو اب میرے پاس ہے-

لہٰذا امر واقعات مندرجہ بالا شرعی فتوے صادر فرمایا جائے کہ نثار احمد مذکورہ اور دخترام کا رشتہ شرعی قائم ہے یا نہیں-

اور یہ تحریری ثبوت موجود ہے کہ نثار احمد مذکورہ نے مجھ کو اپنی ذات غلط راجپوت بیان کر کے اس رشتہ کو حاصل کیا تھا اس کی ذات راجپوت نہیں ہے- فقط والسلام-

آفتاب ہدایت واجلال تاباں باد

(خادم مہتاب الدین سکنہ لاہور)

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

صورتِ مسئولہ میں نثار احمد نے اپنی ذات کو چھپایا اور دھوکا دیا اور مہتاب دین نے نثار احمد کو اپنا ہم کفو اور شریف سمجھ کر نکاح کر دیا بعد انعقاد

Marfat.com

نکاح معلوم ہوا کہ وہ آوارہ اور بد چلن ہے تو ان کو حق فسخ ہونے میں کسی کا خلاف نہیں۔ وہ حاکم شرعی کے ہاں دعوے دائر کرکے نکاح فسخ کرا سکتا ہے۔ حاکم شرع بمواجہہ زوجین بمطابق قاعدہ شرعی نکاح کو فسخ کرسکتا ہے۔

دلوالجیہ و در مختار میں ہے۔

اذا شرطوا الكفاءة او اخبرهم بها وقت العقد فزوجوها على ذلك ثم ظهرانه غير كفء كان لهم الخيار [1]

(ترجمہ : نکاح میں بیوی کے سرپرستوں نے خاوند کے کفو ہونے کی شرط رکھی یا خاوند نے بوقتِ نکاح بیوی کے سرپرستوں کو اپنے کفو ہونے کی اطلاع دی۔ انہوں نے اس شرط یا اس اطلاع پر لڑکی کا نکاح اس سے کر دیا۔ بعد میں ظاہر ہوا کہ وہ تو لڑکی کا کفو نہ تھا۔ تو لڑکی کے سرپرستوں کو فسخ نکاح کا اختیار ہے۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۳۰/ اپریل ۱۹۶۰ء

---

[1] الدر المختار مع حاشیہ الشامی جلد ۴ - صفحہ ۱۵

Marfat.com

طلاق

Marfat.com

طلاق / حظر واباحت

زمانی ترتیب (۱۲۹)

فقہی ترتیب (۸۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص مسمی خلیل احمد نے روبروگواہان کے مسمی منیر احمد کو یہ کہا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو منیر احمد نے یہ جواب دیا کہ اگر تم میری یہ شرائط تسلیم کرو کہ میری پانچ دختران کی شادی تم کراؤ گے تعلیم و تربیت اور ہر قسم کی پرورش تم کرو علاوہ حق مہر کی ادائیگی اور خرچ برات وغیرہ بھی برداشت کرو تو میں بھی طلاق دے دوں گا چنانچہ خلیل احمد نے منیر احمد کی شرائط بالا روبروگواہان تسلیم کر لیں- اور تسلیم شرائط کی تحریر بھی کر دی جب منیر احمد کو اپنی پیش کردہ شرائط کے متعلق پوری تسلی ہوگئی کہ مسمی خلیل احمد نے حسب وعدہ شرائط کو تسلیم کرکے ایک تحریر کر دی ہے تو اس کے بعد منیر احمد نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور طلاق کی ایک نوشت بھی کر دی اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مسمی خلیل احمد ان شرائط کو پورا کرنے کا انکاری ہے اور قطعاً عمل نہیں کرنا چاہتا ایسے حالات میں منیر احمد کی بیوی پر طلاق پڑی ہے کہ نہیں جواب دیں اور مشکور فرمائیں-

احقر شیخ محمد اقبال ساکن سکھو چک تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ

Marfat.com

الجواب وھوالموفق للصواب :

منیر احمد نے جو شرائط پیش کی تھیں خلیل احمد نے ان کو تسلیم کر لیا اور تحریر بھی دے دی تو حسب وعدہ خلیل احمد کو ان شرائط کو پورا کرنا چاہئے ورنہ وعدہ خلافی کا سخت گنہگار ہوگا اور منیر احمد نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔

اور اگر ایک یا دو طلاق صریح دی ہیں تو اندرون عدت رجوع کا اختیار ہے اور بعد انقضائے عدت طلاق بائن ہو جائے گی لیکن بغیر حلالہ کے دوبارہ نکاح کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

اور اگر تین طلاق مغلظہ دی تھیں تو اب کچھ نہیں ہو سکتا (بیوی) حرام ہو گئی ہے بغیر حلالہ دوبارہ نکاح جائز نہیں۔

حلالہ کی صورت یہ ہوگی کہ عدت گزار کر کسی سے نکاح کرے اور پھر بعد نکاح ہم بستری کے بعد شوہر ثانی طلاق دے دے جب پھر عدت گزر جائے تو پھر دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

الطلاق مرتان فامساك بمعروف اوتسریح باحسان [1]

(ترجمہ : طلاق جس سے رجوع ہو سکتا ہے، دو بار ہے ان کے بعد رجوع کر کے بیوی کو نیکی کے ساتھ نکاح میں روک لینا ہے یا رجوع نہ کر کے احسان کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔)

---

[1] البقرۃ - ۲۲۹

Marfat.com

پھر تیسری طلاق کے بارے میں فرمایا کہ

فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیره ؎

(ترجمہ : پھر اگر عورت کو تیسری طلاق دے دے خواہ دو کے ساتھ ملا کر یا دو طلاق دے چکنے کے بعد تو وہ عورت اس کے لئے حلال نہ رہے گی یعنی اس سے نکاح نہیں کر سکتی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے یعنی دوسرے خاوند سے صحبت نہ ہو جائے۔)

لہٰذا خلیل احمد پر واجب ہے کہ حسب وعدہ شرائط پوری کرے ورنہ گنہگار ہو گا مگر منیر احمد نے جتنی طلاق دی تھیں واقع ہو گئیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

؎ البقرة - ۲۳۰

Marfat.com

طلاق

فقہی ترتیب (۸۳) — زمانی ترتیب (۱۲۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میری اہلیہ نے نفاق کے زمانہ میں مجھ سے خلع حاصل کرنا چاہا میں نے تمام دن گزار دیا کہ میں یہ اہم معاملہ کرنا نہ چاہتا تھا لیکن میرے مخالفین اس خلع کے حامی تھے آخرکار میں نے نکاح نامہ تحریر کیا تھا اس کی پشت پر زرمہرو معافی و دیگر مطالبات تحریر کر دیئے اور طلاق دینے کی بھی تحریر لکھ دی اور میں نے مجبور ہو کر طلاق نامہ تحریر کرکے اپنے دستخط کر دیئے یہ واقعہ ۱۴ شوال ۱۳۷۹ھ کا ہے اس واقعے کے پندرہ سولہ روز گزرنے کے بعد مجھے میری مطلقہ بیوی نے کہلا کر بھیجا کہ میری اور تمہاری جان پر ظلم ہوا ہے لہٰذا تم نے مجبور ہو کر طلاق دی ہے اب رجوع کا راستہ تلاش کرو کہ شریعت میں کوئی اجازت ہے اگر ہے تو آپ کے گھر آ جاؤں لہٰذا شرعی مسئلہ سے آگاہ کریں۔

سید نظام علی نظامی دیوان خانہ قصبہ ایمن آباد، ضلع گوجرانوالہ

Marfat.com

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

نہ جانے آپ نے نکاح نامہ کی پشت پر کتنی طلاقیں لکھی ہیں پھر یہ بھی معلوم نہیں کہ طلاق رجعی لکھی ہے یا بائن آپ کو چاہئے تھا کہ مضمون طلاق نامہ کی نقل بھیجتے۔

بہرحال اگر ایک یا دو طلاق صریح تحریر کی ہیں تو اندرون عدت (رجوع) ہوسکتا ہے یعنی بغیر حلالہ اسے گھر میں لاسکتے ہو اور اگر تین طلاقیں صریح دے دی ہیں تو پھر قطعاً گنجائش نہیں جب تک حلالہ نہ کیا جائے۔

اور حلالہ کی صورت یہ ہوگی کہ بعد انقضائے عدت کسی سے نکاح کیا جائے پھروہ ہم بستری کے بعد طلاق دے پھراس کی عدت گزر جانے کے بعد اگر عورت نکاح پر آمادہ ہو تو نکاح کرنا جائز ہے۔

اور اگر ایک یا دو طلاق رجعی دی تھیں اور اب عدت گزر گئی تو دوبارہ بغیر حلالہ نکاح ہوسکتا ہے اب نہ جانے آپ نے کیا لکھا ہے۔

بہتر طریق یہ ہے کہ آپ ضرورت محسوس کریں تو اس طلاق نامہ کی نقل من وعن کرکے بھیج دیں۔

واللہ تعالٰی اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم ومفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۲۰/ جولائی ۱۹۶۰ء

Marfat.com

طلاق

فقہی ترتیب (۸۴)

زمانی ترتیب (۵۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع اس مسئلہ میں کہ بذریعہ رجسٹری طلاق ہو جاتی ہے- اگرچہ عورت کو رجسٹری موصول نہ ہو؟

(نوٹ: سائل سے زبانی وضاحت طلب کی گئی اور اس نے وضاحت کی)-

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

صورتِ مسئولہ میں خالد نے اپنی منکوحہ کو بذریعہ رجسٹری طلاق نامہ ارسال کر دیا تو عورت طلاق نامہ کو وصول کرے نہ کرے طلاق واقع ہو گئی-

اگر طلاق نامہ میں ایک طلاق یا دو طلاق صریح لکھیں تھیں تو طلاق رجعی واقع ہو گئی- اور پھر جب ایام عدت گزر گئے تو بائن ہو گئی مگر دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے- حلالہ کی ضرورت نہیں-

اور اگر تین طلاق مغلظہ دیدی تھیں تو اس وقت نکاح سے خارج ہوئی- بغیر حلالہ کے دوبارہ نکاح قیامت تک بھی نہیں ہو سکتا-

Marfat.com

لقولہ تعالی

فان طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا وغیرہ [1]

(ترجمہ : لہٰذا عورت مذکورہ کو جبکہ عرصہ ایک سال کا گزر گیا تو اب جہاں چاہے بلاشبہ نکاح ثانی کر سکتی ہے لیکن شوہر اول سے ہرگز بغیر حلالہ کے نہیں کر سکتی۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

---

[1] البقرة - ٢٣٠

Marfat.com

طلاق

فقہی ترتیب (۸۵)

زمانی ترتیب (۱۰۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک آدمی کی عورت اپنے والدین کے گھر چلی گئی اور اس کے خاوند نے طلاق لکھ کر بذریعہ ڈاک اسے بھیج دی عورت نے طلاق وصول نہیں کی۔ اور وہ اپنے خاوند کے گھر واپس آگئی اب خاوند اس کو اپنے گھر رکھ سکتا ہے کہ نہیں۔

الجواب وھوالموفق للصواب :

طلاق نامہ میں اگر تین طلاقیں مغلظہ لکھوائی ہیں تو لکھوانے ہی سے طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ عورت طلاق نامہ وصول کرے یا نہ کرے۔

تین طلاق کے بعد عورت حرام قطعی ہو جاتی ہے اور نکاح سے نکل جاتی ہے حتیٰ کہ دوبارہ بغیر حلالہ کئے نکاح ثانی نہیں کر سکتی۔

وقال تعالے

فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره [1]

---

[1] البقرۃ۔ ۲۳۰

Marfat.com

(ترجمہ : پھر اگر عورت کو تیسری طلاق دے دے خواہ دو کے ساتھ ملا کر یا دو طلاق دے چکنے کے بعد تو وہ عورت اس کے لئے حلال نہ رہے گی یعنی اس سے نکاح نہیں کرسکتی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے یعنی دوسرے خاوند سے صحبت نہ ہوجائے-)

وقال اللہ تعالیٰ

المطلقات یتربصن بانفسھن ثلاثة قروء [1]

(ترجمہ : طلاق پانے والی عورتیں تین حیض تک عدت گزارنے کیلئے رُکی رہیں-)

اور اگر طلاق نامہ میں ایک یا دو طلاق رجعی لکھی تھیں تو عدت کے اندر ہی رجوع کرسکتا ہے لہٰذا طلاق نامہ دکھایا جائے-

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

---

[1] البقرة - ۲۲۸

Marfat.com

طلاق

فقہی ترتیب (۸۶)

زمانی ترتیب (۸۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کہ میں اللہ تعالیٰ کو حاضر جان کر جو بھی لکھ رہا ہوں وہ بالکل ٹھیک لکھ رہا ہوں- میں جس وقت اشٹام فروش کے پاس گیا- تو صرف میں نے اُن سے کہا تھا کہ میں نے ایک طلاق نامہ لکھوانا ہے- تو اشٹام فروش نے مجھے طلاق نامہ لکھ کر مجھ سے صرف دستخط کروائے تھے- اُس وقت نہ تو اشٹام فروش نے مجھے پڑھ کر سُنایا تھا اور نہ ہی میں نے دیکھا تھا- اور نہ ہی میں نے اُس کو تین بار طلاق لکھنے کے لِئے کہا تھا اور نہ ہی میرے دل میں یہ خیال تھا کہ میں اُس کو تین بار طلاق دے دوں اب میری بیوی مجھ پر حلال ہے یا کہ حرام ہے-

الجواب وھوالموفق للصواب :

صورتِ مسئولہ میں برتقدیر صدق بیان سائل ایک طلاق واقع ہوگئی اس لِئے کہ جب اُس نے اشٹام نویس سے کہا کہ طلاق لکھ دو اسے کہنے سے ہی طلاق ہوگئی- اور چونکہ سائل نے نہ زبان سے تین طلاق لکھنے کا حکم کیا اور نہ تین طلاق دینے کی نیت تھی اور نہ اشٹام نویس نے اس کو سُنایا اور نہ اُس نے خود پڑھا نہ اُس کو تین طلاق لکھنے کا علم ہوا بالکل خالی الذہن ہو کر اس کے کہنے سے دستخط کر دیئے بعد میں عورت مرد مصالحت پر آمادہ ہوگئے تو اندریں صورت دوبارہ نکاح کر لینا کافی ہے حلالہ کی ضرورت نہیں-

فتاویٰ عالمگیری میں ہے-

Marfat.com

كل كتاب لم يكتبه بخطه ولم يمله بنفسه لا يقع به الطلاق اذا لم يقر انه كتابه كذافي المحيط [1]

(ترجمہ : ہروہ تحریر جسے اس نے نہ تو اپنے ہاتھ سے لکھا اور نہ ہی اسے خود املا کرایا، اس سے طلاق واقع نہ ہوگی جب تک اقرار نہ کرے کہ یہ اس کی تحریر ہے محیط میں اسی طرح ہے۔)

بہار شریعت میں ہے۔

کسی نے شوہر کو طلاق نامہ پر مجبور کیا اس نے لکھ دیا مگر نہ دل میں ارادہ ہے نہ زبان سے طلاق کا لفظ کہا تو طلاق نہ ہوگی [2]

اور صورت مسئولہ میں سائل مظہر ہے کہ اس نے زبان سے سوائے اس کے کہ طلاق لکھ دو کچھ نہیں کہا اور نہ دل میں تین طلاق دینے کا ارادہ تھا اور نہ لکھنے والے نے پڑھ کر سُنایا اور نہ اُس نے مضمون طلاق نامہ کو پڑھا فقط اس کے کہنے سے بغیر سوچ سمجھے دستخط کر دیئے لہٰذا تین طلاق واقع نہ ہوگی۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۱۹۶۰ء

---

[1] فتاویٰ عالمگیری مع ترجمہ اردو جلد ہشتم - صفحہ ۳۲
[2] بہارِ شریعت - حصہ ہشتم - صفحہ ۱۰

Marfat.com

طلاق

فقہی ترتیب (۸۷) زمانی ترتیب (۱۲۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئل
کے بارے میں کہ مسماۃ حاجرہ بی بی جو کہ عرصہ تقریباً دس ماہ میری زوجیت میں
رہی ہے اب بوجہ ناچاقی باہمی رضامندی سے میں اسے اپنی زوجیت میں نہ
رکھتے ہوئے طلاق دیتا ہوں اور بعد ادائیگی حق مہر اسے اجازت دیتا ہوں کہ و
جہاں چاہے اور جس سے چاہے اپنی زندگی بسر کرے مجھے اس سے کوئی تعلق
نہ ہوگا میں نے اسے حق مہر ادا کر دیا ہے اور یہ چند حروف بطور طلاق نام
تحریر کر رہا ہوں- بوقتِ ضرورت کام آسکے- براہ کرم فیصلہ کا حل فرمائیں-

(حررہ محمد عبدالحق

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

بموجب تحریر ھذا ایک طلاق رجعی اور ایک بائن واقع ہو گئی اب اگر
عورت اور مرد باہم صلح کرنا چاہتے ہیں تو دو آدمیوں کے سامنے از سرنو ایجاب
و قبول کریں نکاح جائز ہوگا اور صدقہ کی ضرورت نہیں-

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

طلاق

زمانی ترتیب (۱۲۱) | فقہی ترتیب (۸۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں نے اپنے بیوی کو لکھ کر دیا کہ چونکہ یہ خدمت گزار نہیں ہے اس لئے میں اس کو فارغ خطی دیتا ہوں مگر زبان سے نہیں کہا کہ میں نے تجھے طلاق دی۔ لفظ فارغ خطی سے زید کی مراد طلاق نہیں تھی اور نہ زید یہ خیال کرتا تھا کہ لفظ فارغ خطی کا منشا بھی طلاق ہی ہے بلکہ زید بیمار تھا اور بوجہ علالت و بیماری مزاج میں چڑچڑاہٹ تھی میاں بیوی میں بیمار داری پر جھگڑا ہوا اور زید نے بطور دھمکی یہ الفاظ کہ میں نے تجھے فارغ خطی دی اور میں تجھے فارغ خطی دیتا ہوں لکھ کر دے دیئے اور اس وقت نہ کوئی گواہ موجود تھا اور نہ ہی زید کا ارادہ طلاق کا تھا اور نہ زبانی بیوی سے کچھ کہا بلکہ پرچہ دے کر بیماری کی حالت میں والد صاحب کے پاس چلا گیا دوسرے روز اس کی بیوی بھی اس کے پاس چلی گئی اور ان کا سمجھوتہ ہو گیا قریباً ایک ماہ یہ دونوں بطور میاں بیوی دونوں رہتے رہے مگر پھر ناچاقی ہو گئی بیوی کہتی ہے کہ مجھے طلاق ہو گئی ہے میاں کہتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دی تھی اس پر شرعی مسئلہ کیا۔ عنداللہ جواب دے کر ماجور ہوں۔

سائل عبدالحکیم ملازم آر۔ ایم۔ ایس ریلوے سٹیشن، لاہور

Marfat.com

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

صورتِ مسئولہ میں لفظ فارغ خطی اردو میں طلاق صریح ہے لہٰذا
نیت ہو نہ ہو طلاق رجعی واقع ہوگئی اور جب دوسرے روز اس شوہر اور
بیوی میں سمجھوتہ ہو گیا اور عورت شوہر کے پاس چلی گئی اور تقریباً ایک ما
دونوں میاں بیوی کی طرح رہتے رہے تو رجوع فعل سے ہو گیا۔ لہٰذا اب
ناچاقی کی بناء پر عورت کا یہ کہنا کہ مجھے طلاق ہو گئی ہے صحیح ہے لیکن جب
شوہر نے اندرون عدت رجوع کر لیا تو اس طلاق کا اثر باقی نہ رہا البتہ شوہر
آئندہ دو طلاق اور دے دے تو عورت مطلقہ مغلظہ ہو جائے گی۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

طلاق

زمانی ترتیب (۱۵۵) — فقہی ترتیب (۸۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عرصہ چھ سال کا ہوا ہے کہ سردار محمد ولد نیاز علی قوم منہاس نے اپنی منکوحہ بشیراں بی بی بنت غلام علی کے لِئے ایک طلاق نامہ حبیب گھڑی ساز سے لکھوایا اور حبیب گھڑی ساز سے کہا کہ بشیراں بی بی میرے نفس پر حرام ہے یہ الفاظ اس نے تین بار کہے اور انہیں طلاق نامہ لکھنے والے اور ایک گواہ حکیم حمید صاحب اور لڑکی کے والد تین آدمیوں نے سُنا- پھر اس طلاق نامہ کے لکھنے کے بعد حکیم حمید صاحب ولد حکیم داوٗد صاحب نے بطور شہادت دستخط کیۓ- جب سردار محمد مذکور کی انگوٹھا لگانے کی نوبت آئی تو اس کی والدہ نے اس کو منع کر دیا-

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ صورت مذکورہ بالا میں جبکہ اس نے زبان سے اپنے نفس پر حرام کے تین بار الفاظ استعمال کیۓ اور صرف انگوٹھا نہ لگایا بشیراں بی بی شوہر مذکور کے عقد میں رہی یا حرام ہو کر نکاح سے خارج ہوئی- اور مزید بر آں عرصہ چھ سال کا گزر جانے کے بعد اب دوسری جگہ عقد کر سکتی ہے یا نہیں بینوا توجروا-

غلام علی ولد رحمت علی راجپوت سکنہ چک نمبر ۴۶ تھانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

اگر یہ بیان صحیح ہے کہ سردار محمد نے اپنی منکوحہ بشیراں بی بی
روبرو حبیب گھڑی ساز کے یہ الفاظ تین بار کہے کہ بشیراں بی بی میرے نف
پر حرام ہے- تو اندریں صورت بشیراں بی بی، سردار محمد پر حرام ہو گئی اور جب
چھ سال کا عرصہ منقضی ہو گیا تو عدت بھی گزر گئی اب بشیراں بی بی حسب بیا
مذکور جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے-

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

طلاق

فقہی ترتیب (۹۰)

زمانی ترتیب (۱۲۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے اپنی بیوی کو غصے کی حالت میں طلاق کی نیت سے یہ کہہ دیا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو مجھ پر حرام ہے تو میری ماں بہن ہے۔ اب وہ اُسے دوبارہ رضامندی کے ساتھ رکھنا چاہتا ہے اس معاملہ میں کیا ہوگا حکم شرع سے آگاہ کریں۔

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

صورتِ مسئولہ میں طلاق بائن واقع ہوگئی اور عورت مذکورہ زید پر حرام ہوگئی ہاں طلاق مغلظہ نہیں ہے کہ دوبارہ نکاح ہی نہ کرسکے اس صورت میں اگر میاں بیوی مصالحت کرنا چاہتے ہیں تو دوبارہ دوچار آدمیوں کے روبرو ایجاب قبول کرلیں۔ ھکذا فی العالمگیری

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۲۴/ جون/ ۱۹۶۰ء

Marfat.com

طلاق

فقہی ترتیب (۹۱) زمانی ترتیب (۱۱۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسمی نواب دین ولد حیات محمد قوم بٹ کشمیری مسلمان سکنہ جلو ضلع لاہور کہ میرا بھتیجا عبدالرشید جو تعلیم یافتہ ہے اور میں اَن پڑھ ہوں۔ اس نے ایک کاغذ پر طلاق نامہ لکھ کر مجھ سے کہا کہ چچا صاحب اس کاغذ پر انگوٹھا لگا دو میں نے اس خیال سے کہ یہ کوئی گواہی وغیرہ ہے انگوٹھا لگا دیا۔ بعد میں انہوں نے ظاہر کیا کہ تمہاری بیوی کو طلاق ہوگئی ہے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ میری دختر بالغہ کا بھتیجے کے لِئے رشتہ مانگتے تھے اور میری بیوی نے انہیں رشتہ دینے سے انکار کر دیا تھا تو انہوں نے چال چلی کہ اس طرح سے اس کی بیوی کو ہٹا دیا جائے تو کیا اس دھوکہ سے جبکہ خاوند کو طلاق نامہ کا علم ہی نہ ہو محض انگوٹھا لگانے سے طلاق ہو جاتی ہے۔ بینوا توجروا

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

اللھم ارنا الحق حقا والباطل باطلا

اگر یہ بیان صحیح ہے کہ نواب دین اَن پڑھ ہے اور اس نے کسی

Marfat.com

وقت میں نہ تو زبان سے اور نہ کسی کو لکھنے کے لئے کہا اور نہ اس کو یہ بتایا گیا کہ یہ طلاق نامہ ہے اور نہ اس کو مضمون طلاق سُنایا گیا غرض کہ وہ بالکل بے خبر ہے اور خالی الذھن ہے اور اسے دھوکہ دے کر انگوٹھا لگوایا گیا تو اس طرح طلاق واقع نہ ہوگی لہٰذا نواب دین اپنی منکوحہ کو بدستور سابق آباد کر سکتا ہے اور اس کے نکاح میں کوئی خلل واقع نہیں ہوا۔ فقط۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

طلاق / نکاح

فقہی ترتیب (۹۲)

زمانی ترتیب (۸۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں ایک امام صاحب نے ایک ایسی عورت کا نکاح پڑھایا۔ جس کو زبانی طلاق تو ماہ نومبر ۱۹۵۹ء میں دی گئی اور تحریر کی صورت میں طلاق نامہ بھی ۳۱ مارچ ۱۹۶۰ء کو لکھ کر دے دیا گیا۔ امام صاحب کو ۱۸ اپریل نکاح پڑھانے کے وقت یہ بتایا کہ اس عورت کو طلاق ہوئے ایک سال کا عرصہ گزر گیا ہے۔

مولوی صاحب نے یہ یقین کرتے ہوئے کہ چونکہ اس کی عدت گزر چکی ہے اس کا نکاح پڑھ دیا بعد میں معلوم ہوا کہ عورت کو تحریری طلاق موصول ہوئے آٹھ دن ہی ہوئے اور اب تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ زبان طلاق تو خاوند نے نومبر ۱۹۵۹ء میں دی تھی اور خاوند اول اس کا حلفیہ اعلان بھی کرتا ہے اب جن لوگوں کی نظر تحریری طلاق کی طرف سے وہ مولوی صاحب کو طعن و تشنیع کرتے ہیں کہ کیا ایسے امام صاحب کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے ہمیں حکم شرع سے آگاہ کیا جائے۔ بینوا توجروا۔

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

طلاق زبانی دے یا تحریری بہرصورت ہو جاتی ہے لہٰذا صورتِ مسئولہ میں جبکہ طلاق زبانی ماہ نومبر میں دی اور اُن کا نکاح ماہ اپریل میں پڑھایا گیا۔ تو ان ایام میں اگر عورت مذکورہ کو کامل تین حیض آ چکے تھے تو نکاح

Marfat.com

بالکل جائز و صحیح ہوگا- زبانی طلاق دینے کے بعد تحریر لغو اور بے محل ہے- مطلقہ ثلثہ محل طلاق نہیں رہتی-

پس اندریں صورت میں مولوی صاحب نے نکاح پڑھایا وہ حق بجانب ہیں- اُن پر طعن و تشنیع کرنا گناہ اور ان کے پیچھے نماز بلاشبہ جائز ہے-

البتہ اگر مولوی صاحب نے اندرون عدت نکاح پڑھایا منکوحہ غیر مطلقہ کا نکاح پڑھا دیا تو وہ بے شک گناہ گار ہیں- اور ان کی امامت درست نہیں ہے اور وہ نکاح جو عدت میں پڑھایا جاوے یا منکوحہ غیر کا نکاح کر دیا جائے تو وہ حلال نہیں-

فتاویٰ عالمگیری میں ہے-

لایجوز [1] لرجل ان یتزوج زوجة غیره وکذالک المعتدة هکذا فی السراج الوهاج [2]

(ترجمہ : کسی مرد کے لِئے یہ جائز نہیں کہ دوسرے کی بیوی سے نکاح کرے اسی مذکورہ حکم کی طرح یہی حکم دوسرے کی معتدہ کے لِئے ہے یعنی دوسرے کی معتدہ سے اس کی عدت میں نکاح کرنا جائز نہیں ہے-)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۱۹۶۰ء

---

[1] مخطوطہ میں لایجوز کی بجائے یحرم ہے لیکن پیشِ نظر مطبوعہ نسخہ میں لایجوز ہے مرتب عفی عنہ

[2] فتاویٰ عالمگیری مع ترجمہ اردو، جلد سادس - صفحہ ۸۴

Marfat.com

طلاق

فقہی ترتیب (۹۳) — زمانی ترتیب (۱۱۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئل
کے بارے میں کہ زید نے اپنی لڑکی کا عقد بکر کے لڑکے کے ساتھ کیا لیکن چند
ہی روز کے بعد خاندانی رنجش کے سبب بکر کے لڑکے نے کئی بار اپنے کنبے
لوگوں کے سامنے طلاقیں دیدیں جب زید کو علم ہو تو انہوں نے کہا زبانی
طلاقیں تو تم نے دے دیں اگر ایسا ہی ہے تو تحریر کر دو اس پر اس نے انہیں
پریشان کرنے کے لیئے کہا ہم تم کو یونہی خراب کریں گے تحریر نہیں دیں گے
زید نے عدالت کی طرف رجوع کیا اور وہاں سے یک طرفہ فیصلہ کرا لیا۔ کیا
بغیر تحریر کے طلاق واقع ہوگئی یا نہیں۔ کیا دوسری جگہ عقد کرسکتا ہے یا پھر
وہیں بسائیں۔ للہ شرع شریف کے احکام سے آگاہ فرما کر مشکور فرمائیں۔

گواہ شد — محمد شریف

گواہ شد — فضل دین

الجواب وهوالموفق للصواب :

صورتِ مسئولہ میں جب کئی بار برادری کے سامنے زبانی طلاق دے

Marfat.com

چکا ہے تو زبانی طلاق واقع ہو گئی لکھ کر دے یا نہ دے تحریر کچھ ضرور نہیں لہٰذا بعد انقضائے عدت جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے اور اپنا مہر وغیرہ سامان جہیز بذریعہ حکومت وصول کر سکتی ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دار العلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۱۴ / جون / ۱۹۶۰ء

Marfat.com

طلاق

فقہی ترتیب (۹۴)

زمانی ترتیب (۱۰۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسمی سراج دین نے اپنے خسر کو ایک خط ارسال کیا اس میں تحریر کیا کہ "تم نے رضامندی نال بھیج دینی ہو تو بھیج دو اگر نہیں بھیجو گے تو میری طرف سے سفید جواب ہے اور یہ میرے جوگی ہے نہ میں اُس دے جوگا"۔ اس کے بعد تحریر کیا ہے "جو تم نے مجھے مارا ہے اس لِئے میں چھوڑ رہا ہوں میری طرف سے چھٹی ہے"۔ تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا ان الفاظ کے استعمال کے بعد وہ اس کی بیوی رہی یا نہیں۔ خط ارسال کئے چار ماہ ہو چکے ہیں سسر نے اپنی بیٹی کو شوہر کے ہاں ابھی تک نہیں بھیجا۔ لڑکی کے والد سراج دین سے بھی داماد نے دوبارہ کہا تھا کہ میں نے لڑکی کو یعنی بیوی کو چھوڑ دیا اس میں حکم شرع بتایا جائے۔

(سراج دین ولد بلاقی منہالہ کلاں تحصیل و ضلع لاہور)

الجواب وھوالموفق للصواب:

صورتِ مسئولہ میں اگر فی الواقع سراج دین نے کئی بار زبانی طلاق

Marfat.com

دے دی ہے اور صاف کہہ دیا ہے کہ میں نے لڑکی یعنی اپنی زوجہ کو چھوڑ دیا اور نیز بذریعہ خط بھی اس نے طلاق لکھ کر بھیج دی تو زبانی و تحریری طلاق ہو جاتی ہے اور چار ماہ میں یعنی جس دن سراج دین نے اپنی منکوحہ کو طلاق زبانی یا تحریری دی تھی اسی دن سے عدت گزاری جائے گی لہٰذا اس عرصہ میں عورت مذکورہ کو تین حیض آ گئے ہیں تو عدت بھی گزر گئی بعد مدت جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

طلاق

فقہی ترتیب (۹۵) — زمانی ترتیب (۱۱۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(۱) سائلہ عاقلہ وبالغہ نوجوان عمر۲۶-۲۷ سال اپنی نیکی و بدی بخوبی سمجھتی ہے۔

(۲) یہ کہ سائلہ کا نکاح، تقریباً عرصہ ۱۲-۱۳ سال کا ہوا ہے، ہمراہ غلام محمد ولد غلام حسین قوم راجپوت لدھیانہ شہر ہوا تھا۔ پھر پاکستان آ گئے۔ اور صدر بازار لاہور چھاؤنی میں مقیم رہے اور ہمراہ خاوند ۵-۶ سال رہی اور خاوند راج ہے جو دیہاڑی کرتا تھا۔ اب خاوند نے کہا ہے کہ بدچلن ہے اور اس کا لاہور کئی ایک بدچلن عورتوں کے ساتھ یارانہ ہے اور عرصہ ۵-۶ سال سے بغیر اطلاع دیئے کہیں چلا گیا ہے اور باقی کئی دفعہ مجھ سے جھگڑا اور مار پیٹ کرکے گھر سے بارہا نکالا اور پھر آباد کر لیا۔ اور کئی دفعہ زبانی طلاق بھی دی۔ بالآخر مجھے دو تین دفعہ طلاق دے کر ماں بہن کہہ کر اور زبانی طلاق دے کر گھر سے نکال دیا اور بعد میں لاپتہ ہوگیا۔

اب اس کے بارے میں کیا حکم ہے اور میرے بارے میں کیا حکم ہے؟

Marfat.com

(الجواب وھو الموفق للصواب) :

اگر یہ بیان مذکور صحیح ہے کہ رضیہ بیگم کو اس کے شوہر نے کئی دفعہ زبانی طلاق دے کر گھر سے نکال دیا تو طلاق زبانی بھی ہو جاتی ہے اندریں صورت عورت مذکور پر طلاق واقع ہو گئی- اور رضیہ بیگم اپنے شوہر پر حرام ہو کر نکاح سے خارج ہو گئی- اور بعد میں انقضائے عدت کے بعد جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے- لیکن یہ معاملہ حلال و حرام کا ہے- غلط کام سے کام نہیں بنتا- یہ یقین کر لو کہ یہ دنیا چند روزہ ہے آخر مرنا ہے لہٰذا اگر رضیہ بیگم کے شوہر غلام محمد نے فی الواقع زبانی تین طلاق دے کر گھر سے نکال دیا ہے اور عدت بھی گزر گئی ہے یعنی وقت طلاق سے تین حیض گزر گئے ہیں تو رضیہ بیگم جہاں مرضی ہو نکاح کر سکتی ہے اور اگر طلاق نہیں دی اور ناراض ہو کر گھر سے نکال دیا اور روپوش ہو گیا- تو اس صورت میں طلاق وغیرہ کچھ نہیں اور سوائے صبر کی چارہ نہیں-

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

طلاق

فقہی ترتیب (۹۶) | زمانی ترتیب (۱۱۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسمی محمد یونس نے اپنی بیوی کو غصہ میں آکر طلاق دی۔ اور مہر کی رقم ادا کر دی اس کے دوسرے دن جبکہ ان کو کہا گیا کہ تم اس کا علمائے کرام سے فتویٰ لو تو انہوں نے اپنے قلم سے سوال میں لکھا اور میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور زر مہر دیا اور لفظ طلاق تین مرتبہ کہا اور اس وقت مطلقہ مذکورہ حاملہ تھی بعد اس کے مطلقہ مذکورہ چچا کے ہاں چلی گئی۔ وہاں لڑکا پیدا ہوا۔ فرمائیں محمد یونس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے اور مطلقہ کے لئے کیا حکم ہے اگر محمد یونس اپنی مطلقہ بیوی کو رکھنا چاہے تو کیا حکم ہے۔

(نوٹ): طلاق اور مہر کی ادائیگی ایک ہی مجلس میں ہوئی۔ بینوا توجروا۔

الجواب وھوالموفق للصواب :

حاملہ کو طلاق دینا ممنوع ہے نیز ایک دم تین طلاق دینا ناجائز ہے اور جبکہ تین طلاق اس نے کہہ کر دے دیں تو طلاق واقع ہو گئیں اور محمد یونس اب اس کے ساتھ نکاح بھی نہیں کرسکتا اور چونکہ بچہ پیدا ہو گیا ہے عدت

Marfat.com

گزر گئی اب جس سے چاہے نکاح کرسکتی ہے محمد یونس سے نکاح نہیں ہو سکتا۔

ہاں کسی سے نکاح کرکے ہمبستر ہو پھر وہ طلاق دے دے پھر اُس کی عدت گزر جائے تو محمد یونس کو نکاح کرنا جائز ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

طلاق

فقہی ترتیب (۹۷)

زمانی ترتیب (۱۳۷)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسمی محمد صادق کی منکوحہ حاملہ ہے اور حمل چھ ماہ کا ہے اب منکوحہ محمد صادق سے طلاق حاصل کرنا چاہتی اور بضد ہے کہ اُسے طلاق مل جائے- ان حالات میں مسمی محمد صادق ان پر بیوی کو طلاق دینے پر رضامند ہے کیا یہ طلاق ہو سکتی ہے-

مورخہ ۵/ جولائی/ ۱۹۶۰ء

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

اللھم رب زدنی علما بحالت حمل طلاق دینا نہ چاہئے تاہم اگر حاملہ کو طلاق دی جائے تو طلاق واقع ہو جائے گی اور اس کی عدت بچہ پیدا ہوتے ہی ختم ہو جائے گی-

لقولہ تعالی

واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن [1]

[1] الطلاق - ۴

Marfat.com

(ترجمہ : حمل والیوں کی عدت ان کے ہاں بچہ کی ولادت تک ہے-)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۵ / جولائی ۱۹۶۰ء

Marfat.com

طلاق

فقہی ترتیب (۹۸) — زمانی ترتیب (۹۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوٹ : نقل فتاوی کے رجسٹر میں صرف جواب درج ہے سوال منقول نہیں ہے۔

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

صورتِ مسئولہ میں حکم شرع یہ ہے بعد انقضائے عدت طلاق عورت جہاں چاہے جائز نکاح کرنے کی مجاز ہو جاتی ہے اور نیز شرعی مسئلہ ہے کہ طلاق زبانی اور تحریری ہر طرح واقع ہو جاتی ہے۔ بس پدر دختر مسمی تاجدین ولد مہر فضل دین کا حلفی بیان مصدقہ مجسٹریٹ اور نیز محمد نذیر اور مسماۃ مذکور کا حلفی بیان مصدقہ مجسٹریٹ ہمراہ ہذا ہے ہر دو بیان میں زبانی روبرو گواہان تین طلاق مغلظہ دینے کا اعتراف و اقرار ہے اور یہ کہ طلاق ماہ نومبر ۵۹ء میں دی تھی اس کے بعد ماہ اپریل ۶۰ء میں نکاح ثانی کیا گیا ہے اور نکاح ثانی دختر مذکورہ کے والدین اور دیگر برادری کے اشخاص کا سامنے منعقد ہوا ہے تو ان چار پانچ ماہ میں تین حیض کا آنا ممکن الوقوع ہے۔ اور جب عدت گزر گئی تو نکاح کے جائز و نافذ و صحیح ہونے میں کسی قسم کا شبہ نہیں رہتا اور

Marfat.com

بعد کی تحریر وہ ایک جھگڑے کی بناء پر واقع ہوئی ہے- طلاق ثلثہ زبانی دینے کے بعد دوبارہ طلاق کا محل باقی نہیں رہتا- اس لئے پچھلی تحریر لغو اور بے کار ہے اور جبکہ یہ نکاح دختر مذکورہ کے باپ اور رشتہ داروں کی موجودگی میں عمل میں آیا تو پھر نکاح خوان پر اعتراض عداوت و دشمنی پر مبنی معلوم ہوتا ہے- اگر عدت نہ گزری ہوتی تو باپ اور رشتہ دار علی الاعلان امام مسجد کو بلا کر مجمع عام و خاص میں نکاح کیسے کرتے- بہرحال امام یعنی نکاح خوان بے قصور معلوم ہوتا ہے- اور یہ بیانات واضح کرتے ہیں کہ امام مذکور نے مجمع میں دختر کے والدین کی اجازت سے نکاح پڑھایا-

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

طلاق

فقہی ترتیب (۹۹)

زمانی ترتیب (۱۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسمی محمد اسمٰعیل نے اپنی منکوحہ نذیر بیگم کو روبرو چار گواہان عمردین، محمد شفیع، فیض علی، محمد بخش زبانی تین طلاق ۱۸/ مئی/۱۹۵۹ء کو دیں تو کیا ازروئے شریعت محمدیہ علیہ التحیہ والثناء مسماۃ نذیر بیگم کسی دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے۔ بینواتوجروا

المستفتی فیض علی ولد سردار علی، موضع میرپور علاقہ تھانہ چونگ تحصیل و ضلع لاہور

۸/ رمضان المبارک

۱۹۶۰ء/ ۳/ ۷

بروز پیر

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

اگر یہ بیان واقعی صحیح ہے کہ محمد اسمٰعیل نے اپنی منکوحہ نذیر بیگم کو روبرو گواہان مذکورہ تین طلاق صریح مغلظہ دے دیں تو مسماۃ نذیر بیگم، محمد اسماعیل کے نکاح سے خارج ہو کر ہمیشہ کے لئے حرام ہوگئی اور اب بغیر حلالہ کئے دوبارہ نکاح بھی نہیں ہوسکتا۔

وقال تعالے فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد

Marfat.com

حتی تنکح زوجا غیرہ [1]

(ترجمہ : پھر اگر عورت کو تیسری طلاق دے دے خواہ دو کے ساتھ ملا کر یا دو طلاق دے چکنے کے بعد تو وہ عورت اس کے لیے حلال نہ رہے گی یعنی اس سے نکاح نہیں کرسکتی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے یعنی دوسرے خاوند سے صحبت نہ ہو جائے۔)

عالمگیری میں ہے۔

لایجوز [2] لرجل ان یتزوج زوجة غیرہ وکذالک المعتدۃ ھکذا فی السراج الوھاج [3]

(ترجمہ : کسی مرد کے لیے جائز نہیں کہ وہ دوسرے کی بیوی سے نکاح کرے اور یہی حکم دوسرے کی معتدہ کے لیے ہے یعنی دوسرے کی معتدہ سے عدت کے اندر نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔)

---

[1] البقرۃ۔ ۲۳۰

[2] مخطوطہ میں لایجوز کی بجائے یحرم ہے لیکن پیشِ نظر مطبوعہ نسخہ میں لایجوز ہے مرتب عفی عنہ

[3] فتاویٰ عالمگیری مع ترجمہ اردو جلد سادس ۔ صفحہ ۸۴

Marfat.com

الحاصل برتقدیر صدق بیان سائل مسماۃ نذیر بیگم بعد انقضاء عدت جہاں چاہے نکاح کرسکتی ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۱۹۶۰ء

Marfat.com

طلاق

فقھی ترتیب (۱۰۰) | زمانی ترتیب (۱۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے کے متعلق کہ جو مسلمان شخص گھر کی کسی ناچاکی کی وجہ سے اپنی بیوی کو روبرو گواہان تین دفعہ طلاق دے کر اپنی زوجیت سے علیحدہ کر دے پھر وہ عورت بغیر حلالہ کئے ہوئے اپنے خاوند طلاق دہندہ کے گھر آباد ہو سکتی ہے یا نہیں اگر خاوند طلاق دہندہ اس مطلقہ عورت سے نکاح کرے وہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں اس کے متعلق جو شریعت کا حکم ہو صادر فرمایا جائے۔

گواہ شد مقبول حسین شاہ

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

تین طلاق صریح دینے کے بعد عورت حرام قطعی ہو کر نکاح سے خارج ہو جاتی ہے اور اس سے دوبارہ نکاح کرنا حرام ہے جب تک حلالہ نہ نکالا جائے۔ اور حلالہ کی صورت یہ ہے کہ تین حیض عدت گزار کر کسی شخص سے نکاح کرکے ہمبستر ہو پھر بعد مجامعت اگر وہ طلاق دیدے تو اس کی عدت گزار کر شوہر اول کو نکاح کرنا حلال ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

وقال اللہ تعالے

فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ [1]

(ترجمہ : پھر اگر عورت کو تیسری طلاق دے دے خواہ دو کے ساتھ ملا کر یا دو طلاق دے چکنے کے بعد تو وہ عورت اس کے لئے حلال نہ رہے گی یعنی اس سے نکاح نہیں کر سکتی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے یعنی دوسرے خاوند سے صحبت نہ ہو جائے۔)

وقال اللہ تعالے

المطلقات یتربصن بانفسھن ثلاثۃ قروء [2]

(ترجمہ : طلاق پانے والی عورتیں تین حیض تک عدت گزارنے کیلئے رُکی رہیں۔)

اور حدیث شریف میں ہے۔

حتی تذوقی عسیلتہ وھویذوق عسیلتک [3]

(ترجمہ : تم پہلے خاوند کے نکاح میں دوبارہ نہیں آسکتیں جب کہ تم اس کی تھوڑی سی شہد نہ چکھ لو اور وہ تمہاری تھوڑی سی شہد نہ چکھ لے یعنی دوسرا خاوند تمہارے ساتھ جماع نہ کر لے۔)

---

[1] البقرۃ - ۲۳۰

[2] البقرۃ - ۲۲۸

[3] (۱) صحیح البخاری جلد ۳ - صفحہ ۲۲۰

(۲) صحیح البخاری جلد ۷ - صفحہ ۵۵، ۴۳

(۳) صحیح البخاری جلد ۸ - صفحہ ۲۸

(۴) صحیح مسلم، کتاب النکاح رقم الحدیث ۱۱۱ وغیرہا من کتب الاحادیث

Marfat.com

لہٰذا جس نے مطلقہ ثلاثہ کو بغیر حلالہ کئے اپنے گھر آباد کیا اور نکاح کر لیا یہ نکاح حرام و ناجائز واجب الرد ہوا اور جو حلال جانے وہ کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ لقولہ تعالی

فلا تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ [1]

(ترجمہ : طلاقیں ہوچکنے کے بعد عورت اپنے طلاق دینے والے خاوند کے لِئے حلال نہیں رہتی جب کہ وہ کسی دوسرے خاوند سے نکاح کے بعد ہم بستری نہ کرلے۔)

پس ایسا شخص مستحق نار و مورد غضب جبار ہے۔ اس کو فوراً علیحدگی اختیار کرنا ضروری ہے اور اپنے کردار پر نادم و پشیمان ہو کر تائب و مستغفر ہونا اور تجدید اسلام کر لینا مناسب ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف ۔ لاہور، (پاکستان)

۱۵/ اپریل ۱۹۶۰ء

---

[1] البقرۃ۔ ۲۳۰

Marfat.com

طلاق

فقہی ترتیب (۱۰۱) زمانی ترتیب (۲۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نے بعقل و ہوش و حواس خمسہ خود روبروئے چند عاقل و بالغ مسلمان مرد نے اپنی بیوی کو تین بار طلاق طلاق طلاق کا زبانی اعلان کیا۔

ملک معراج دین پوسٹ ماسٹر توحید منزل اچھرہ، لاہور

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

(وضاحت : سائل نے زبانی بیان کیا کہ اس شخص نے تحریری طلاق بھی دی ہے)۔

صورتِ مسئولہ میں جبکہ شوہر نے منکوحہ کو تین طلاق صریح زبانی اور تحریری دیدی ہیں تو عورت مذکورہ اپنے شوہر کے حبالۂ نکاح سے خارج ہو کر اپنے شوہر پر ہمیشہ کے لئے حرام ہوگئی ہے۔ اب بغیر حلالہ کئے شوہر سے دوبارہ نکاح بھی نہیں ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

وقال تعالے

فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیره [1]

(ترجمہ: پھر اگر عورت کو تیسری طلاق دے دے خواہ دو کے ساتھ ملا کر یا دو طلاق دے چکنے کے بعد تو وہ عورت اس کے لئے حلال نہ رہے گی یعنی اس سے نکاح نہیں کرسکتی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے یعنی دوسرے خاوند سے صحبت نہ ہوجائے۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)
(۲۱/ رمضان المبارک ۹۷ ۱۳ھ)

---

[1] البقرۃ - ۲۳۰

Marfat.com

طلاق

فقہی ترتیب (۱۰۲)

زمانی ترتیب (۱۵۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسمی محمد عارف اور اس کی بیوی حسیناں بی بی کے درمیان خانگی حالات کی بنا پر جھگڑا ہو گیا تھا جھگڑے کے دوران محمد عارف نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور پھر وہ امام مسجد کے پاس گیا اور بیان کیا کہ میں نے اپنی بیوی کو زبان سے تو ایک ہی وقت میں کم و بیش سو مرتبہ طلاق دے دی ہے کیا میری وہ طلاق صحیح ہو گئی ہے یا میں لکھ کر اس کے ہاتھ پکڑا دوں امام مسجد نے کہا کہ طلاق ہو گئی ہے لکھنے کی ضرورت نہیں۔

بعد ازاں محمد عارف اپنے مویشی لے کر حاجی صدر دین کی حویلی میں چلا گیا حاجی صدر دین کے دریافت کرنے پر اس نے کہا کہ حاجی صاحب بس میں نے تو اسے چھوڑ ہی دیا ہے مزید پانچ چھ دفعہ کہا کہ میں نے اسے طلاق دے دی ہے اب اگر میں اس کے پاس جاؤں تو اپنی بہن کے پاس جاؤں۔

خیر چند دنوں کے بعد محمد عارف اور اس کی بیوی کے درمیان صلح ہو گئی اور دونوں راضی خوشی بسنے لگ گئے اور دوبارہ نکاح وغیرہ نہیں کیا۔

سوال اب یہ ہے کہ مسمی مذکور کی طلاق صحیح ہو گئی ہے یا کہ نہیں۔

Marfat.com

اگر طلاق ہو گئی ہے تو اب ان کو کیا کرنا چاہیئے۔ اگر کفارہ وغیرہ پڑتا ہو اور ان کا سابقہ نکاح بحال رہ سکتا ہو تو مفصل بتایا جائے ہم آپ کے نہایت ممنون و مشکور ہوں گے۔

فدویان ساکنان موضع پنڈی راجپوتاں

معرفت ماسٹر غلام مصطفیٰ کارپوریشن پرائمری سکول جیل روڈ، لاہور

(۹/۶/۱۹۶۰ء)

(الجواب وهو الموفق للصواب) :

صورت مسئولہ میں جبکہ شخص مذکور زبانی بارہا طلاق صریح دے چکا ہے تو تین طلاق صریح مغلظہ کے بعد عورت حرام قطعی ہو کر نکاح سے خارج ہو جاتی ہے اور پھر شوہر کو رجوع یا نکاح ثانی کا حق نہیں رہتا لہٰذا عورت کو چاہیئے کہ فوراً علیحدہ ہو جائے یہ صلح جائز صلح نہیں بلکہ حرام و زنا کے لئے صلح ہوئی ہے۔ عورت جدا ہو کر تین حیض عدت کے گزارے پھر کسی اور سے نکاح کر کے ہم بستر ہو کر طلاق حاصل کرے اگر شوہر ثانی طلاق دے دے تو اس کی عدت گزار کر اگر شوہر اول سے چاہے تو نکاح ہو سکے گا۔

وقال تعالے فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره [1]

(ترجمہ : پھر اگر عورت کو تیسری طلاق دے دے خواہ دو کے ساتھ ملا کر یا دو طلاق دے چکنے کے بعد تو وہ عورت اس کے لئے حلال نہ رہے گی یعنی اس سے نکاح نہیں کر سکتی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے یعنی دوسرے خاوند سے صحبت نہ ہو جائے۔)

---

[1] البقرة۔ ۲۳۰

Marfat.com

وقال الله تعالی

المطلقات یتربصن بانفسهن ثلاثة قروء ؎

(ترجمہ : طلاق پانے والی عورتیں تین حیض تک عدت گزارنے کیلئے رکی رہیں۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۹/ جون / ۱۹۶۰ء

؎ البقرة - ۲۲۸

Marfat.com

طلاق

زمانی ترتیب (۸۹)

فقہی ترتیب (۱۰۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاق زبانی دیں جس پر ایک سال کا عرصہ گزر چکا ہے آیا اب وہ عورت جائے دگر پر نکاح کر سکتی ہے کہ نہیں؟ نیز اور عدت وغیرہ کی ضرورت تو نہیں؟

سائل امیر خان سکنہ گجومہ

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

صورتِ مسئولہ عنہا میں اگر فی الواقع شخص مذکور نے اپنی منکوحہ کو تین طلاقیں صریح زبانی دے دی تھیں اور عرصہ ایک سال منقضی ہو چکا ہے تو عورت اسی دن سے اس شوہر کے حبالہ نکاح سے نکل کر حرام ہو گئی اور ایک سال کی مدت میں عدت بھی گزر گئی ہوگی یعنی اس کو وقت طلاق سے آج تک تین حیض آ چکے ہوں گے لہٰذا وہ دوسری جگہ اپنی مرضی سے نکاح کرنے کی مختار ہے۔ لقولہ تعالی

فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیره [1]

---

[1] البقرة۔ ۲۳۰

Marfat.com

(ترجمہ : پھر اگر عورت کو تیسری طلاق دے دے خواہ دو کے ساتھ ملا کر یا دو طلاق دے چکنے کے بعد تو وہ عورت اس کے لئے حلال نہ رہے گی یعنی اس سے نکاح نہیں کر سکتی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے یعنی دوسرے خاوند سے صحبت نہ ہو جائے۔)

وقال الله تعالی

المطلقات یتربصن بانفسهن ثلاثة قروء [1]

(ترجمہ : طلاق پانے والی عورتیں تین حیض تک عدت گزارنے کیلئے رُکی رہیں۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

---

[1] البقرۃ - ۲۲۸

Marfat.com

طلاق

فقہی ترتیب (۱۰۴) | زمانی ترتیب (۱۳۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں نے اپنی بیوی تاج بیگم کو ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق دے کر اپنی زوجیت سے علیحدہ کر دیا ہوا ہے جو کہ میں نے اپنے نفس پر حرام سمجھ کر علیحدہ کر دیا تھا۔ سمجھ کر ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق دے چکا تھا اور اس سے رجوع طلاق کے کاغذ پر چاہتا ہوں برائے مہربانی میری بیوی مجھ پر جائز ہو سکتی ہے جناب عالی جواب فرمائیں۔

نثار احمد ولد عبدالمجید ذات جٹ سن نئی آبادی بھابڑہ

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

صورتِ مسئولہ میں تاج بی بی زوجہ نثار احمد تین طلاق مغلظہ سے نثار احمد پر حرام قطعی ہو گئی اور نکاح سے خارج ہو گئی۔

وقال تعالے

فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ [1]

---

[1] البقرۃ۔ ۲۳۰

Marfat.com

(ترجمہ : پھر اگر عورت کو تیسری طلاق دے دے خواہ دو کے ساتھ ملا کر یا دو طلاق دے چکنے کے بعد تو وہ عورت اس کے لئے حلال نہ رہے گی۔ یعنی اس سے نکاح نہیں کرسکتی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے یعنی دوسرے خاوند سے صحبت نہ ہو جائے۔)

وقال اللہ تعالی

المطلقات یتربصن بانفسھن ثلاثۃ قروء [1]

(ترجمہ : طلاق پانے والی عورتیں تین حیض تک عدت گزارنے کیلئے رُکی رہیں۔)

اور اب دوبارہ بغیر حلالہ کئے نثار احمد سے نکاح بھی نہیں کرسکتی۔

حدیث شریف میں ہے۔

لا حتی تذوقی عسیلتہ وھو یذوق عسیلتک [2]

(ترجمہ : مطلقہ ثلاثہ کو فرمایا کہ تو پہلے خاوند کے لئے حلال نہیں ہے جب تک تو دوسرے خاوند کا کچھ شہد نہ چکھ لے اور وہ تیرا کچھ شہد نہ چکھ لے۔)

لہذا تاج بی بی مذکورہ بعد گزر جانے عدت کے دوسری شخص سے نکاح کرسکتی ہے نثار احمد سے نہیں اور عدت وقت طلاق سے تین حیض آ جانے کے بعد ختم ہو جائے گی جب تین حیض کامل ہو جائیں نکاح کرنا جائز ہو جائے گا اور اگر تاج بی بی حاملہ ہو تو اس کی عدت بچہ پیدا ہونے تک ہو گی۔

---

[1] البقرۃ - ۲۲۸

[2] الطلاق - ۴

Marfat.com

لقولہ تعالی

واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن [1]

(ترجمہ : حمل والیوں کی عدت ان کے ہاں بچہ کی پیدائش تک ہے۔)

اور اگر بوجہ صغر سنی یا بر سنی یعنی سن ایاس کو پہنچ کر مایوس الدم ہو گئی ہے تو اس کی عدت وقت طلاق سے کامل تین ماہ قمری تاریخ سے گزار کر ختم ہو جائے گی۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۲/ جولائی ۱۹۶۰ء

Marfat.com

طلاق

فقہی ترتیب (۱۰۵) زمانی ترتیب (۱۴۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے اپنی منکوحہ غیر مدخولہ کو کہا تجھے طلاق، طلاق ہے اب وہ مطلقہ زید کے نکاح میں بغیر حلالہ کے آسکتی ہے یا نہیں؟ بینواتوجروا۔

الجواب وھوالموفق للصواب :

صورت مسئولہ میں جبکہ منکوحہ غیر مدخول بہا کو زید نے متفرق تین طلاق دیں تو ایک طلاق سے بائن ہو گئی اور دوسری تیسری لغو ہیں کہ بینونت کے بعد محل طلاق نہ رہا اور غیر مدخولہ پر عدت بھی نہیں۔ پھر اگر شوہر چاہے تو دوبارہ نکاح کر سکتا ہے حلالہ کی حاجت نہیں۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

اذا طلق الرجل امراته ثلثا قبل الدخول بها وقعن عليها فان فرق الطلاق بانت بالاولى ولم يقع الثانية والثالثة وذلك مثل ان يقول انت طالق طالق طالق۔ [1]

---

[1] فتاویٰ عالمگیری مع ترجمہ اردو جلد ثامن صفحہ ۲۵۴

Marfat.com

(ترجمہ : جب کسی مرد نے اپنی بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دیں تو وہ اس بیوی پر واقع قرار پائیں گی، پھر اگر اس نے الگ الگ طلاقیں دیں تو وہ پہلی طلاق سے بائن ہو جائے گی دوسری اور تیسری طلاق واقع

دیں تو وہ پہلی طلاق سے بائن ہو جائے گی دوسری اور تیسری طلاق واقع
نہ ہوگی- مثلاً وہ یوں کہے تجھے طلاق ہے، طلاق ہے، طلاق ہے-)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

طلاق

فقہی ترتیب (۱۰۶) زمانی ترتیب (۸۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ محمد نسیم کی بیوی مسماۃ حمیدہ بیگم کو آفاق حسین نے عرصہ تقریباً چار سال سے اغوا کرکے اپنے پاس رکھا ہوا ہے اور مسماۃ حمیدہ بیگم نے عدالت دیوانی میں آفاق حسین کے ورغلانے پر دعویٰ تنسیخ نکاح دائر کر دیا اور مسماۃ حمیدہ بیگم عدالت دیوانی وعدالت ڈسٹرکٹ جج صاحب وعدالت عالیہ ہائیکورٹ سے کامیاب نہ ہوئی اور ہر سہ عدالت سے دعوے تنسیخ نکاح خارج ہوا۔ اور مسماۃ حمیدہ بیگم پر ایک دعوے زوجیت کا محمد نسیم نے دائر کیا وہ دعویٰ ہر سہ عدالت ہائے مذکورہ بالا سے ڈگری ہوا اور محمد نسیم کامیاب ہوا۔ اب مسماۃ حمیدہ بیگم اغوا شدہ سے آفاق حسین نے ایک اور دعویٰ خلع دائر کروایا ہے چونکہ مسماۃ حمیدہ بیگم اغوا شدہ ہے تو کیا اغوا شدہ عورت بموجب حکم شرع شریف خلع لینے کی حقدار ہے یا نہیں فقط۔

الجواب وھوالموفق للصواب:

صورتِ مسئولہ میں حمیدہ بیگم مغویہ اگرچہ سخت گناہ گار، مستحق نار،

Marfat.com

مورد غضب جبار ہے اور چار سال نسیم شوہر خود سے جدا رہ کر بدکاری میں مبتلا ہے لیکن بغیر طلاق نسیم کے حبالہ نکاح سے خارج نہ ہوئی۔ نکاح سے خارج اس وقت ہوگی جبکہ نسیم بعوض مہر یا بلاعوض طلاق دیدے مہر وغیرہ کے معاوضہ میں جو طلاق دی جاتی ہے اس کو خلع کہتے ہیں اگر نسیم خلع کرنے پر رضامند ہو تو خلع ہو سکتا ہے اور نسیم طلاق نہ لے وہ خود طلاق نہیں دے سکتی طلاق واقع کرنے کا اختیار شریعت نے شوہر ہی کو دیا ہے۔

قرآن حکیم میں ہے۔

بیدہ عقدۃ النکاح [1]

یعنی عقدہ نکاح شوہر کے ہاتھ میں ہے۔

وہ گرہ کشائی کرے تو عقدہ نکاح سے نکلے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

---

[1] البقرۃ - ۲۳۷

Marfat.com

طلاق

فقہی ترتیب (۱۰۷)

زمانی ترتیب (۷۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ مسماۃ صادق النساء کے خاوند نے اس کو زنا کی تہمت لگائی جو مسماۃ مذکور نے عدالت میں گواہوں کے ذریعہ غلط ثابت کر دی۔ جج نے اس کا نکاح فسخ کر دیا لیکن آپس میں لعان نہیں کرایا، کیا یہ فیصلہ شرعاً صحیح ہے اور کیا صادق النساء کسی دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ کیا شرعاً کوئی صورت اور نکل سکتی ہے جس سے صادق النساء کی خاوند سے گلو خلاصی ہو۔ اس کے خاوند نے لڑکی کے والدین کے سامنے اس کو تین طلاقیں بھی مقدمہ کے پیشتر لکھ دی تھیں۔ مگر وہ تحریر وکیل نے غائب کر دی براہِ کرم جواب عنایت فرمایا جائے۔

علی اکبر

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

صورت مسئولہ میں اگر یہ صحیح ہے کہ صادق النساء کے شوہر نے تین طلاق لکھ کر دے دی ہیں تو اگرچہ کاغذ غائب کرایا جائے عورت مطلقہ ہوگئی۔ اور شرعاً شوہر کے حبالۂ نکاح سے خارج ہو کر ہمیشہ کے لئے حرام

Marfat.com

ہو گئی۔ بعد انقضاء عدت جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے۔

قرآن کریم میں ہے۔

وقال تعالے

فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیره [1]

(ترجمہ : پھر اگر عورت کو تیسری طلاق دے دے خواہ دو کے ساتھ ملا کر یا دو طلاق دے چکنے کے بعد تو وہ عورت اس کے لئے حلال نہ رہے گی یعنی اس سے نکاح نہیں کر سکتی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے یعنی دوسرے خاوند سے صحبت نہ ہو جائے۔)

لہذا تین طلاق کے بعد اب لعان کی حاجت ہی باقی نہیں رہتی تین طلاق کے بعد سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ لعان ہوا یا نہ ہوا۔

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

---

[1] البقرۃ۔ ۲۳۰

Marfat.com

طلاق

فقہی ترتیب (۱۰۸) | زمانی ترتیب (۱۲۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرا اور میرے شوہر کا مسمی شیر بہادر سکنہ کھلابٹ ریاست امب میں قاضی القضاہ صاحب کی عدالت میں مقدمہ چل رہا تھا مورخہ ۱۹۵۹/۱۰/۲۵ء کو جناب قاضی القضاہ صاحب ریاست امب نے میرے شوہر مسمی شیر بہادر کو حکم صادر فرمایا کہ تم پانچ سو روپے نقد لے کر تاریخ مقررہ پر حاضر عدالت ہو جاؤ ایک ماہ کی مہلت عطا فرمائی' اس پر سائلہ اور سائلہ کے وارثوں نے اعتراض کیا کہ شخص ریاست سے باہر کا رہنے والا ہے اس لیے یہ نہیں آئے گا۔ لہٰذا اس کی ضمانت لی جائے اس پر مسمی شیر بہادر نے ضمانت کی بجائے ضمانت طلاق کہی اگر میں تاریخ مقررہ پر عدالت میں حاضر نہ ہوں گا تو میری بیوی مجھ کو پر طلاق ہے روبرو گواہوں کے دو مرتبہ یہ الفاظ عدالت میں دہرائے اس کے بعد وہ تاریخ مقررہ پر حاضر عدالت نہ ہوا اس کو کئی بار عدالت کی طرف سے سمن جاری کئے گئے مگر وہ حاضر عدالت نہ ہوا اب آپ بیوی کے متعلق فرمائیں کہ کیا حکم شریعت ہے؟

سائلہ ریشم جان معرفت حاجی فضل دین نوشتہ کوٹ خواجہ سعید' لاہور

Marfat.com

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

صورتِ مسئولہ میں بموجب بیان مذکور دو طلاق رجعی واقع ہو گئیں اس لئے کہ شیر بہادر نے اپنی بیوی کی طلاق کو عدالت پر حاضر نہ ہونے پر معلق کیا تھا۔

"اگر میں تاریخ مقررہ پر حاضر عدالت نہ ہوں گا تو میری بیوی کو مجھ پر طلاق ہے"۔

اور پھر شیر بہادر تاریخ مقررہ پر حاضر نہ ہوا۔ تو دو طلاق رجعی واقع ہو گئیں پس اگر ایام عدت ہنوز منقضی نہیں ہوئے تو رجوع کرنے کا اختیار ہے اگر عدت کے ایام گزر گئے تو انہی دو طلاق سے بائن ہو کر شوہر پر حرام ہو گئی اور نکاح سے خارج ہو گئی۔ بعد انقضائے عدت جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف – لاہور، (پاکستان)

۱۳/ جولائی / ۱۹۶۰ء

Marfat.com

طلاق

فقہی ترتیب (۱۰۹) زمانی ترتیب (۹۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مسمی شیر بہادر ساکن کھلا بٹ کے ذمہ عدالت شرعی واقع ریاست انب کے قاضی القضاۃ نے ۵۰۰ روپے ایک مقدمہ کے بارے میں ڈالے اور کہا کہ اگر تو ۵۹-۱۱-۲۵ کو عدالت میں روپے کی ادائیگی نہ کرے گا تو تیری بیوی کو طلاق ہے تو شخص مذکورہ نے جواباً کہا کہ اگر میں تاریخ مقررہ پر حاضر نہ ہوں تو میری بیوی کو طلاق ہے یہ لفظ عدالت میں دو بار دہرائے گئے لیکن شخص مذکور عدالت میں تاریخ مقررہ پر حاضر نہ ہوا اس کے علاوہ اب پانچ ماہ زائد ہوگئے ہیں لیکن وہ شخص حاضر نہیں ہوا۔ آپ جواب دیں کہ آیا مذکورہ آدمی کی بیوی کو شرعاً طلاق ہوگئی ہے یا نہیں۔ بینواتوجروا۔

سائل غلام حسین

الجواب وھوالموفق للصواب :

"اگر میں تاریخ مقررہ پر حاضر نہ ہوں گا تو میری بیوی کو طلاق ہے"۔ یہ طلاق معلق بالشرط ہے اور یہ الفاظ دو مرتبہ دہرائے تو دو طلاق

Marfat.com

رجعی واقع ہوئیں- نیز جب شخص مذکورہ وقت مقررہ پر حاضر نہ ہوا تو طلاق واقع ہو گئیں اور جب شخص مذکورہ نے عورت کو عدت کے اندر رجوع کر لیا تو وہ بغیر حلالہ جائز ہے اور اگر عدت گزر گئی اور اس نے رجوع نہیں کیا- تو طلاق بائن ہو گئی لیکن دوبارہ نکاح کر سکتا ہے

اور تعزیر مال منسوخ ہے-

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

طلاق

فقہی ترتیب (۱۱۰) زمانی ترتیب (۱۴۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسمی محمد دین قوم پٹھان نے بوقتِ عقد اپنی منکوحہ مسماۃ ریشم بی بی کے بارے میں مندرجہ ذیل تحریر لکھ کر دی تھی۔

کہ مسماۃ مذکورہ کے نان و نفقہ میں کوئی قصور نہیں کروں گا اگر کوئی قصور یا بلاوجہ مار پیٹ کروں گا یا بلاوجہ مار پیٹ کر کے گھر سے نکال دوں گا یا اس کی موجودگی میں دوسری شادی کروں گا تو ماہوار ۲۰ روپے دینے کو میری ذات اور جائیداد ذمہ دار ہوگی۔ اس میں میرا کوئی عذر نہ ہوگا۔ یا کوئی مار پیٹ بلاوجہ کروں یا گھر سے نکال دوں تو یہ عورت میرے نفس پر تین طلاق شرعی سے حرام ہوگی اور جو ماہوار مقرر کی گئی اس کو اپنے والد کے گھر یا اور کسی جائز وارث کے گھر بیٹھ کر وصول کر سکتی ہے اور گزارہ کر سکتی ہے اس میں بھی میرا عذر نہ ہوگا۔ اور روبرو گواہان کے تحریر کر دیتا ہوں۔

عالی جاہ تحریر بالا کے مطابق کسی شرط کی بھی بجز قلیل عرصہ کے قطعاً کوئی پابندی نہیں کی گئی۔ متعدد بار بغیر قصور اسے زدوکوب کی گئی اور گھر سے نکالا گیا۔ معتبر گواہان کی موجودگی بالخصوص کشمیر کے پیر صاحب نے ترغیب و

Marfat.com

ترغیب دلا کر اسے خاوند کے گھر آباد کیا مگر شوہر نے بے دردی سے زدوکوب کر کے گھر سے باہر کر دیا۔ اب ایک سال مسلسل ہو رہا ہے کہ والدین کے گھر پڑی رہتی ہے اور اس کے سسرال کی طرف سے کوئی پرسانِ حال نہیں ہے —— چند روزہ آبادی میں نان و نفقہ کی صورت حال صبح و شام ڈیڑھ پاؤ آٹا تول کر دیا جاتا رہا یہ تو انتہائی شرم ناک فعل ہے دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ مسماۃ ریشم بی بی کے بارہ مُفتیانِ شرع متین کیا حکم فرماتے ہیں۔ بینوا توجروا۔

(الجواب وھو الموفق للصواب) :

اگر یہ بیان صحیح ہے کہ مسمی محمد دین نے اپنی منکوحہ ریشم بی بی کو زدوکوب کر کے باہر نکالا اور نان و نفقہ وغیرہ بھی نہیں دیا تو بموجب تحریر مذکور ریشم بی بی پر تین طلاق واقع ہو جائے گی اور بعد انقضا کے عدت جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ے ناظم و مفتی دار العلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

طلاق

فقہی ترتیب (۱۱۱)

زمانی ترتیب (۵۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ماں بہن کہہ دیا ایک نے دوبارہ نکاح پڑھا دیا اور ساٹھ فقیروں کو کھانا کھلایا گیا کیا نکاح ٹوٹ گیا تھا اب ہو سکتا ہے یا نہیں نکاح پڑھانے والے کا نکاح ٹوٹا یا نہیں؟

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

(۱) اپنی بیوی کو ماں بہن کہنا نہایت مکروہ ہے اور بے جا الفاظ ہیں لیکن اس طرح بغیر تشبیہہ کہنے سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔

(۲) دوبارہ نکاح کر دیا گیا اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ اچھا کیا احتیاط اسی میں ہے۔

(۳) ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلایا یہ بھی اچھا کیا حالاں کہ اس میں ساٹھ مسکینوں کا کھلانا ضروری نہیں۔

(۴) جس نے دوبارہ نکاح پڑھایا اس کے نکاح میں کوئی نقصان نہ ہوا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۱۹۶۰ء

Marfat.com

طلاق

زمانی ترتیب (۱۲) | فقہی ترتیب (۱۱۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ فضل احمد ولد لال الدین سکنہ مزنگ لاہور نے مسماۃ عنایت بیگم دختر عمرالدین جو کہ فضل احمد کی منکوحہ ہے۔ فضل احمد نے غیظ و غضب کی حالت میں یہ کہا کہ یہ عورت بھی میری کچھ نہیں لگتی میں اسے بھی چھوڑتا ہوں اب میرا اس سے بھی کوئی تعلق نہیں میری طرف سے اسے بھی طلاق ہے اور یہ کبھی اپنی منحوس شکل مجھ کو نہ دکھائے ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہ ہوگا۔

روبرو گواہان مستری محمد صدیق ولد میاں شادی، و نور الدین وغیرہ سکنہ کوٹ مراد خاں قصور کے آج مورخہ ۵/ ۳/ ۱۹۶۰ء ایک سال پیشتر کہے اور ایک سال گزرنے پر رجوع نہیں کیا۔

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

اگر بیان صحیح ہے تو مسماۃ پر طلاق واقع ہوگئی۔ اور اس واقعہ کو ویسے

Marfat.com

بھی ایک سال کا عرصہ گزر چکا ہے اور عدت بھی گزر گئی ہوگی۔ لہٰذا بموجب بیان مسماۃ عنایت بیگم جہاں چاہے نکاح ثانی کر سکتی ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف ۔ لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

طلاق

زمانی ترتیب (۱۰۹)

فقہی ترتیب (۱۱۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسمی محمد یونس نے اپنی بیوی کو غصہ میں آکر طلاق دی۔ اور مہر کی رقم ادا کر دی اس کے دوسرے دن جبکہ ان کو کہا گیا کہ تم اس کا علمائے کرام سے فتویٰ لو تو انہوں نے اپنے قلم سے سوال میں لکھا اور میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور زر مہر دیا اور لفظ طلاق تین مرتبہ کہا اور اس وقت مطلقہ مذکورہ حاملہ تھی بعد اس کے مطلقہ مذکورہ چچا کے ہاں چلی گئی۔ وہاں لڑکا پیدا ہوا۔ فرمائیں محمد یونس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے اور مطلقہ کے لئے کیا حکم ہے اگر محمد یونس اپنی مطلقہ بیوی کو رکھنا چاہے تو کیا حکم ہے۔

(نوٹ): طلاق اور مہر کی ادائیگی ایک ہی مجلس میں ہوئی۔ بینوا توجروا۔

الجواب وھو الموفق للصواب:

حاملہ کو طلاق دینا ممنوع ہے نیز ایک دم تین طلاق دینا ناجائز ہے اور جبکہ تین طلاق اس نے کہہ کر دے دیں تو طلاق واقع ہو گئیں اور محمد یونس اب اس کے ساتھ نکاح بھی نہیں کر سکتا اور چونکہ بچہ پیدا ہو گیا ہے عدت

Marfat.com

گزر گئی اب جس سے چاہے نکاح کرسکتی ہے محمد یونس سے نکاح نہیں ہو سکتا۔

ہاں کسی سے نکاح کرکے ہمبستر ہو پھر وہ طلاق دے دے پھر اُس کی عدت گزر جائے تو محمد یونس کو نکاح کرنا جائز ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

طلاق

زمانی ترتیب — فقہی ترتیب

(۹) — (۱۱۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم- میں مسمی غلام رسول نے غصہ میں اپنی بیوی سے کہا- کہ جا میں نے تجھے طلاق دی- یہ الفاظ صرف دو دفعہ کہا ہے- بحکم شریعت فیصلہ دیا جائے-

غلام رسول حبیب گنج لاہور-

الجواب وھوالموفق للصواب :

اگر یہ بیان صحیح ہے کہ صرف دو مرتبہ الفاظ مذکورہ کہے تھے تو اندریں صورت دو طلاق رجعی واقع ہوئیں اور دو طلاق رجعی کا حکم یہ ہے کہ ایام عدت گزرنے سے پہلے رجوع کرسکتا ہے- رجوع فعلی یہ ہے کہ پھر تعلقات زن و شوہر قائم کئے جائیں- رجوع قولی یہ ہے کہ دو گواہوں کے سامنے کہہ دے کہ میں اپنی زوجہ کو رجوع کرتا ہوں- اور پھر میاں بیوی کی طرح بودوباش اختیار کریں- آئندہ سخت احتیاط کرے کہ اگر ایک طلاق اور دے گا تو پھر حرام قطعی ہو جائے گی-

Marfat.com

لقوله تعالی

الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان ۱؎

(ترجمہ : یہ طلاق یعنی واپس ہونے والی نہ دو بار تک ہے پھر اس کے بعد طلاق واپس کر کے عورت کو روک لینا ہے یا بھلائی اور خوش اخلاقی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔)

وقال تعالے

فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ ۲؎

(ترجمہ : پھر اگر عورت کو تیسری طلاق دے دے خواہ دو کے ساتھ ملا کر یا دو طلاق دے چکنے کے بعد تو وہ عورت اس کے لئے حلال نہ رہے گی یعنی اس سے نکاح نہیں کر سکتی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے یعنی دوسرے خاوند سے صحبت نہ ہو جائے۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۲۸/ فروری ۱۹۶۰ء

۱؎ البقرۃ - ۲۲۹ ۲؎ البقرۃ - ۲۳۰

Marfat.com

طلاق

فقہی ترتیب	زمانی ترتیب
(۱۱۵)	(۱۳۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ گل نوشاد خان کا نکاح ایک عرصہ سے حسن جان مسماۃ سے ہوا حالات بہتر رہے لیکن گھر کی کسی بات پر جھگڑا ہو گیا اور آپس میں دست و گریبان ہوگئے گل نوشاد نے مسماۃ مذکورہ کو مارا مسماۃ نے گل نوشاد کو گلے سے دبایا کسی نے کہا کہ اس کا معاملہ صاف کر دے اور گھر سے نکال دے گل نوشاد نے کہا کہ تو حرام حرام ہے اور گرہ مار دی کسی نے حاضرین میں اس کو پکڑ لیا۔ اب گل نوشاد کہتا ہے کہ مجھے تو کوئی یاد نہیں اور محلّہ کے مولوی صاحب نے حاضرین سے سوال کیا کہ کیا بات ہوئی۔ تو حاتم خان نے کہا کہ گل نوشاد خاں نے حرام حرام کہا ہے حاتم خاں پابند شریعت ہے اور صوم صلوۃ کا بھی پابند ہے کیا اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی یا نہیں اور اگر ہو گئی تو کونسی؟

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

اگر بیان صحیح ہے تو گل نوشاد نے غصہ میں مشتعل ہو کر کہا۔ زبانی

Marfat.com

جو کچھ کہا اسے کچھ یاد نہیں۔ سننے والے کہتے ہیں کہ حرام حرام حرام کہا تین مرتبہ کہا بدیں صورت ایک طلاق بائن بوجہ خصومت وغیظ وغضب کی حالت میں کہنے کے واقع ہوئی اور دوسری، تیسری میں کچھ نہیں۔ اس لئے کہ گل نوشاد خان کا حلفیہ بیان ہے کہ مجھے کچھ خبر نہیں۔ کہ میں نے غصہ میں کیا کہا۔ تو جب اس کی یہ حالت تھی تو نیت وغیرہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تاہم برتقدیر صدق بیان سائل ایک طلاق بائن واقع ہوگئی اور گل نوشاد خان دوبارہ نکاح کرسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

اذا قال الرجل لا مرته انت علی حرام وذلک فی غیره مذاکرة الطلاق کان طلاقا بائنا اذا قال الرجل مشائخ من یصرفه الی الطلاق من غیرنیة للعرف قال صاحب الکتاب یا تی فی الایمان وعلیه الفتوی کذا فی غایة السراجی

اور اگر گل نوشاد خان نے تینوں مرتبہ طلاق کی نیت کی اور غلط بیانی کرکے کہتا ہے کہ مجھے یاد نہیں تو تین طلاق مغلظہ ہوں گی۔

اگر وہ اپنے بیان میں سچا ہے تو دوبارہ نکاح کرسکتا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ

ناظم ومفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

لہ فتاویٰ عالم گیری

Marfat.com

طلاق

فقہی ترتیب (۱۱۶) — زمانی ترتیب (۲۵)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کو اس کے والدین نے سختی سے کہا کہ تو اپنی بیوی کو طلاق دیدے اس کا بیان ہے کہ میں نے طلاق نہ دی انہوں نے کہا ہم لکھواتے ہیں تم لکھتے جاؤ ورنہ تمہاری خیر نہیں اُن کے تشدد پر میں ان کے بولے ہوئے الفاظ کاغذ پر لکھتا چلا گیا صرف نقل کی مجھے کوئی سدھ بدھ نہیں رہی تھی۔

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

اگر یہ بیان مذکور بالا بالکل صحیح ہے کہ زید نے طلاق لکھتے وقت نہ طلاق دینے کی نیت کی اور نہ زبان سے کوئی لفظ طلاق ادا کیا بلکہ والدین کے جبروتشدد اور مار ڈالنے کے خوف سے جو لفظ وہ بتاتے گئے یہ لکھتے گئے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں تو اندریں صورت طلاق واقع نہ ہوگی۔

بہارِ شریعت میں ہے۔

کسی نے شوہر کو طلاق نامہ لکھنے پر مجبور کیا اس نے لکھ دیا مگر نہ دل

Marfat.com

میں ارادہ ہے۔ نہ زبان سے لفظ طلاق کہا تو طلاق نہ ہوگی۔ مجبوری سے مراد شرعی مجبوری ہے۔ محض کسی کے اصرار کرنے پر لکھ دینا یا بڑا ہے اس کی بات کیسے ٹالی جائے؟ یہ مجبوری نہیں۔

ردالمحتار هكذا فى فتاوى عالمگيرى [1]

اور خلاصہ الفتاویٰ صفحہ ۲۹۱ میں ہے۔

وفى الفتاوى رجل اكره بالضرب والحبس على ان يكتب طلاق امراته كتب فلانة بنت فلان طلاق لا تطلق امراته لان الكتابه من الغير كالخطاب من الحاضر بحكم الحاجة [2]

لہٰذا جب طلاق دینے کی نیت بھی نہیں اور محض ان کے بتائے ہوئے پر لکھا تو طلاق واقع نہ ہوگی۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف ۔ لاہور، (پاکستان)

(۲۱/ رمضان ۷۹ ۱۳ھ)

---

[1] بہار شریعت، حصہ ۸ ۔ صفحہ ۹ ۔ مطبوعہ فرید بک ڈپو، دہلی

Marfat.com

طلاق

فقہی ترتیب (۱۱۷) — زمانی ترتیب (۵۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ جنون میں طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں ایک شخص نے بحالت جنون تین طلاقیں دے دی ہیں۔

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

مجنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ شخص مذکور نے اگر بحالت صحت حواس طلاق دی ہے تو تینوں طلاقیں واقع ہو گئیں اور اگر جنون میں طلاق دی ہیں تو واقع نہ ہوں گی۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۱۹۶۰ء

Marfat.com

طلاق / نکاح

فقہی ترتیب (۱۱۸)

زمانی ترتیب (۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسماۃ سخیہ بیگم بنت غازی پیر سکنہ گزلو تھانہ نگر آزاد کشمیر کا نکاح اس کی صغر سنی میں اُس کی والدہ نے مسمی علی زمان ولد غلام رسول سکنہ دوایا بالا تھانہ نگر سے جبکہ مسمی علی زمان نابالغ تھا جو کہ تاحال نابالغ ہی ہے، کر دیا، دریں اثناء سخیہ بیگم بالغ ہوگئی اور اس کے کچھ عرصہ بعد اس کا والد انتقال کر گیا۔ جبکہ لڑکی مذکورہ والدہ ہی کے پاس تھی اس کی والدہ نے لوگوں کے اکسانے پر قاضی دارالعلوم سالک آباد کے پاس مسئلہ پیش کیا اُنہوں نے نابالغ لڑکے علی زمان کا طلاق نامہ پر انگوٹھا لگوا کر لڑکی مذکورہ مسماۃ سخیہ بیگم کو عقد ثانی کی اجازت دے دی اس طرح لڑکی مذکورہ کی والدہ نے اس کا نکاح ثانی غلام نبی ولد کمال کالی سے کر دیا۔

صورت فیصلہ طلب یہ ہے آیا نابالغ لڑکے کا طلاق دینا ازروئے شرع اسلامی جائز ہے اگر نہیں تو لڑکی مذکورہ کو عقد ثانی کی اجازت دلوانے اور دینے والوں کے لِئے کیا حکم ہے۔

نیز اگر کسی لالچ یا دباؤ کی وجہ سے عقد اولیٰ کا نکاح خواں اور دو گواہ واقعہ صحیحہ کا انکار کر دیں جبکہ اہل دیہہ میں سے اکثر اس کے عینی گواہ ہیں تو

Marfat.com

نکاح خوان مولوی صاحب اور گواہوں میں سے ہر دو کے لئے کیا حکم ہے۔
فتویٰ صادر فرما کر مشکور فرمائیں۔

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

جبکہ دختر نابالغہ اور پسر نابالغ کا عقد بولایت ابوین منعقد ہوا تو یہ نکاح جائز و صحیح، لازم و نافذ ہوگیا اب صورتِ مسئولہ میں جبکہ لڑکا ہنوز نابالغ ہے تو اس کے تصرفات شرعاً معتبر و قابل تسلیم نہیں۔ فرضی طلاق نامہ پر اس کا انگوٹھا کوئی چیز نہیں۔

ھکذا فی جمیع الکتب الفقہیہ۔

(ترجمہ : فقہ کی تمام کتابوں میں ایسا ہی ہے)

لہٰذا نکاح ثانی باطل وکالعدم ہے عورت و مرد کو فوراً علیحدہ ہو جانا چاہئے اور جن لوگوں نے منکوحہ غیر سے نکاح صحیح و جائز قرار دیا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوگئے اور ان کا نکاح بھی فاسد ہوگیا۔ وہ سب توبہ و استغفار کرکے اپنا اپنا دوبارہ نکاح کریں اور آئندہ ایسی حرکت ناجائز نہ کریں اور جو لوگ بے خبری اور لاعلمی میں شریک نکاح ہوگئے وہ معذور ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف ۔ لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

طلاق / نکاح

فقہی ترتیب (۱۱۹)

زمانی ترتیب (۱۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منکہ مسمی خوشی محمد ولد محمد الدین وریپال خورد چٹھ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کا ہوں۔

میں حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ طلاق نامہ حمیدہ بیگم دختر جلال دین قوم ارائیں موضع ٹھٹھہ چھینہ ضلع گوجرانوالہ مورخہ ۶۰/۲/۱۶ء لکھا گیا ہے۔ لیکن مسمات مذکورہ بالا میرے گھر عرصہ چھ ماہ سے آباد ہے اس عرصہ میں سے ۲ ماہ ہو گئے ہیں حمل قرار پایا گیا ہے۔ گاؤں والے ہم کو تنگ کرتے ہیں کہ اب جلدی نکاح کرو ورنہ تمہارا بائیکاٹ (حقہ پانی بند) کر دیا جائے گا۔ لہٰذا بذریعہ طلاق نامہ و دخواست گزار کر ملتمس ہوں کہ جواب دے کر مشکور فرمایا جائے عین نوازش ہوگی۔ ۶۰/۳/۸ء

خوشی محمد ولد محمد الدین وریپال خورد چٹھ
تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

نشان انگوٹھا

Marfat.com

(الجواب وهوالموفق للصواب) :

صورتِ مسئولہ میں حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔ جب تک بچہ پیدا نہ ہو وہ اپنے شوہر کے مکان پر رہے عدت گزارے گی اور ایام عدت کا نام و نفقہ بھی لے گی بعد وضع حمل جس سے چاہے نکاح کرسکتی ہے۔

لقولہ تعالی
اولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن [1]
(ترجمہ : حمل والیوں کی عدت ان کے بچہ جننے تک ہے۔)
نیز قرآن کریم میں ہے۔

ولا تعزموا عقدہ النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ الی آخرہ [2]
(ترجمہ : اور نکاح کی گرہ پکی نہ کرو جب تک لکھا ہوا حکم یعنی عدت اپنی میعاد کو نہ پہنچ جائے یعنی وہ گزر نہ جائے۔)

طلاق سے چھ ماہ پیشتر حمیدہ بیگم ناجائز طریق پر آباد رہی۔ اس لئے وہ مستحق نار اور گنہگار ہیں۔ اور حمل بھی ظاہر ہوگیا لیکن منکوحہ سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ شوہر کی طرف منسوب ہوگا۔

---

[1] الطلاق - ۴

[2] البقرۃ - ۲۳۵

Marfat.com

الوالد للفراش وللعاهر الحجر [1]

(ترجمہ : بچہ عورت کا ہوتا ہے اور زانی کیلئے پتھر ہیں۔)

وہ بچہ ثابت النسب ہوگا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف ۔ لاہور، (پاکستان)

۳/ مارچ ۱۹۶۰ء

---

[1] (۱) صحیح البخاری، جلد ۵ صفحہ ۱۹۲

(۲) صحیح البخاری، جلد ۸ صفحہ ۱۴۰، ۲۰۵

(۳) سنن ابی داؤد حدیث رقم ۲۲۷۳

(۴) سنن الترمذی حدیث رقم ۱۱۵۷۔ وغیرہا من کتب الاحادیث ۔ مطبوعہ دارالفکر

Marfat.com

طلاق

زمانی ترتیب (۲۲)

فقہی ترتیب (۱۲۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مُفتیانِ عظام اس صورت میں مسماۃ منورہ بیگم کی شادی ہوئی کو تقریباً پانچ سال ہوئے ہیں اور اس کے خاوند سے ایک لڑکی بھی ہے- اب تین سال سے اپنے والدین کے گھر بوجہ کسی ناراضگی کے بیٹھی رہی ہے اب اس کو اس کے مالک نے طلاق دیدی ہے- اب مسماۃ مذکورہ کے متعلق شریعت مطہرہ میں عدت کی کتنی مقدار ہے- بیان فرمایا جائے اور یہ بھی بیان کیا جائے کہ اب اس کا کسی غیر آدمی سے فی الحال نکاح ہو سکتا ہے یا کہ نہیں اگر ہو سکتا ہے تو بحوالہ معتبرہ تحریر فرمایا جائے آپ کے مشکور ہوں گے-

المستفتیان، باشندگان موضع نین سکھ تحصیل شاہدرہ، ضلع شیخوپورہ

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

مسماۃ منورہ بیگم کی عدت تین حیض کامل ہیں

لقولہ تعالی

والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلثة قروء الآیة [1]

---

[1] البقرة - ۲۲۸

Marfat.com

(ترجمہ : طلاق یافتہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض گزرنے تک نکاح سے روکے رکھیں-)

اور اگر حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے قرآن کریم میں ہے-

واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن [1]

(ترجمہ : حمل والیوں کی عدت ان کے بچہ جننے تک ہے-)

اندرون عدت نکاح تو نکاح، نکاح کا پیغام بھی حرام ہے-

قرآن کریم میں ہے-

ولا تعزموا عقدہ النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ الی آخرہ [2]

(ترجمہ : اور نکاح کی گرہ پکی نہ کرو جب تک لکھا ہوا حکم یعنی عدت اپنی میعاد کو نہ پہنچ جائے یعنی وہ گزر نہ جائے-)

اور فی الحال یعنی ایام عدت میں کسی سے نکاح نہیں ہو سکتا-

فتاوی عالمگیری میں ہے-

---

[1] الطلاق - ۴

[2] البقرۃ - ۲۳۵

Marfat.com

لایجوز [1] لرجل ان یتزوج زوجة غیرہ وکذلک المعتدة ھکذا فی السراج الوھاج [2]

(ترجمہ : کسی مرد کے لئے یہ جائز نہیں کہ دوسرے کی بیوی سے نکاح کرے اسی مذکورہ حکم کی طرح یہی حکم دوسرے کی معتدہ کے لئے ہے یعنی دوسرے کی معتدہ سے اس کی عدت میں نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

---

[1] مخطوطہ میں لایجوز کی بجائے یحرم ہے لیکن پیشِ نظر مطبوعہ نسخہ میں لایجوز ہے مرتب عفی عنہ

[2] فتاویٰ عالمگیری مع ترجمہ اردو، جلد سادس - صفحہ ۸۴

Marfat.com

طلاق

فقہی ترتیب (۱۲۱) — زمانی ترتیب (۸۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم و مکرم دامت برکاتھم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ- ذیل کے ایک مسئلہ میں آپ کا فتویٰ درکار ہے براہ کرم جواب سے مستفید فرما کر عنداللہ ماجور ہوں اور عین نوازش ہوگی-

ایک منکوحہ عورت رستم بی بی اپنے خاوند کو چھوڑ کر اور طلاق حاصل کئے بغیر بھاگ گئی تھی تقریباً آٹھ سال کہیں باہر رہی اور اس کے تین بچے ولد زنا ہوئے اب اس کے خاوند کو فوت ہوئے قریباً پانچ ماہ ہو گیا ہے اور مسماۃ مذکور واپس آ گئی ہے اور یہاں آ کر اس شخص سے نکاح کر لیا جس کے ساتھ بھاگ گئی تھی یہ نکاح ازروئے شرع محمدی درست ہے اس میں کوئی نقص ہے یا نہیں اس مسئلہ میں ازروئے شرع متین فتویٰ صادر فرما کر ممنون فرمایئے- والسلام مع الاحترام

مستفتی- ناصر حسین ٹیلر ماسٹر قصبہ کنجروڑ تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ

Marfat.com

(الجواب وهوالموفق للصواب) :

صورتِ مسئولہ میں عدت وفات چار ماہ دس دن میں ہے۔

لقولہ تعالی

والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسھن اربعہ اشھر وعشرا [1]

(ترجمہ : اور جو لوگ تم میں سے بیویاں چھوڑ کر مرجائیں تو وہ عورتیں چار ماہ دس دن تک نکاح کرنے سے رُکی رہیں۔)

لہٰذا شوہر سے جدا رہ کر جو کچھ وہ کرتی رہی اس کی توبہ و استغفار کرے اور پھر جب شوہر کے انتقال کو پانچ ماہ گزرنے کے بعد زانی سے ہی نکاح کرلیا تو یہ نکاح صحیح ہے بشرطیکہ وقت وفات زوج حاملہ نہ ہو ورنہ اس کی عدت وضع حمل ہے۔ لقولہ تعالی

واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن [2]

(ترجمہ : حمل والی عورتوں کی عدت ان کے ہاں بچہ پیدا ہونے تک ہے۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف ۔ لاہور، (پاکستان)

---

[1] البقرۃ ۔ ۲۳۴

[2] الطلاق ۔ ۴

Marfat.com

طلاق / نکاح

فقہی ترتیب (۱۲۲) — زمانی ترتیب (۲۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے کے متعلق کہ مسماۃ مریم بی بی دختر گلاب دین قوم جھیور کو اس کے خاوند نے گھر کی کسی ناچاقی کی وجہ سے روبرو گواہان تین دفعہ طلاق دے کر چھوڑ دیا- عدت گزارنے کے بعد عورت کے باپ نے ایک مولوی صاحب کو بلا کر کہا کہ میری لڑکی کا نکاح دوسرے آدمی سے کر دو- مولوی صاحب نے دریافت کیا کہ اس عورت کو حمل تو نہیں ہے- لڑکی کے باپ نے اور گواہان نے کہا کہ حمل نہیں ہے- ان کی شہادتوں پر مولوی صاحب نے نکاح پڑھ دیا- حالانکہ وہ حاملہ تھی' اب سوال یہ ہے کہ جو مولوی صاحب نے نکاح کیا ہے وہ درست ہے یا نہیں-

(الجواب وهو الموفق للصواب) :

حاملہ کی عدت وضع حمل ہے- لقوله تعالی

واولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن [1]

(ترجمہ : حمل والیوں کی عدت ان کے بچہ جننے تک ہے-)

---

[1] الطلاق - ۴

Marfat.com

لہذا جس نے عدت کو چھپایا اور ازراہ دروغ بے فروغ مولوی صاحب سے اس کا حاملہ ہونا مخفی رکھا اور دریافت کرنے پر صاف جھوٹ بولا کہ لڑکی حاملہ نہیں ہے۔ مولوی صاحب نے ان کے بیان پر اعتماد کرتے ہوئے نکاح ثانی پڑھ دیا یہ نکاح فاسد، واجب الرد ہوا۔ اور گناہ گار، مستحق نار، مورد غضب جبار وہ لوگ ہوئے ہیں جنھوں نے حقیقت کو چھپایا اور جھوٹ بولا اور ان پر توبہ واستغفار فرض ہے۔

اور اگر دیدہ دانستہ حرام کو حلال جانا تو اسلام سے خارج ہوئے ان کو بعد اسلام تجدید نکاح بھی کرنا چاہئے۔

اور امام و مولوی مذکور تو معذور ہے۔ ان کو فریبیوں نے دھوکہ دیا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

طلاق

فقہی ترتیب (۱۲۳) | زمانی ترتیب (۱۵۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ محمد نذیر ولد فیروز دین قوم کمبوہ ساکن چاہ میراں مکان نمبر ۷ گلی نمبر ۹ میری شادی مسماۃ صفیہ بیگم بنت سراج دین محلّہ سلطان پورہ سے ہوئی تھی جس کو عرصہ ۱۲ سال ہو گیا ہے اور پانچ بچے جو سائل سے ہیں بقید حیات ہیں اس دوران میں چند مرتبہ مسماۃ مذکورہ نے میرے ساتھ کچھ ایسی حرکات کیں جو ناقابلِ برداشت ہونے کے باوجود اس کے معافی مانگنے پر معاف کر دیا بعد ازاں اس نے طلاق لینے کے لِئے ایسی حرکات کیں جس سے میرا اور مسماۃ نباہ مشکل ہو گیا۔ لہٰذا مسماۃ مذکور کو طلاق دیتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ اب میرا اور اس کا کوئی واسطہ نہیں رہا وہ جو چاہے کرے چند فقرے بطور طلاق لکھ دیئے کہ سند رہے۔ بقلم خود محمد نذیر (۶۰/۲/۱۶)

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

صورت مسئولہ میں عورت مذکورہ پر ایک طلاق رجعی اور ایک بائنہ واقع ہو گئی اب بعد انقضائے عدت جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے ۱۶ فروری ۶۰ کو طلاق نامہ لکھا اور آج ۸ مئی ہے کل دو ماہ ۲۲ دن ہوئے ان ایام میں اگر تین حیض کامل آ چکے ہیں تو ابھی ورنہ تین حیض کامل گزر جانے کے بعد نکاح کرنا جائز ہو گا۔

Marfat.com

وقال تعالے

فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیره [1]

(ترجمہ : پھر اگر عورت کو تیسری طلاق دے دے خواہ دو کے ساتھ ملا کر یا دو طلاق دے چکنے کے بعد تو وہ عورت اس کے لئے حلال نہ رہے گی یعنی اس سے نکاح نہیں کر سکتی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے یعنی دوسرے خاوند سے صحبت نہ ہو جائے۔)

وقال الله تعالی

المطلقات یتربصن بانفسهن ثلاثة قروء [2]

(ترجمہ : طلاق پانے والی عورتیں تین حیض تک عدت گزارنے کیلئے رُکی رہیں۔)

اگر شوہر ہی صلح و صفائی کے بعد نکاح کرنا چاہیں تو شوہر کے لئے عدت کی بھی حاجت نہیں اور غیر شوہر سے نکاح بعد انقضائے عدت کرنا جائز ہو گا۔

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف ۔ لاہور، (پاکستان)

۸/ مئی/ ۱۹۶۰ء

---

[1] البقرة ۔ ۲۳۰

[2] البقرة ۔ ۲۲۸

Marfat.com

طلاق

فقہی ترتیب (۱۲۴)

زمانی ترتیب (۴۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مفقودالخبر کی بیوی تین سال سے اپنے والدین کے گھر ہے۔ کیا بغیر طلاق کے نکاح کرسکتی ہے یا نہیں اور مفقود کی کوئی جائیداد بھی نہیں جو اس کی بیوی کے لئے ہو۔

الجواب وھوالموفق للصواب :

تین چار سال غائب و مفقود ہونے سے نکاح فسخ نہیں ہوتا۔ جب تک شوہر کے مرنے یا طلاق ملنے کی خبر نہ آئے اس وقت تک عورت مذکورہ ابھی شوہر کے حبالۂ نکاح میں ہے۔ عورت مذکورہ کو چاہئے کہ صبر کرکے اپنی عصمت کی حفاظت کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ شوہر آ جائے یا مر جائے اور اپنے گزارے کے لئے محنت مزدوری کرے ورنہ مسلمان اس کے گزارہ کا انتظام کریں اور روزہ رکھا کرے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

وقف

Marfat.com

وقف

فقہی ترتیب (۱۲۵)

زمانی ترتیب (۱۰۴۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مس
کے بارے میں کہ نواب شاہ کلاتھ مارکیٹ میونسپلٹی کی ملکیت ہے میونسپلٹی
اجازت سے کلاتھ ایسوسی ایشن مارکیٹ کی صدر گاہ کے اوپر مسجد بنوانا چا
ہے آیا مسجد بنوانے میں کوئی شرعی رکاوٹ تو نہیں برائے کرم مفصل جوا
عنایت فرما کر مشکور فرمائیں۔

نواب شاہ کلاتھ مرچنٹ ایسوسی ا

الجواب وھوالموفق للصواب :

جب وہ زمین میونسپلٹی کی ہے، وہ ہمیشہ کے لِئے مسجد کے لِئے ز
وقف کرتی ہے تو مسجد بنانا جائز ہے مسجد تحت الثریٰ سے عنان سما تک م
ہے اگر عارضی طور پر نہیں بلکہ دائمی طور پر زمین برائے تعمیر دیتی ہے تو م
بنائیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

وقف

فقہی ترتیب (۱۲۶) — زمانی ترتیب (۴۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ چند سالوں سے ہمارے گاؤں کے مسلمانوں نے جو سکھوں کا گردوارہ تھا، کو مسجد بنا لیا۔ اب اس میں باقاعدہ باجماعت نماز پڑھی جاتی ہے۔ چند لوگوں نے دعویٰ کرکے اسے مسجد بنانے کی بھی مخالفت کی۔ اور اس گردوارہ کو دارا (چوپال) بنانا چاہتے تھے۔ لیکن حکومت نے ان کو منع کر دیا۔ اب زید نے مخالفت کی کہ ہندوؤں کی جائیداد مسجد میں صرف نہیں ہو سکتی چہ جائیکہ گردوارہ کو مسجد بنا لیا جائے۔ عمر نے جواب دیا کہ چونکہ ہندو اپنی جائیداد کر چھوڑ کر چلے گئے۔ اب یہ جائیداد متروکہ مسلمانوں کا حق ہے۔

کما فی القدوری فان ظہر نا علی الدار فعقارہ فی الخ

(ترجمہ : جیسا کہ قدوری میں ہے۔ اگر ہمارا غلبہ دارالحرب پر ہو گیا تو غیر منقولہ جائیداد مال فے ہوتا ہے۔)

لہٰذا اب گردوارہ مسجد بنا سکتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ زید اور عمر میں سے کون حق پر ہے۔ فقط والسلام بینوا توجروا

جلال الدین مقام چوہدو۔ ڈاک خانہ کھاریاں تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

Marfat.com

الجواب وهو الموفق للصواب :

ہاں با اجازت حکومت گردوارہ کو مسجد بنا سکتے ہیں۔ مخالفت کرنے
والے ناحق پر ہیں۔ ان کی مخالفت بے جا ہے۔ مناع للخیر کے
مصداق ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۲۰/ شعبان المعظم ۷۹ ۱۳ھ

Marfat.com

بیع

Marfat.com

بیع

زمانی ترتیب (۱۳۵)

فقہی ترتیب (۱۲۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بینک اور ڈاک خانہ کے سود کے متعلق بندہ کو جامع البیان تحقیق بیان فرمائیں- نیز زمانہ نبوت میں بینک اور ڈاک خانے نہ تھے اور اُن بینک اور ڈاک خانوں میں اقوام مختلف کا اتحاد ہے اور کیا اس کی مالی گزاری کا منافع تجارت ہے کہ سود-

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

جو بینک مسلمانوں کے ہیں یا ذی کافروں کے اور اسی طرح ڈاک خانہ وغیرہ ان میں جو رقم جمع کی جاتی ہے وہ ان کے ذمہ قرض ہے اور قرض کی وجہ سے جو نفع مقرض کو حاصل ہو وہ سود ہے-

حدیث شریف میں ہے-

کل قرض جربہ نفعا فھوربا [1]

(ترجمہ : ہر قرض جس سے کوئی نفع اٹھائے وہ نفع سود ہوتا ہے-)

لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل الربو وموکلہ وکاتبہ وشاھدیہ [2]

---

[1] (۱) کنز العمال - رقم الحدیث ۱۵۵۱۶ (۲) الدرالمنثور - جلد ۵ - صفحہ ۳۵۰

[2] مشکوۃ المصابیح - صفحہ ۲۴۴ - نور محمد اصح المطابع کراچی

Marfat.com

(ترجمہ : اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ نے سود کھانے، کھلانے، اس کی تحریر لکھنے والوں اور اس پر گواہوں پر لعنت فرمائی۔)

ایک حدیث میں فرمایا کہ

سود خور کو اتنا گناہ ہوتا ہے جیسے ستر مرتبہ ماں سے زنا کرنے کا۔ لہ

اور اگر کافر حربی جیسے انگریزوں کے وقت میں خالص حربیوں کے بینک سے جو رقم بنام نہاد سود ملتی تھی اس کو جائز سمجھ کر لینا اور تصرف میں لانا جائز ہے اس لئے کہ وہ حربی تھا اور حربی کافر کا مال محفوظ مصئون نہ تھا۔

مذاخذ اخذة مالا مبا حابای طریق کان

اور کافر کی نیت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ پھر جس طرح برے نام سے بچنا ضروری برے کام سے بچنا بھی مناسب ہے یہی حکم انگریزوں کے وقت میں دیا جاتا تھا۔

اس خیال سے یہ رقم جو بینک وغیرہ میں جمع کرائی جاتی ہے وہ تجارت کرتے ہیں اور اس کے نفع سے سود دیتے ہیں غلط ہے اس لئے کہ وہ تجارت میں تم کو شریک نہیں کرتے بلکہ وہ بطور خود تجارت کرتے ہیں اور تم کو اس لئے دیتے ہیں کہ تم نے ان کو قرض دیا ہے اور ترغیباً کچھ نہ کچھ دیتے ہیں۔

لہ مشکوۃ المصابیح - ص ۲۴۶ - نور محمد اصح المطابع، کراچی

Marfat.com

ہاں اگر باقاعدہ وہ تجارت میں حصہ دار قرار دے کر نفع و نقصان ک
شریک ٹھہرائیں اور نفع جو ہو اس کے حصہ دار کو پورا پورا دیا کریں تو جائز ہو
جائے مگر وہ ایسا نہیں کرتے بلکہ نفع نقصان خواہ کتنا ہی ہو اس پر اصول ک
مطابق فیصدی سود دیتے ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف ۔ لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

باب

Marfat.com

ہبہ

فقہی ترتیب (۱۲۸) — زمانی ترتیب (۱۰۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ (ایک جماعت نے) ایک غریب شخص کو اپنے ہمراہ حج کو لے جانے کا ۱۹۵۰ء میں فیصلہ کیا اور انہوں نے خود ہی اس کے کرایہ کے لئے چندہ کی تحریک بھی کی اس تحریک میں اس غریب آدمی کا کوئی دخل نہ تھا بقدر حاجت چندہ بھی فراہم ہو گیا لیکن قرعہ اندازی میں ناکامی کی وجہ سے روانگی نہ ہوسکی سب ناکام رہے ۱۹۶۰ء میں فیصلہ کرنے والوں نے حج کے لئے درخواست ہی نہیں دی۔ ۱۹۶۱ء کے متعلق خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ نصیب ہو گا یا نہیں گو ارادہ مصمم ہے۔ نہ جا سکنے کی وجہ سے چندہ دہندگان نے چندے کی واپسی کا مطالبہ بھی نہیں کیا دریں صورتحال

(۱) سوال یہ ہے کہ کرایہ حج کی وہ رقم جو اس غریب کے نام بینک میں جمع کر دی گئی ہے اور بوجہ التوائے سفر برآمد کرالی گئی تھی، کس کی ملکیت ہے؟ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ آیا چندہ دہندگان اس کے مالک ہیں یا وہ غریب جس کے نام سے جمع کی گئی جس کے کرایہ کے لئے چندہ فراہم ہو گا؟

Marfat.com

(۲) اگر وہ غریب مذکورہ کل رقم یا بعض کو وقتی طور پر اپنی کسی اور اہم ضرورت میں اس نیت سے خرچ کر دے کہ جب حج کا موقع آئے گا تو جتنے اس نے خرچ کئے یہ کمی اپنی طرف سے پوری کر دی جائے گی- اور کل رقم پوری کرنے کے لیۓ اس کی نظر میں کوئی ذریعہ بھی ہو تلافی مافات کا خود ذمہ دار ہے تو کیا شرعاً وہ اس کا مجاز ہے یا نہیں؟

(۳) ۱۹۵۹ء میں سفر حج کی التواء سے چندہ دھندگان کو چندے میں دیئے روپیہ واپس دینا شرعاً ضروری اور قرض تھا یا نہیں جبکہ دینے والوں نے واپسی کی شرط نہ کی گئی ہو-

سید محمد غوث شاہ سول کوارٹرز نمبر ۳۳۴ ضلع شیخوپورہ

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

چندہ دھندگان نے جب اس غریب کو برائے حج چندہ دیا اور اس کے نام سے چندہ کی رقم پر جمع ہوئی تو اس رقم کا مالک وہ غریب ہی ہے اگر اس سال حج کو نہ جا سکا تو آئندہ سال ہو جائے گا اور جب وہ رقم اس کی ملک ہے تو وہ اپنی ملک میں تصرف کر سکتا ہے- اور پھر جب موقع میتسر آوے اپنی رقم اور چندہ دھندگان کی رقم سے حج کر سکتا ہے اور چندہ دھندگان نے جب اس کی ملک کر دیا ہے- اس کو دے کر مالک بنا دیا اب وہ واپس نہیں لے سکتے-

Marfat.com

حدیث شریف میں ہے۔

العائد فی هبته کالکلب یعود فی قیئه ؎

(ترجمہ : اپنے ہبہ کو واپس لینے والا اس کتے کی مانند ہے جو اپنی کی جانب واپس آجاتا ہے۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ

ناظم ومفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف ۔ لاہور، (پاکستان)

؎ مسند امام احمد جلد اول ۔ صفحہ ۳۳۹ ۔ رقم الحدیث ۱۸۷۲

Marfat.com

سِیَر

Marfat.com

سیر

زمانی ترتیب	فقہی ترتیب
(۱۱۰)	(۱۲۹)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ
کے بارے میں کہ ایک عیسائی لڑکے کا جنازہ ایک امام مسجد نے پڑھا دیا ہے
جس کی ساتھ چند ایک مسلمان بھی اقتداء کر رہے تھے آپ بتائیں کہ عیسائی کا
جنازہ کروانا کیسا ہے؟ اور اس جنازہ پڑھانے والے پر شرعاً کیا گرفت ہے اور
مقتدیان پر بھی کیا کوئی گرفت ہے؟ بینوا توجروا

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

عیسائی جبکہ مذہب عیسائی رکھتا تھا اور مسلمان نہ تھا تو جس نے اس
کے لئے دعائے مغفرت کی اور جنازہ پڑھایا اس کو توبہ کرنا لازم ہے تجدید
اسلام کے بعد ہر شخص جس نے کافر کے لیے دعائے مغفرت کی اپنا اپنا نکاح
دوبارہ پڑھائے۔

قرآن پاک میں ہے۔

Marfat.com

ماکان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی [1]

(ترجمہ : نبی اور اہلِ ایمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ مشرکین کے لئے مغفرت طلب کریں اگرچہ وہ ان کے قرابت دار ہی ہوں-)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

---

[1] التوبہ - ۱۱۳

Marfat.com

سِیَر

فقہی ترتیب (۱۳۰) — زمانی ترتیب (۱۳۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نذیر احمد نامی کی شادی ہے سسرال والے اس بات پر اڑے بیٹھے ہیں کہ نذیر احمد داڑھی منڈوا کر برأت لے کر آئے ورنہ ہماری عزّت نہیں ہے رشتہ داری بھی چھوڑنی بصد مشکل ہے اور نذیر احمد اگر داڑھی نہ منڈھائے تو خطرہ کہ برأت واپس نہ کر دی جائے کیونکہ معاملہ ضد کا ہے اب اس کے متعلق شرعی حکم کیا ہے۔

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

جو بدبخت بدنصیب حضور پرُنُور سیّد عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنت اور شریعت کو ناپسند کرتا ہے اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امر کی مخالفت کرنے پر مجبور کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے ایسے آدمی کے ساتھ رشتہ ناطہ کرنا اور اس سے میل کرنا ہی حرام اور ناجائز ہے چہ جائیکہ ان کا کہا مانا جائے۔

Marfat.com

قرآن کریم میں ارشاد باری ہے۔

فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین [1]

(ترجمہ : نصیحت کے بعد ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو۔)

نیز ارشاد فرمایا ہے۔

ولا ترکنوا الی الذین ظلموا افتمسکم النار [2]

(ترجمہ : ظالم لوگوں کی طرف مت جھکاؤ رکھو ورنہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے گی۔)

نیز حدیث شریف میں ہے۔

لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق [3]

(ترجمہ : خالق تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں ہے۔)

نیز فرمایا۔

ونخلع ونترک من یفجرک [4]

لہٰذا حکم قرآن وحدیث ہے جو شخص داڑھی منڈوانے یا کتروانے کا حکم دے اور اس کی توہین کرے اور نفرت کی نظر سے دیکھے وہ بے ایمان ہے

---

[1] الانعام - ۶۸

[2] ھود - ۱۱۳

[3] (۱) مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۲ - صفحہ ۵۴۶
(۲) المعجم الکبیر طبرانی - جلد ۱۸ - صفحہ ۱۶۵، ۱۷۰، ۱۷۷، ۱۸۵ - وغیرہا کتب الاحادیث

[4] (۱) المصنف، ابن ابی شیبہ جلد ۲ صفحہ ۳۰۱
(۲) المراسیل، ابوداؤد - صفحہ ۱۱۸ موسسہ الرسالہ بیروت
(۳) نصب الرایہ - جلد ۲، صفحہ ۱۳۶

Marfat.com

اور ہرگز اس کی اطاعت نہ کی جائے برأت واپس کر دی جائے رشتہ ترک دیا جائے لیکن حضور پرُنور سیّد عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی مخالفت ہرگز کی جائے سائل کو چاہئے کہ شریعت اختیار کرے۔ اسے اچھا عمدہ رشتہ مل جائے گا۔ ورنہ خسر الدنیا والاخرۃ کا مصداق ہو گا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف ۔ لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

ذبائح

Marfat.com

ذبائح

فقہی ترتیب (۱۳۱) زمانی ترتیب (۵۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مس
میں کہ ذبیحہ فوق العقدہ جائز ہے یا نہیں۔ بینواتوجروا

الجواب وهوالموفق للصواب :

جو رگیں ذبح میں کاٹی جاتی ہیں وہ چار ہیں۔ حلقوم، مری، دوجیں
پورا حلقوم ذبح کی جگہ ہے یعنی اس کے اعلیٰ، اسفل، اوسط، جس جگہ ذبح
جائے جانور حلال ہوگا۔

آج کل چونکہ چمڑہ کا نرخ زیادہ ہے اور یہ وزن یا ناپ سے فروخ
ہوتا ہے اس لِئے قصاب اس کی کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح چمڑہ کی مقد
بڑھ جائے اور اس کے لِئے یہ ترکیب کرتے ہیں کہ بہت اُوپر سے ذبح کر
ہیں اور اس صورت میں ایسے ہی ہوسکتا ہے کہ یہ ذبح فوق العقدہ ہو جا
اور اس میں علماء کو اختلاف ہے کہ جانور حلال ہوگا یا نہیں۔

اس بات میں قول فیصل یہ ہے کہ ذبح فوق العقدہ میں اگر تین رگ
کٹ جائیں تو جانور حلال ہے ورنہ نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)۔

Marfat.com

علماء کا یہ اختلاف اور رگوں کے کٹنے میں احتمال دیکھتے ہوئے احتیاط ضروری ہے کہ یہ معاملہ حلت و حرمت کا ہے اور ایسے مقام پر احتیاط لازم ہے۔

حدیث صحیح میں ہے۔

دع ما یریبک الی مالا یریبک [1]

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۱۹۶۰ء

---

[1]

Marfat.com

قربانی

Marfat.com

قربانی

زمانی ترتیب | فقہی ترتیب

(۱۴۹) | (۱۳۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مینڈھے کی دم پیدائشی یا اور کسی وجہ سے کٹی ہوئی ہو اس کی قربانی جائز ہے؟ جواب سے آگاہ فرمایا جائے۔ بینواتوجروا

حسن دین خانیوال ضلع ملتان

الجواب وھوالموفق للصواب :

فتاویٰ قاضی خان میں ہے بکری کی دُم یا کان پیدائشی نہ ہوں تو امام محمد کے قول کے مطابق قربانی جائز نہیں۔ لیکن امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مبسوط میں مذکور ہے کہ جائز ہے اور یہی مفتی بہ ہونا چاہئے چنانچہ قاضی خان میں دونوں قول لکھ کر جواز کو ترجیح دی ہے۔

فتاویٰ قاضی خان میں ہے۔

والشاة اذا لم یکن لها اذن ولا ذنب خلقة یجوز- قال محمد رحمه الله تعالی لا یکون هذا ولوکان لایجوز وذکر فی الاصل عن ابی

Marfat.com

حنیفۃ رحمہ اللہ تعالے انہ یجوز ؎۱

(ترجمہ : جب بکری کا کان یا دم پیدائشی طور پر نہ ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہوتا اگر ایسا ہو تو قربانی جائز نہیں ہے۔ اصل میں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرمایا کہ ایسے جانور کی قربانی جائز ہے۔ شامی میں اسی طرح سے ہے۔)

ھکذا فی الشامی ؎۲ لہٰذا بقاعدہ الفتوی مطلقا علی قول الامام ؎۳ جائز ہونا چاہئے البتہ جس بکری کا کان یا دم ایک تہائی سے زائد کٹا ہوا ہو وہ ناجائز ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

؎۱ فتاویٰ قاضی خان، جلد ۴ صفحہ ۳۳۳ - ۳۳۴، مطبوعہ بلوچستان بک ڈپو، کوئٹہ

؎۲ ردالمحتار (شامی)

؎۳ فتویٰ مطلقاً امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر ہوتا ہے۔

Marfat.com

قربانی

زمانی ترتیب (۱۴۵) — فقہی ترتیب (۱۳۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک گائے سات آدمیوں نے مل کر قربانی کے لِئے تندرست حالت میں خریدی تھی لیکن بیماری ہونے کی وجہ سے آنکھوں کا نُور چلا گیا ہے اور ابھی تک بیمار ہے اور حصہ داروں میں سے کچھ غریب ہیں اور کچھ امیراب غرباء کے لِئے کیا حکم ہے اور امراء کا کیا حکم ہے۔ بینواتوجروا

کمال الدین ضلع جھنگ

الجواب وھوالموفق للصواب :

صورت مسئولہ عنہا میں سات آدمیوں نے مل کر بہ نیت قربانی گائے خریدی پھر وہ معیوب ہوگئی اور حصہ دار غریب اور امیر سب قسم کے ہیں تو ان کو چاہیئے کہ اس گائے کو فروخت کرکے دوسری خرید کر قربانی ادا کریں۔

مالک نصاب پر تو دوسرا جانور خرید کر ذبح کرنا واجب ہے اور جو مالک نصاب نہیں ہے وہ اسی معیوب جانور کو ذبح کرسکتا تھا لیکن جبکہ گائے مشترک

Marfat.com

ہے تو اب یہی ہوسکتا ہے کہ اس کو فروخت کیا جائے اور دوسرا جانور خرید کر ذبح کریں۔

اگر غریب نے بھی پہلے سے واجب کرلی تھی اور اسی منت کو پورا کرنے کے لئے گائے میں شرکت کی تھی اور اب وہ گائے معیوب ہوگئی تو اس صورت میں منت پوری کرنے کے لِئے فقیر پر بھی نئی قربانی کرنی واجب ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۱۹۶۰ء

Marfat.com

قربانی

فقہی ترتیب (۱۳۴) — زمانی ترتیب (۱۵۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جانور کو خصی کرنا کیسا ہے دوسرے خصی جانور کی قربانی جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

خصی جس کے خصیئے نکال دیئے گئے ہوں یا جس کے خصیئے اور عضوِ تناسل کاٹ دیا گیا ہو اس کی قربانی جائز ہے بلکہ خصی کی قربانی مستحب ہے کہ اس عضو کے نکالنے سے قیمت اور حسن میں فرق نہیں آتا بلکہ گوشت لذیذ ہو جاتا ہے لہٰذا خصی کی قربانی نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

قربانی

فقہی ترتیب (۱۳۵) — زمانی ترتیب (۸۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ جلود اضحیہ تعمیر مساجد و دیگر مصارف مسجد میں صرف ہوسکتی ہیں یا نہیں زید کہتا ہے کہ درست ہے اس کے متعلق مجدد مائتہ حاضرہ اعلیٰ حضرت الفاضل البریلوی قدس سرہ کا فتویٰ عرفان شریعت حصہ دوم صفحہ۳۶ پر شائع ہو چکا ولید کہتا ہے کہ جائز نہیں در مختار میں ہے۔ ویتصدق بجلدھا لہٰذا اس کا جواب مدلل و مکمل تحریر فرمائیں۔ بینواتوجروا

المستفتی محمدن المدعو بصدرالدین فہیم بیراٹھی جیپوری

الجواب وھوالموفق للصواب :

چرمہائے قربان کا مصرف کارخیر ہے جو حکم گوشت کا ہے وہی چرم کا۔ اپنی ذات کے لئے قربانی کے کسی جزو کو بیچنا جائز نہیں فتویٰ مندرجہ عرفان شریعت حق ہے۔

اور اس بارے میں ایک مفصل رسالہ مولانا ظفرالدین صاحب بہاری نے بھی ارقام فرمایا ہے۔

Marfat.com

لہٰذا مصارف مسجد و مدرسہ وغیرہ میں چرمہائے قربانی صرف ہوسکتی ہیں۔

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

حظر و اباحت

Marfat.com

حظر واباحت

زمانی ترتیب (۱۲۳)

فقہی ترتیب (۱۳۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ سرنگی، چھینا، ہارمونیم باجہ کے ساتھ ذکر سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سُننا جائز ہے یا نہیں؟ اور اس پر قوالوں کو روپے دینا کیسا ہے؟ اور بزرگوں کے مزار پر سوانگ بھر کر گانا کیسا اور روپے پیسے دینے کا کیا حکم ہے۔

حکیم ولی محمد خریدار رضوان

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

ذکر حسنین کریمین ہو یا نعت و قوالی مزامیر و معازف اور آلات سرودوغنا حرام ہیں اور ایسے لوگوں کو روپیہ پیسہ دینا بھی ناجائز ہے۔ اور ایسی مجالس میں شامل ہونا بھی ممنوع تفصیل کے لئے دختر درکار ہے۔ مفصل فتویٰ احکام شریعت اور فتاویٰ افریقہ وغیرہ میں ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم ومفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

حظر واباحت

فقہی ترتیب (۱۳۷) | زمانی ترتیب (۱۳۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ دو فریق نے آپس میں رشتہ داری کی ہے جب شادی ہوئی تو ایک فریق کی لڑکی بالغ تھی اور دوسرے کی نابالغ تھی جس کی لڑکی بالغ تھی اس نے سسرال بھیج دی اور اس کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جب دوسرے فریق کی لڑکی بالغ ہوئی تو اس نے کہا کہ لڑکی اب بالغ ہو چکی ہے اور لڑکی کو ہمارے گھر روانہ کر دو مگر اُس نے انکار کر دیا اور یہ معاملہ پھر برادری میں آیا اور برادری نے ہرچند کوشش کی مگر اس نے لڑکی روانہ کرنے سے انکار کر دیا ایک دفعہ نہیں بلکہ دو تین دفعہ برادری میں یہ مکان رکھا گیا مگر وہ انکار کرتا رہا اور برادری نے یہ بھی کہا ہے اگر تمہاری لڑکی کو کسی قسم کی تکلیف ہوگی تو برادری ذمہ دار ہوگی لہٰذا کل برادری کی رائے ہے کہ اس کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔

سائل حاجی محمد بخش حاکم معراج الدین نیو انار کلی چنگڑ محلہ پیسہ اخبار

(مورخہ ۱۹۶۰ء - ۴ - ۱۴)

الجواب وھوالموفق للصواب :

صورتِ مسئولہ میں جب باقاعدہ نکاح ہوا ہے تو پھر لڑکی کو رخصت کرنا چاہئے اور بلاوجہ لڑکی کو رخصت نہ کرنا ظلم وجور ہے اور اگر وہ شخص

Marfat.com

باوجود بار بار اصرار کرنے کے لڑکی کو رخصت نہیں کرتا تو برادری اس کا بائیکاٹ کر دے۔

حدیث شریف میں ہے۔

ونخلع ونترک من یفجرک [1]

(ترجمہ : جو تیری نافرمانی کرے ہم اس سے علیحدہ ہوتے ہیں اور اسے چھوڑتے ہیں۔)

قرآن کریم میں ہے۔

ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار [2]

(ترجمہ : ظالموں کی طرف جھکاؤ نہ رکھو ورنہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے گی۔)

اور اگر بائیکاٹ کرنے سے بھی متاثر نہ ہو تو قانونی چارہ جوئی کی جائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۱۴/ اپریل ۱۹۶۰ء

---

[1] (۱) المصنف، ابن ابی شیبہ - جلد ۲ - صفحہ ۲۰۱ - دارالفکر، بیروت

(۲) المراسیل، ابو داؤد - صفحہ ۱۱۸ - موسسہ الرسالہ، بیروت

(۳) نصب الرایہ - جلد ۲ - صفحہ ۱۳۶

[2] ھود - ۱۱۳

Marfat.com

حظر واباحت

فقہی ترتیب (۱۳۸)

زمانی ترتیب (۱۱۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا جب عورت کے حمل پیٹ میں جم جاتا ہے تو اس کے ساتھ صحبت کرنا کیسا ہے کتنے دن تک جائز ہے یعنی بچہ پیدا ہونے کے کتنے دن پہلے تک جائز ہے اور بعد میں کتنے دن صحبت منع ہے۔

الجواب وھوالموفق للصواب :

حاملہ اور غیر حاملہ سے صحبت جائز ہے شرعاً ممنوع نہیں۔

لقولہ تعالی

نساء کم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم ؎

(ترجمہ : تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں تم اپنی کھیتیوں میں آؤ جہاں سے تم چاہو۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

؎ البقرۃ - ۲۲۳

Marfat.com

حظر واباحت

فقہی ترتیب	زمانی ترتیب
(۱۳۹)	(۲۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ داڑھی کی لمبائی کی کوئی حد مقرر ہے یا نہیں۔ کتنی لمبی ہونی چاہئے؟

مورخہ ۲۲/ رمضان المبارک ۹ ۷ ۱۳ھ

الجواب وھوالموفق للصواب :

داڑھی بقدر یک مشت رکھنا واجب ہے۔ دلائل دیکھنا ہو تو لمعۃ الضحی فی اعفا اللحی دیکھو نیز احکام الملۃ دیکھو

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور' (پاکستان)
۲۲/ رمضان المبارک ۹ ۷ ۱۳ھ

Marfat.com

حظر واباحت

فقہی ترتیب (۱۴۰)

زمانی ترتیب (۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ دولہا کے سر پر سہرا باندھا ہوا کے وقت اسی حالت میں نکاح پڑھنا جائز ہے کہ نہیں- مانع نکاح پر شرعی کوئی دلیل ہے- بینواتوجروا-

الراقم فقیر غلام حسین خطیب مسجد ٹھٹھہ والی، ڈاک خانہ ملوک پور، براستہ قلعہ سوبھا سنگھ، تحصیل نارووال، ضلع سیالکوٹ-

الجواب وھوالموفق للصواب:

پھولوں کا سہرا جائز ہے- ہار پھول اور سہرہ بندھا ہوا ہو تو نکاح پڑھانے میں کوئی مضائقہ نہیں، وقتِ نکاح ایجاب و قبول بحضور شاہدین ضروری ہے- ایجاب و قبول رکن نکاح ہے- کم از کم دو گواہوں کا سُننا شرط ہے- واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب-

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

حظر واباحت

فقہی ترتیب (۱۴۱) — زمانی ترتیب (۲۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مونچھوں کی کٹائی کہاں تک چاہئے بعض تو استرا یا قینچی سے تمام کی تمام ختم کر دیتے ہیں۔

مورخہ ۲۲/ رمضان المبارک ۹ ۷ ۱۳ھ

الجواب وھوالموفق للصواب :

مونچھیں اتنی پست اور باریک ہونا چاہئے کہ ابرو کے بالوں کے برابر ہو جائیں۔

والله تعالیٰ اعلم بالصواب
فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)
۲۲/ رمضان المبارک ۹ ۷ ۱۳ھ

Marfat.com

حظر واباحت

فقهی ترتیب (۱۴۲) زمانی ترتیب (۶۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ کیا ختم قرآن کی رات کو مساجد میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام کرنا اس سے ہمسایوں اور دوسری مساجد کے نمازیوں کی نماز میں خلل پڑھتا ہے جائز ہے؟

سائل غلام سرور حاجی خان دین محمد کلاتھ مرچنٹ مچھلی بازار، بہاولپور

الجواب وھوالموفق للصواب :

لاؤڈ پیکر کے ذریعے اقتداء ناجائز ہے، صرف اذان، خطبہ، وعظ و تقریر و درس وتدریس، میں استعمال جائز ہے۔ نماز میں ناجائز ہے۔ خصوصاً جبکہ باہم آواز ٹکرا کر نمازیوں کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف ۔ لاہور، (پاکستان)

۱۹۶۰ء

Marfat.com

حظر واباحت

فقہی ترتیب (۱۴۳) — زمانی ترتیب (۱۱۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مساجد میں یا اللہ، یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے اسمائے گرامی لکھنے اور عید میلاد النبی ستائیسویں شریف و معراج شریف کی تقاریب پر مساجد کو جھنڈیوں سے سجانا اور چراغاں کرنے یہ کیسے ہیں عندالشرع جائز ہے یا ناجائز۔

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

مساجد میں یا اللہ جل جلالہ یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم لکھنا اہلِ سنت کے مسجد ہونے کی علامت ہے اور قدیم الایام سے مساجد میں آیات و اسماء حسنیٰ و احادیث و اقوال بزرگانِ دین لکھنے کا دستور چلا آ رہا ہے اور حدیث شریف میں ہے۔

ما راہ المومنین حسنا فھو عنداللہ حسن [1]

(ترجمہ : جس چیز کو اہلِ ایمان اچھا جانیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی اچھی ہے۔)

---

[1] مسند احمد، جلد ۱ صفحہ ۳۷۹ رقم الحدیث ۳۶۰۰

Marfat.com

چنانچہ مسجد وزیر خاں اور مسجد شاہی اور مسجد دائی انگہ وغیرہ میں ساڑھے تین سو سال سے لکھا ہوا موجود ہے ہزارہا علماء و مشائخ و صلحاء کی نظر پڑی بلکہ ان کی موجودگی میں شاہی اہتمام سے لکھا گیا ہے۔ اور انہوں نے منع نہ کیا۔

نیز عید میلاد النبی علی صاحبہ الصلوۃ والسلام ستائیسویں معراج شریف و شب معراج و شب برأت میں مساجد کو جھنڈیوں اور چراغوں سے سجانا اور مسجد کی تعظیم کرنا مستحن ہے حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شام سے قندیلیں لا کر مسجد میں لٹکائیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد کو سجایا اور حضرت علی کرم اللہ نہ نے فرمایا۔

نورت مساجدنا نور اللہ قبرک یا ابن الخطاب [1]

(ترجمہ : تم نے ہماری مسجدوں کو روشن کیا اے عمر بن خطاب! اللہ تعالیٰ آپ کی قبر کو روشن کردے۔)

لہٰذا جو تعظیم شعائر اللہ سے منع کرے وہ وہابی معلوم ہوتا ہے فقط تفصیل کے لئے انوار ساطعہ دیکھئے۔

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

---

[1] تاریخ الخلفاء، امام سیوطی صفحہ ۱۳۷ مطبوع نور محمد کراچی میں ان الفاظ سے یہ حدیث درج ہے۔

نور اللہ علی عمر فی قبرہ کما نور علینا مساجدنا

Marfat.com

حظر واباحت

زمانی ترتیب (۹۴)

فقہی ترتیب (۱۴۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں حضرت آدم علیہا السلام و حوا علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ تک چند انبیاء علیہم السلام کی تصاویر جو کہ ایک چارٹ کی شکل میں ہیں اور اُن پر فریم لگوانے کی فرمائش کی گئی ہے۔ جس صاحب کے پاس ہیں وہ اہلِ سنت والجماعت ہونے اور حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مند ہونے کا دعویدار اور قادری کہلاتے ہیں ان تصاویر کو بڑے باادب طریقہ سے خوشبوؤں میں بسا کر رکھا جاتا ہے اور وہ بڑا ادب و احترام کرتا ہے۔ اس کے بارے حکم شرع صادر فرمایا جائے؟

ضیاء الدین اشرفی چشتی۔ اندرون دہلی گیٹ، لاہور

۶/ ۲/ ۱۹۶۰ء

الجواب وھوالموفق للصواب :

حضرت انبیاء کرام و اولیاء عظام کی تصاویر کو پاکیزہ کپڑے میں لپیٹ کر پاک زمین میں میت کی طرح دفن کر دیا جائے اور ان مقدس حضرات کی

Marfat.com

فرضی و خیالی تصاویر کا رکھنا سخت گناہ ہے اور ان کو چومنا اور سجدہ کرنا بھی ممنوع ہے۔

تفصیل اس اجمال کی رسالہ مبارکہ حرمت تصاویر مصنفہ اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ میں ملاحظہ کیجئے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)
(شب ۱۱ شعبان اعظم ۱۳۷۹ھ)
۸/ فروری ۱۹۶۰ء

Marfat.com

حظر و اباحت

فقہی ترتیب	زمانی ترتیب
(۱۴۵)	(۱۲۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید جو جھوٹا اور مکار ہے نیز پرلے درجے کا مطلب برار انسان ہے وہ اپنے امام مسجد کو صرف اور صرف اپنے خانگی ناراضگی پر گالیاں دیتا ہے اور کلمات کفر استعمال کرتا ہے حالانکہ اس کا استاد بھی ہے اس پر اکتفا نہیں اس نے اس کے پیچھے نماز ادا کرنا بھی ترک کر دی ہے ایک طرف جماعت ہو رہی ہے دوسری طرف اکیلا نماز پڑھتا رہتا ہے حالانکہ قبل از ناراضگی باقاعدہ پیچھے نماز پڑھتا رہا ہے امام صاحب نہایت متقی پرہیزگار انسان ہیں اور خدا رسیدہ ہیں کیا زید سے قطع تعلق درست ہے کیونکہ وہ عالم دین کو بُرا بھلا کہتا ہے۔

الجواب وھوالموفق للصواب :

اگر امام مذکور سنی صحیح العقیدہ ہے۔ وہابی، دیوبندی، مرزائی، چکڑالوی، پرویزی، مودودی وغیرہ نہیں اور خالص اہلِ سنت ہے اور زید بلاوجہ شرعی اس کی توہین کرتا ہے بلکہ اس کی تکفیر و تذلیل کرتا ہے تو اندرین صورت زید

Marfat.com

سخت گنہگار، مورد غضب جبار، مستحق نار ہے اور وہ بلاوجہ امام مذکور کی دل آزاری کرتا ہے اگر ایذا رسائی سے باز نہ آئے تو اس سے سلام و کلام نہ کریں اور مقاطعہ کرلیں۔

حدیث شریف میں ہے۔

سباب المسلم فسوق وقتاله کفر۔ [1]

(ترجمہ : عالم کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔)

او کما قال

من قال لاجبه المسلم یا کافر فقد کفر [2]

(ترجمہ : جس نے اپنے مسلمان کو کہا انے کافر! وہ کہنے والا خود کافر ہوگیا۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

---

[1] مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۴۵۵ رقم الحدیث ۴۳۴۵

جلد ۱۔ صفحہ ۴۳۳ رقم الحدیث ۴۱۲۶

جلد ۱۔ صفحہ ۳۸۵ رقم الحدیث ۳۶۴۷

[2] الترغیب والترھیب جلد ۳ صفحہ ۴۶۳، ۴۶۴

میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے حوالہ سے درج ذیل الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔

من دعا رجلا بالکفر او قال یا عدو الله ولیس کذلک الا حار علیه

Marfat.com

تعزیر

Marfat.com

تعزیر

فقہی ترتیب (۱۴۶) — زمانی ترتیب (۱۵۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بحضور جناب قاضی صاحب شاہ صاحب

خطیب جامع مسجد وزیر خان، لاہور

جناب عالی!

گزارش ہے کہ ایک لڑکے نے جس کی عمر تقریباً چودہ سال ہے۔ اس نے ایک بھینس کے ساتھ بدفعلی کی ہے اب عرض یہ ہے کہ لڑکے کے واسطے شریعت میں کیا حکم ہے اور بھینس پر کیا کیا جائے۔ التماس ہے کہ بھینس کے بارے میں حکم صادر کیا ہے کہ بھینس کو کسی اور جگہ پر فروخت کیا جائے۔ چنانچہ بھینس کو مولوی صاحب کے حکم کے مطابق دوسری جگہ پر فروخت کرنی ہوگی۔ اس لئے ہم دوبارہ آپ سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اس بارے میں کیا حکم ہے۔

سائل سردار محمد ولد اسمٰعیل چک نمبر ۴۵ ایل ۵۔ تحصیل ضلع منٹگمری

۵/۶/۱۹۶۰ء

Marfat.com

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

جس نے خلاف فطرت فعل کا ارتکاب کیا ہے اس کو تعزیر کی جائے۔ یعنی اتنی سزا دی جائے کہ آئندہ اس فعل بد کا تصور بھی ہونے نہ پائے اور تعزیر حاکم کے سپرد۔ اہل دہ تابمقدور جو سزا دے سکتے ہوں دیں۔ بھینس کی قیمت فاعل سے لے کر مالک کے سپرد کر دیں۔ اور بھینس کو بجائے فروخت ذبح کرا کے دفن کرا دیں تاکہ سدباب فعل شنیعہ ہمیشہ کے لئے ہو جائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف ۔ لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

میراث

Marfat.com

میراث

فقہی ترتیب (۱۴۷) زمانی ترتیب (۱۴۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید مرا اُس نے ایک زوجہ چار لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑی اور اس کے مرنے کے بعد اس کی بیوی کی بھی موت ہو گئی ہے اب اس کی جائیداد بغیر حصے کیئے بہن بھائیوں کے جھگڑے کا باعث بنی ہوئی ہے اور ان سب کا متفقہ فیصلہ ہے کہ تمام علمائے کرام سے پوچھ کر حصے وغیرہ تقسیم کی جائے۔ مہربانی فرما کر ازروئے شرع حصوں کی تقسیم فرما دی جائے تاکہ جھگڑا ختم ہو جائے۔

سائل حکیم محمد رفیع

الجواب وھوالموفق للصواب :

صورت مسئولہ میں برتقدیر صدق بیان سائل و انحصار ورثہ بعد ادائے دین وغیرہ کل جائیداد کے بہتر حصے کرکے سولہ سولہ حصے ہر ایک لڑکے

Marfat.com

کو اور آٹھ حصے دختر کو دیئے جائیں گے۔

صورتہ ھکذا

مسئلہ ۸/۲/۷ زید

میت

زوجہ	ابن	ابن	ابن	ابن	بنت
۱/۹	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۷

مسئلہ ۹ زوجہ

میت

ابن	ابن	ابن	ابن	بنت
۲	۲	۲	۲	۱

المبلغ

الاحیاء

ابن	ابن	ابن	ابن	بنت
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۸

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

میراث

زمانی ترتیب (۱۲۰)

فقہی ترتیب (۱۴۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(۱) مسمی چراغ دین ولد شادی نے بوقتِ فوتیدگی ایک عدد مکان اور حسبِ ذیل ورثہ چھوڑے- مسماۃ برکت بی بی بیوہ، محمد شریف لڑکا، مسماۃ شریفاں بی بی لڑکی-

(۲) چراغ دین کی لڑکی کی فوتیدگی کے بعد اس کا لڑکا محمد شریف فوت ہوا اور اس کے بعد اس کی بیوہ مسماۃ برکت بی بی اور اس کے بعد اس کی لڑکی فوت ہو گئیں-

(۳) محمد شریف کے وارثان اب یہ موجود ہیں- ایک بیوہ- دو لڑکے- دو لڑکیاں

(۴) مسماۃ شریفاں بی بی کے وارثان مندرجہ ذیل ہیں- خاوند- دو لڑکے

Marfat.com

وراثت میں ان کی موجودہ وارثان شرعی طور پر کتنے کتنے حقدار ہیں۔

محمد رفیق ولد محمد عظیم راجپوت سکنہ باغبانپورہ بجلی گھر محلہ نصیر آباد، لاہور

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

صورتِ مسئولہ میں برتقدیر بر صدق بیان سائل و انحصار ورثہ بعد تقدیم ماوجب تقدیمہ علی الارث یعنی بعد ادائے دین، مہر وغیرہ کل جائیداد چراغ دین مرحوم کی ایک ہزار سات سو اٹھائیس سہام پر تقسیم ہوگی۔ ازانجملہ ایک سو چھبیس سہام عائشہ کو اور تین سو دو (۳۰۲) سہام مرید حسین کو اور تین سو دو سہام عصمت حسین کو اور ایک سو اکاون (۱۵۱) سہام حمیدہ کو اور ایک سو اکاون (۱۵۱) سہام رشیدہ کو اور ایک سو چوہتر (۱۷۴) سہام محمد رفیع کو اور دو سو اکسٹھ (۲۶۱) سہام محمد منیر کو دو سو اکسٹھ (۲۶۱) سہام محمد طفیل کو دیئے جائیں گے۔

Marfat.com

صورتہ ھکذا

مسئلہ ۸/۲۴/۱۷۲۸

میت

زوجہ (برکت بی بی)	ابن (محمد شریف)	بنت (شریفاں)
۱ / ۳ / ۲۱۶	۱۴	۷ / ۵۰۴

محمد شریف

میت

زوجہ (عائشہ)	ام (برکت بی بی)	ابن (مرید حسین)	ابن (عصمت حسین)	بنت (حمیدہ)	بنت (رشیدہ)	(ت)
۳ / ۱۸ / ۱۲۶	۴ / ۱۶۸ / ۲۴	۳۴ / ۲۳۸	۳۴ / ۲۳۸	۱۷ / ۱۱۹	۱۷ / ۱۱۹	×

برکت بی بی

میت

بنت (شریفاں)	ابن الابن (مرید حسین)	ابن الابن (عصمت حسین)	بنت الابن (حمیدہ)	بنت الابن (رشیدہ)
۱ / ۶ / ۱۹۲	۲ / ۶۴	۲ / ۶۴	۱ / ۳۲	۱ / ۳۲

شریفاں

میت

زوجہ محمد رفیع	ابن محمد منیر	ابن محمد طفیل
۱ / ۲	۳ / ۲۶۱	۳ / ۲۶۱

الاحیاء المبلغ ۱۷۲۸

عائشہ	مرید حسین	عصمت حسین	حمیدہ	رشیدہ	محمد رفیع	محمد منیر	محمد طفیل
۱۲۶	۳۰۲	۳۰۲	۱۵۱	۱۵۱	۱۷۴	۲۶۱	۲۶۱

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

میراث

زمانی ترتیب (۱۰۸)

فقہی ترتیب (۱۴۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسـ
کے بارے میں کہ مسمی محمد الدین فوت ہوا اس نے اپنے پیچھے ایک حقیقی بھا
اور دو پوتے اور تین حقیقی لڑکیاں چھوڑیں ہمیں ازروئے شریعت ان ـ
حصص سے آگاہ کیا جائے۔ بینواتوجروا۔

محمد سلطان ولد اللہ رکھا، فیض باغ، لاہـ

(الجواب وھوالموفق للصواب) :

صورتِ مسئولہ میں برتقدیر صدقِ بیان سائل وانحصار ورثہ محمد دیـ
مرحوم کی جائیداد کے اٹھارہ حصے کرکے چار چار حصہ ہر سہ دختران کو اور تیـ
تین حصہ ہر دو پوتوں کو دیئے جائیں گے۔ اور بھائی محروم ہے۔

Marfat.com

صورته هكذا

مسئلہ ۳/۹/۱۸		محمد دین			
میت					
بنت	بنت	بنت	ابن الابن	ابن الابن	اخ
۲/۴	۲/۴	۲/۴	۳	۳	م

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)
۲۵/ مئی / ۱۹۶۰ء

Marfat.com

میراث

زمانی ترتیب (۹۵)

فقہی ترتیب (۱۵۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مسمی غلام محمد نے اپنی بیوی مسماۃ بگھی کو بلاوجہ مثلث طلاق دے دی اور اس کو کھانا کپڑے وغیرہ نہیں دئے اور اس عورت کی ابھی عدت گزری نہیں تھی کہ مسمی غلام محمد نے اس کے وارثوں کے سپرد کر دیا اور اس عورت نے اپنی عدت اپنے وارثوں کے گھر گزار دی۔ عدت گزارنے کے بعد ایک سال کے بعد فوت ہوگئی مہر مقررہ مبلغ ۵۱۸ جو تھا اس مسمی مذکور نے اس کو نہیں دیا تھا اور بخشوایا بھی نہیں تھا۔ ڈیڑھ سال کے بعد مسمی غلام محمد فوت ہوگیا مسماۃ مذکورہ کا ایک لڑکا بشیر احمد اپنی والدہ مرحومہ کا مہر مقررہ مبلغ پانچ سو اٹھارہ روپے جو ہے اس میں سے اس کو شریعت مطہرہ اس کو حصہ دیتی ہے یا نہیں کیا مہر مقررہ اس لڑکے کو کل مل سکتا ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

(نوٹ: سائل نے زبانی بیان کیا کہ متوفی غلام محمد نے اپنی اولاد میں سے تین بیٹیاں اور ایک بہن چھوڑی ہے)۔

(الجواب وھو الموفق للصواب):

صورتِ مسئولہ میں جبکہ بگھی کو اس کے شوہر غلام محمد نے طلاق دے دی اور مہر ادا نہیں کیا تو وہ اس کے ذمہ دین ہے۔ جب غلام محمد نے

Marfat.com

انتقال کیا تو اس کی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ سے اول اس کا قرض و دین مہر وغیرہ ادا کیا جائے گا اور دین مہر بگھی مرحومہ کے پسر بشیر احمد کو دیا جائے گا اس لئے کہ بگھی کا وہی جائز وارث ہے۔

بعد ادائے دین مہر غلام محمد کی جائیداد اس کے ورثہ میں اس طرح تقسیم کی جائے گی کہ نو حصے کرکے دو دو حصے اس کی تینوں لڑکیوں کو اور باقی تین حصے بہن کو دیئے جائیں گے۔ کہ وہ عصبہ ہے

لقوله صلى الله عليه وآله وسلم اجعلوا الاخوات مع البنات عصبة صورته هكذا

مسئلہ ۳/۹

میت

بنت	بنت	بنت	اخت
۲	۲	۲	۳

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دار العلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۱۹۶۰ء

لہ شریفیہ شرح سراجی صفحہ ۴۰ مطبع سعیدی، کراچی

Marfat.com

تقسیم وراثت

فقہی ترتیب (۱۵۱) — زمانی ترتیب (۸۴)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ مثلاً غلام نبی فوت ہو گیا کوئی حقیقی وارث نہیں چھوڑا، ہاں دادے کے بھائی کی اولاد ہے اور غلام نبی کی زوجہ موجود ہے اور جائیداد کچھ اپنی خریدہ ہے اور کچھ باپ کی زر خریدہ ہے۔ کیا غلام نبی کی جائیداد سب کی سب غلام نبی کی بیوہ کو ملے گی یا دادا سے نکھڑی ہوئی شاخ کی طرف بھی جائے گی۔

بینوا توجروا

سائل محمد حبیب حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

الجواب وھو الموفق للصواب :

صورتِ مسئولہ میں برتقدیر صدق بیان سائل و انحصار ورثہ بعد تقدیم ماوجب تقدیمہ علی الارث یعنی بعد ادائے دین مہر وغیرہ جب غلام نبی مرحوم کا سوائے زوجہ اور دادا کے بھائی کی اولاد کے اور کوئی وارث نہیں تو کل جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے چار حصے کر کے ایک حصہ زوجہ کو اور باقی دادا کے بھائی کی اولاد کو علی حسب المراتب دی جائے گی

Marfat.com

سراجی میں ہے۔

ثم الجد ای اب الاب وان علا ثم جزء ابیه ای الاخوۃ ثم بنوھم وان سفلوا ثم جزء جدہ ای الاعمام ثم بنوھم وان سفلوا الخ [1]

(ترجمہ : بیٹوں، پوتوں اور باپ کے بعد عصبہ دادا ہے یعنی باپ کا باپ اگرچہ کتنا ہی اوپر ہو اس کے بعد عصبات میں درجہ باپ کے جزو یعنی بھائیوں کا ہے پھر ان کے بیٹوں کا خواہ کتنے ہی نیچے ہوں ان کے بعد دادا کے جزو یعنی چچاؤں کا پھر ان کے بیٹوں کا درجہ ہے۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دار العلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف ۔ لاہور، (پاکستان)

۱۹۶۰ء

---

[1] السراجی مع شرح الشریفیۃ صفحہ ۳۸، ۳۹ مطبع سعیدی، کراچی۔

Marfat.com

تقسیم وراثت

فقہی ترتیب (۱۵۲) زمانی ترتیب (۶۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید بکر کے پاس ملازم تھا اور اپنی قلیل آمدنی بکر ہی کے پاس جمع کرتا رہا کہ جب خرچ پورا ہو جائے گا تو حج کو جاؤں گا۔ اسی حال میں اس کا انتقال ہو گیا اب وہ رقم بکر ہی کے پاس ہے اور اس کا خیال ہے کہ اس رقم سے کسی کو حج کراؤں۔

بکر، میت کا رشتہ دار بھی نہیں۔ میت کی ایک تایازاد ہمشیرہ اور دو پھوپھی زاد بھائی ہیں ان رشتہ والوں کا کہنا ہے کہ حج کرانا ہے تو ہم ہی میں سے کسی کو کروایا جائے۔ ہمیں اس مال کے مستحق کا پتہ بتایا جائے۔

بینوا توجروا

امام الدین موضع تتلے والی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ

الجواب وھو الموفق للصواب :

صورتِ مسئولہ میں مرحوم نے حج کی وصیت تو کی نہیں اور صورت مذکورہ میں دو قسم کے وارث ہیں ایک بنت العم (چچا کی بیٹی) اور دو ابن العمۃ

Marfat.com

(پھوپھی کے بیٹے) ان میں بنت العم کو کل مال دیا جائے گا- پھر وہ اپنی مرضی سے جہاں چاہے صرف کرے سراجی میں ہے-

ولد العصبة اولی کبنت العم وابن العمة کلاهما لاب وام اولاب، المال کله لبنت العم لانها ولدالعصبة [1]

حاشیہ میں ہے-

قوله بنت العم الخ دون ابن العمة وذلک لان العم لاب وام اولاب من العصبات بخلاف العمة فانها من ذوی الارحام اھ [2]

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ
ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن
حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۱۹۶۰ء

---

[1] السراجی صفحہ
[2] حاشیہ السراجی صفحہ

Marfat.com

میراث

فقہی ترتیب (۱۵۳)

زمانی ترتیب (۴۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عصمت اللہ کا انتقال ہوا اس نے ایک زوجہ دو بہن اور دو بھتیجے اور تین بھتیجیاں وارث چھوڑیں۔ ازروئے شریعت کس طرح تقسیم ہوگی۔

عبدالصمد، گلبرگ، لاہور

الجواب وھوالموفق للصواب :

صورت مسئولہ میں برتقدیر صدق بیان مسائل و انحصار ورثہ بعد تقدیم ماوجب تقدیمہ علی الارث یعنی بعد ادائے دین، مہر وغیرہ کل جائیداد کے چوبیس حصے کرکے چھ حصے زوجہ کو اور آٹھ آٹھ حصص ہر ایک بہن کو اور ایک ایک حصہ ہر ایک بھتیجوں کو دیا جائے گا اور بھتیجیوں کو کچھ نہیں ملے گا۔

Marfat.com

صورته هكذا

مسئلہ ۱۲/۲۴

میــــــــــــــــــــــت

زوجہ	اخت	اخت	ابن الاخ	ابن الاخ	بنت الاخ	بنت الاخ	بنت الاخ
۳/۶	۴/۸	۴/۸	۱	۱	م	م	م

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

Marfat.com

وراثت

فقہی ترتیب (۱۵۴) زمانی ترتیب (۱۴)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے باپ کی چچازاد ہمشیرہ مسماۃ زینب بی بی فوت ہو چکی ہے اس کا ایک لڑکا مسمی دین محمد اس کی زندگی ہی میں فوت ہو چکا ہے اور اب اس کا صرف ایک بھتیجا فضل دین ہی ہے۔ برائے مہربانی اس کی وراثت کے متعلق حکم فرمایا جائے۔

الجواب وھوالموفق للصواب :

اگر زینب بی بی کا سوائے فضل دین اور کوئی وارث نہیں ہے تو زینب بی بی کی کل جائیداد فضل دین کو بحیثیت عصبہ ہونے کے ملے گی۔

Marfat.com

صورته هكذا

بلا

- رانجھا
  - اللہ بخش
    - فضل دین
- ماہی
  - زینب بی بی
    - دین محمد (فوت ہو چکا ہے)
- باغ علی
  - لاولد

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ

ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن

حزب الاحناف - لاہور، (پاکستان)

۱۹۶۰ء

Marfat.com

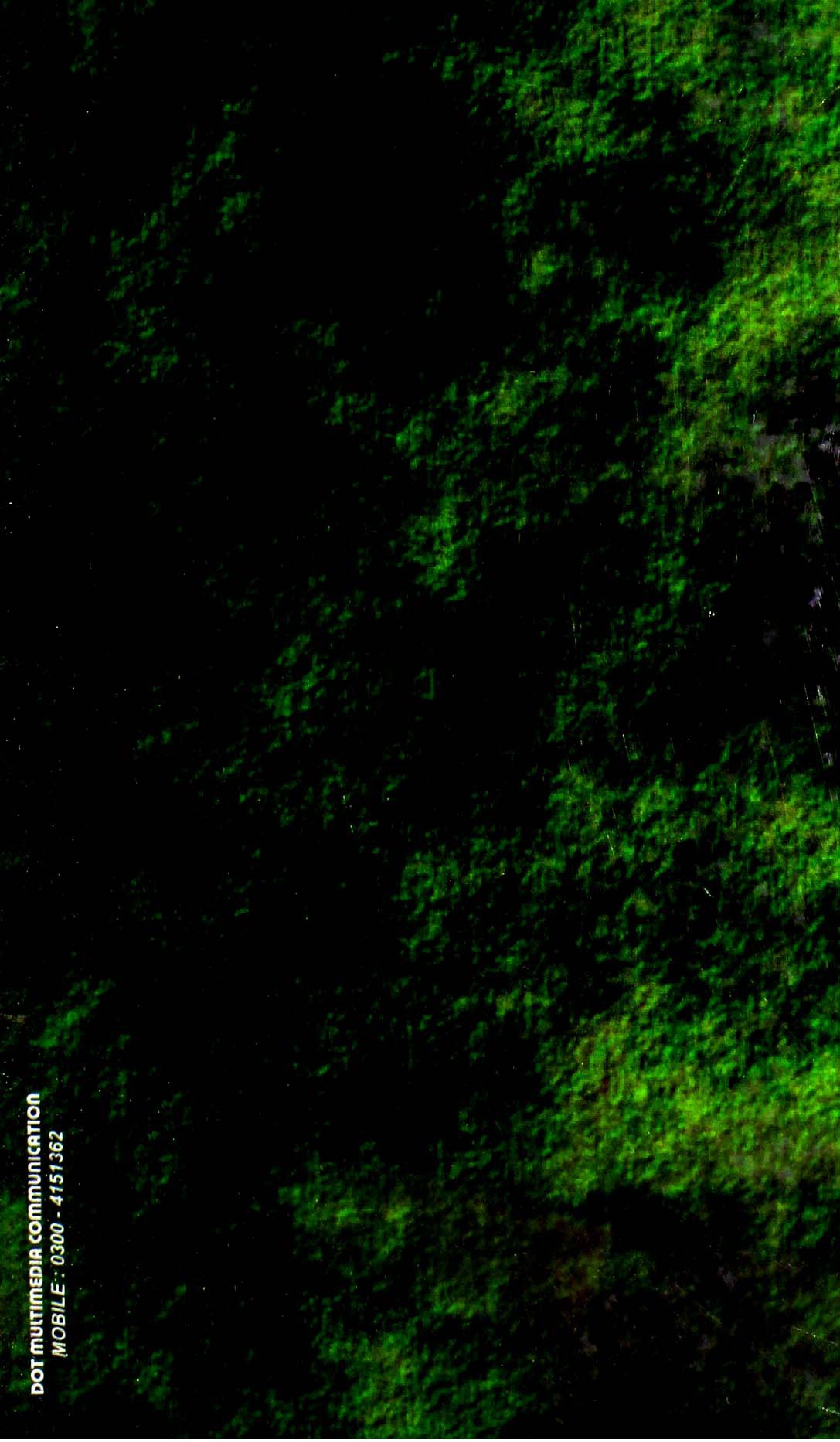

Marfat.com